جنس و محبت کے اسرار

ترجمہ: ضیاء الابصار

مترجم: عبدالباری آسی

مصنف

حکیم محمود خان اعظم دہلوی

والد گرامی حکیم محمد اجمل خان دہلوی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۸۶۱ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

Scanned by CamScanner

فہرست

☆التماس مترجم	۷
☆پہلا مقالہ	۹
☆شرافت اصل وغیرہ پر بحث	۱۱
☆پہلے مقالہ کا پہلا باب	
☆مزاجوں کے لحاظ سے مردوں کی قوت شہوانی	
☆پہلے باب کی پہلی فصل	۱۲
☆منہیات شرعیہ کے ارتکاب کی برائیاں (دموی مزاج)	
☆صفراوی مزاج	۱۳
☆بلغمی مزاج	۱۴
☆سوداوی مزاج	۱۴
☆پہلے باب کی دوسری فصل	۱۶
☆فن عیش پسندی کے متعلق بحث	
☆پہلے باب کی تیسری فصل	
☆ہوس رانی کے خلاف چند ضروری نصائح	۱۷
☆پہلے باب کی چوتھی فصل	
☆شراب خوری کی برائیوں کا تفصیلی بیان	۱۹
☆پہلے مقالہ کا دوسرا باب	۲۰
☆عورتوں کے مکر اور مباشرت کے متعلق بحث	
☆دوسرے باب کی پہلی فصل	۲۳
☆چند نصیحتیں عورتوں کے متعلق	
☆دوسرے باب کی دوسری فصل	۲۴
☆دوسرے باب کی تیسری فصل	۲۷
☆مردوں کی عمر کے لحاظ سے حالت	
☆فائدہ غریبہ	۲۸
☆تنبیہ	۲۹
☆دوسرے باب کی چوتھی فصل	۳۰
☆دوسرے باب کی پانچویں فصل	۳۰
☆پہلے مقالہ کا تیسرا باب	۳۱
☆تیسرے باب کی پہلی فصل	۳۲
☆تیسرے باب کی دوسری فصل	۳۲
☆تیسرے باب کی تیسری فصل	۳۳
☆تیسرے باب کی چوتھی فصل	۳۵
☆پہلے مقالہ کا چوتھا باب	۳۵
☆چوتھے باب کی پہلی فصل	۳۸
☆چوتھے باب کی دوسری فصل	۳۹
☆چوتھے باب کی تیسری فصل	۴۱

Scanned by CamScanner

☆چوتھے باب کی چوتھی فصل	۴۳
☆چوتھے باب کی پانچویں فصل	۴۵
☆چوتھے باب کی چھٹی فصل	۴۷
☆چوتھے باب کی ساتویں فصل	۵۰
☆چوتھے باب کی آٹھویں فصل	۵۳
☆چوتھے باب کی نویں فصل	۵۵
☆چوتھے باب کی دسویں فصل	۵۹
☆چوتھے باب کی گیارہویں فصل	۶۱
☆دوسرا مقالہ	۶۲
☆دوسرے مقالے کا پہلا باب	۶۳
☆دوسرے مقالے کے پہلے باب کی پہلی فصل	۶۵
☆دوسرے مقالے کی دوسری فصل	۶۶
☆دوسرے مقالے کا دوسرا باب	۶۸
☆دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی پہلی فصل	۷۳
☆دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی دوسری فصل	۷۵
☆دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی تیسری فصل	۷۶
☆دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی چوتھی فصل	۷۷
☆تیسرا مقالہ	۷۹
☆تیسرے مقالے کا پہلا باب	۸۴
☆تیسرے مقالے کے پہلے باب کی پہلی فصل	۸۴
☆تیسرے مقالے کے پہلے باب کی دوسری فصل	۸۵
☆تیسرے مقالے کا دوسرا باب	۸۸
☆تیسرے مقالے کے دوسرے باب کی پہلی فصل	۹۰
☆تیسرے مقالے کے دوسرے باب کی دوسری فصل	
☆عورت کے کنوارپن کا بیان	۹۱
☆تیسرے مقالے کا تیسرا باب	۹۲
☆تیسرے مقالے کے تیسرے باب کی پہلی فصل	۹۳
☆تیسرے مقالے کے تیسرے باب کی دوسری فصل	۹۴
☆تیسرے مقالے کے تیسرے باب کی تیسری فصل	۹۵
☆ایک انسانی حمل اور اس کے بچوں کی تعداد	۹۵
☆تیسرا مقالہ اور اس کا چوتھا باب	۹۶
☆تیسرے مقالے کے چوتھے باب کی پہلی فصل	۱۰۰
☆مجامعت کے طریقے	۱۰۰

☆چوتھا مقالہ	۱۰۷
☆پہلا باب	۱۰۸
☆پہلے باب کی پہلی فصل	۱۰۹
☆خمیرہ مروارید کا نسخہ	۱۱۰
☆خمیرہ صندل	۱۱۰
☆مفرح بارد (سرد)	۱۱۰
☆دواء المسک بارد	۱۱۱
☆دواء المسک حار	۱۱۱
☆مفرح حار	۱۱۲
☆چوتھے مقالہ کا پہلا باب اور اس کی دوسری فصل	۱۱۲
☆خمیرہ گاؤزبان	۱۱۳
☆خمیرہ ابریشم	۱۱۵
☆سونگھنے کی دوا	۱۱۵
☆چوتھے مقالہ کے پہلے باب کی تیسری فصل	۱۱۷
☆تریاق کبد	۱۱۸
☆دبید الورد	۱۱۸
☆شربت زرشک	۱۱۹
☆ضماد (لیپ)	۱۱۹
☆کلکانج بارد	۱۱۹
☆کلکانج حار	۱۱۹
☆مفرح	۱۱۹
☆چوتھے مقالے کے پہلے باب کی چوتھی فصل	۱۲۰
☆جوارش آملہ	۱۲۳
☆لبوب مقوی باہ	۱۲۴
☆لبوب بارد	۱۲۴
☆لعوق بصل	۱۲۴
☆معجون (برائے باہ و ممسک)	۱۲۵
☆گاجر کا حلوہ	۱۲۶
☆باہ کو طاقت دینے والا طلاء	۱۲۸
☆طلاء کا دوسرا نسخہ	۱۲۸
☆سینک کا نسخہ	۱۲۹
☆سینک کا دوسرا نسخہ	۱۲۹
☆نسخہ نارجیل	۱۳۰
☆امساک پیدا کرنے والی گولیاں	۱۳۰
☆دوسرا ممسک نسخہ	۱۳۰
☆دوسرا تجویز کردہ نسخہ	۱۳۰
☆ملذذ	۱۳۲
☆دوسری ملذذ دوا	۱۳۲
☆فرزجہ	۱۳۲
☆فرزجہ جو رحم کو مضبوط کرتا ہے	۱۳۳
☆طلاء	۱۳۳
☆چوتھے مقالے کا دوسرا باب	۱۳۳
☆دوسرا باب اور اس کی پہلی فصل	۱۳۶
☆سفوف جو جریان منی کو دفع کرتا ہے	۱۳۸
☆سفوف منی اور مذی کے بننے کے لیے	۱۳۸
☆سفوف جو منی کو گاڑھا کرتا ہے	۱۳۸

Scanned by CamScanner

☆سفوف جو منی کی اصلاح کرتا ہے	۱۳۸
☆سفوف حار جو منی کو خشک کرتا ہے اور جید ہے	۱۳۸
☆گولیاں جو مذی اور ودی کے بہنے کو دفع کرتی ہیں	۱۳۹
☆حریرہ جو منی کو گاڑھا کرتا ہے	۱۳۹
☆معجون جو منی، مذی، ودی کے بہنے اور سیلان رطوبات رحم کے لیے مفید ہے	۱۳۹
☆چوتھے مقالے کے دوسرے باب کی دوسری فصل	۱۴۰
☆اندری جھاڑ	۱۴۳
☆پچکاری	۱۴۳
☆دوسرا نسخہ جو زخم کو بھرتا ہے	۱۴۳
☆قرحے کو دور کرنے کے لیے دوسرا نسخہ	۱۴۳
☆دوسرا نسخہ	۱۴۴
☆شیاف	۱۴۴
☆شیاف جو بند کشاد کو مفید ہے	۱۱۴
☆ذرور	۱۴۴
☆سفوف جو سوزاک کے لیے مفید ہے	۱۴۴
☆دوسرا نسخہ	۱۴۵
☆سفوف اس سوزاک کے لیے جس میں خون اور پیپ آتا ہو	۱۴۵
☆سوزاک کے قرحے کو بھرنے والا کشتہ	۱۴۵
☆قلعی کی ترکیب جو سوزاک کے نسخوں میں کام آتا ہے	۱۴۵
☆چوتھے مقالے کے دوسرے باب کی تیسری فصل	۱۴۶
☆گولیاں برائے آتشک	۱۴۹
☆دوسرا نسخہ	۱۵۰
☆دوسرا نسخہ جو تنقیہ کے بعد گرمی کے لیے مفید ہے	۱۵۰
☆سفوف جو خاص کر اس آتشک	۱۵۰
کے لیے مفید ہے جس کا جلد پر اثر ہو	۱۵۲
☆عیاشی کے بارے میں نصیحتیں	۱۵۳
☆اور خاتمہ	۱۵۹

Scanned by CamScanner

التماس مترجم

اس میں شک نہیں کہ قوت باہ کے متعلق بہت سے ماہر طبیبوں اور کامل معالجوں نے رسائل اور بڑی بڑی کتابیں تصنیف کیں جو آج بھی برابر ملتی ہیں۔ خود شیخ نے بھی ایک کتاب رجوع الشیخ الی صباہ لکھی جو ملک عرب میں شائع و ذائع ہے اور مصر میں برابر چھپتی رہتی ہے اور اپنی نوعیت میں بے نظیر ہے اور کوئی شک نہیں کہ اس کے دیکھنے سے شیخ کی واقفیت فن اور تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے مگر ہندوستان کے رہنے والوں کے لیے جیسی کتاب کی ضرورت تھی اس کو صرف حکیم محمود خاں دہلوی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے سمجھا اور چونکہ اس ملک کی تمام صورتیں جن سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں ان کے پیش نظر تھیں۔ اس پر انہوں نے بہت عمیق اور غائر نگاہ ڈالی اس کے بعد اس رسالے کی طرف توجہ کی۔ جیسا کہ خود بھی انہوں نے بعض جگہ اس کے متعلق لطیف اشارے کیے ہیں انہوں نے رسالہ ضیاء الابصار فے حد الباہ لکھا۔ اور اس میں پوری تحقیق اور تفتیش اور جگر کاوی کر کے وہ تمام سبب بیان کئے جن سے ہندوستان میں قوت باہ کے مریضوں کو سابقہ ہوتا ہے پھر انہوں نے ہر سبب کو تفصیل سے بیان کر کے ہر موسم، ہر فصل، ہر سن ہر مزاج کے مطابق اس کے علاج بھی درج کیے اور اس لحاظ سے ان مرضوں کے بھی علاج ضمناً درج کر دئے جن کی وجہ سے مایوسین باہ کو بعض اوقات خودکشی تک کرنا پڑتی ہے مگر چونکہ یہ کتاب فارسی عربی آمیز میں لکھی گئی تھی اس لیے اس کا ترجمہ ضروری تھا چنانچہ بعض مطبعوں نے اس کا ترجمہ بھی کیا۔ مگر وہ ترجمہ مکمل نہ ہو سکا اور شائع ہونے پر سمجھنے والوں نے اس میں طرح طرح کے سقم پائے۔ اس لیے یہ بہتر سمجھا گیا کہ ان کا ترجمہ بھی سلیس اردو زبان میں کر دیا جائے تاکہ ضرورت مند اور شائقین اس سے حسب منشاء فائدہ اٹھا سکیں۔ میں نے باوجود اپنی بے بضاعتی معلومات فن طب پوری کوشش سے اس کا ترجمہ کیا اور وہ نسخہ اس کے ترجمہ کے لیے حاصل کیا جو خود مصنف کے زمانے کا ہے۔ پھر بھی کسی فروگذاشت اور غلطی کا امکان ہر صورت میں ہو ہی سکتا ہے اگر اس میں بھی کچھ غلطی ہو تو اہل نظر مطلع فرمائیں کہ آئندہ

Scanned by CamScanner

اشاعت میں اس کمی کو پورا کردیا جائے۔

آخر میں ہم ناظرین کتاب ہذا سے یہ استدعا ضرور کریں گے کہ دواؤں کے تیار کرنے اور نسخوں کے استعمال میں احتیاط ضرور رکھنا چاہیے۔ حتی المقدور کسی مقامی طبیب سے مشورہ کرلیا جائے۔ اور سمیات کے استعمال سے کتابی علاج کرنے والوں کو اول تو پرہیز ہی کرنا چاہیے۔ اور اگر ایسی ہی کوئی شدید مجبوری ہو تو زہریلی دواؤں کو مدبر کرکے یا ان کے اثرات مضرت رسان کا ازالہ کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسی حالت میں خیال ہے کہ اگر نفع نہ ہوگا تو کم از کم اس کے نقصان سے تو ضرور محفوظ رہیں گے۔

عبدالباری آسی

Scanned by CamScanner

ضیاء الابصار فی حد الباہ

پہلا مقدمہ

جس میں شرافت اصل وغیرہ پر بحث کی گئی ہے

جاننے والوں اور عقلمندوں سے یہ بات کچھ مخفی نہیں ہے کہ خدائے جل شانہ' نے تمام جانداروں کو اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے میں یکساں پیدا کیا ہے- اور یہ بات شہوانی قوت کے استعمال کے بارہ میں اور بھی خاص ہے یعنی اس میں بہت ہی یکسانیت ہے- جس کی تشریح اور تفصیل یہ ہے کہ مذکر اور مونث یعنی نر اور مادہ میں پوری مناسبت ہے- اور ان سب جانداروں میں آدمی کو اس کی عقل اور سمجھ دانائی وغیرہ کی وجہ سے سرداری اور امتیاز اور خصوصیت عطا فرمائی ہے اور ان میں بھی مردوں کو عورتوں پر اس وجہ سے ترجیح دی ہے کہ عقل کا جوہر ان میں زیادہ ہے- اسی وجہ سے پاس شرم و حیا اور خانہ داری و تاہل جو لازمہ عقل ہیں' ان کی ذات میں زیادہ ہیں اور ان کی طبیعت ان باتوں کا زیادہ خیال رکھتی ہے اور اس کے برعکس صبر کی کمی - ڈرپوک ہونا' کسی بات کی برداشت کی طاقت نہ ہونا' بدذاتی' دل کی برائیاں اور خباثت باطنی' بے شرمی' شوہر کی عزت کا خیال نہ رکھنا - اور ایسی ویسی بری بھلی ناسمجھی کی باتیں کر بیٹھنا' عورتوں میں ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں عقل کے جوہر کی کمی ہوتی ہے- اور اسی کمی عقل کی وجہ اور ادراک کی قلت اور نہ کرنے والی باتوں کے کر بیٹھنے اور کرنے والے کاموں کے نہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش اور فطرت ہی میں نقص اور کمی ہے- اور زور و قوت' اور قوت شہوت کی

شدت میں بہ لحاظ کیفیت اور کمیت کے عورتوں (۱) پر مردوں کو فوقیت دی ہے۔ کیونکہ مردوں میں بار بار انزال ہونے کی جو طاقت موجود ہوتی ہے۔ وہ عورتوں میں ہرگز نہیں ہوتی پھر مردوں میں بھی مزاج کے فرق کے مطابق ایک کو دوسرے پر فوقیت اور ترجیح ہوتی ہے۔ چنانچہ دموی اور صفراوی مزاج کے مرد قوت مجامعت میں بلغمی اور سوداوی مزاجوں سے قوی ہوتے ہیں۔

انسان کے مزاج میں صحبت کی بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ اور مسبب الاسباب نے نیکی اور بدی کے افعال ظاہر ہونے کا سبب اسی صحبت کو بنایا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے سب کو پاک اور منزہ پیدا کیا ہے، مگر مردوں اور عورتوں میں سے جس کو جیسی صحبت ملتی ہے ویسے ہی افعال اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ کیونکہ لان للصحبة تاثیراً (۲) ایک مضبوط قول ہے۔ اسی کے ساتھ نطفہ کی شرافت کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے۔ اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ شریف آدمیوں کی اولاد اگرچہ ابتدا میں کم عقلی یا جوہر عقل کے پختہ نہ ہونے یا اور ایسے ہی امور کارجی کی وجہ سے غیر شریفانہ حرکتیں کرتے اور بدچلن ہو جاتے ہیں۔ مگر نطفہ اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے اور رفتہ رفتہ ان کی وہ بری عادات چھوٹ جاتی ہیں اور وہ پھر اپنے پیش رودوں کے طریقے پر آجاتے ہیں کیونکہ اب قوائے نفسانی اور عقل درجہ کمال پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر اسی طرح ان سے بھی نیکیوں اور اچھے کاموں کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ ان کے بزرگوں سے ہوتا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل اور اپنے مرکز کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ **پس نطفہ کی شرافت دراں حالیکہ جوہر عقل کامل ہو برے کاموں کی خواہشمند نہیں ہوتی۔ اور جوہر عقل کا کمال واہب العطایا یعنی خدائے بخشندہ کی ایک مہربانی اور عنایت ہے۔ جس کو چاہے عطا فرمائے بقول سعدی**

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۔ عوام میں اس کے برعکس یہ مشہور ہے کہ عورت بہ لحاظ شہوت رانی مرد سے بہت زیادہ ہے۔ مگر یہ غلط ہے جیسا کہ مصنف نے اپنے دلائل محکم سے اس کو ثابت کیا ہے ۱۲ آ س۔

۲۔ صحبت کے لیے تاثیر ضروری ہے ۱۲۔

لہٰذا جن کی عقل سلیم اور کامل ہوتی ہے وہ کبھی نہ بری صحبت اختیار کرتے ہیں اور نہ زمانے والوں کے عیوب پسند کرتے ہیں- اور یہ بھی خوب معلوم ہے کہ نیکی اور بدی کی عادت اور دنیا و دین کے اچھے برے کام کرنا تربیت اور نیک صحبت پر منحصر ہیں- ابتدا سے جیسی تربیت ہوگی- ویسی ہی عادات اختیار کرے گا- کیونکہ عادت طبیبوں کے نزدیک طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے- یوں تو بری صحبت میں پڑ کر خواہ مرد ہو خواہ عورت سبھی گمراہ ہو جاتے ہیں- مگر برائیوں کا اثر اس واسطے عورتوں پر زیادہ ہوتا ہے کہ ان کی خلقت میں نقص ہے- چونکہ دنیا نمونہ آخرت ہے اس واسطے سمجھدار لوگ عقل وفکر پر زور دے کر بری باتوں کو ترک کر دیتے ہیں اور خدا کے احکام کو بجالاتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے رہتے ہیں-

پہلے مقالہ کا پہلا باب

جس میں مردوں کی قوت شہوانی کا فرق مراتب مزاجوں کے لحاظ سے بیان کیا ہے

خدائے برتر کی مخلوقات کے معائنہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کے بدن کے تمام عضوؤں میں سے کوئی عضو قوی یا متوسط یا کمزور پیدا ہوتا ہے- اور یہ اس قدر عام بات ہے کہ اس کے واسطے دلیل کی بھی ضرورت نہیں ہے- جب یہ بات مان لی گئی تو خیال کرنا چاہیے کہ کسی مرد کا عضو مخصوص اگر قوی پیدا ہوا- اور خلقی زور و طاقت اس میں موجود ہے تو ایسا شخص عورتوں سے مجامعت کرنے میں اپنے دوسرے ہم جنسوں کے مقابلے زیادہ کامیاب اور پرزور ثابت ہوگا- اور اگر خلقتاً عضو تناسل کمزور ہے تو نتیجہ اس کے برعکس نکلے گا- اگر کسی شخص کے یہاں منی کے رہنے کی تھیلی بھی خلقتاً بڑی ہے اور عضو بھی خلقتاً زیادہ طاقتور ہے تو یہ اور بھی زیادہ اس امر خاص یعنی قوت مجامعت میں قوی،

Scanned by CamScanner

ہوگا- کیونکہ منی کے کیسے کے بڑے ہونے کی حالت میں منی زیادہ پیدا ہوتی ہے- اور اگر ایسا نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں- ایسے ہی اگر معدہ قوی ہے- کھانا زیادہ کھایا بھی جاتا ہے اور ہضم بھی خوب ہوتا ہے تو قوت کا باعث ہوگا- اور ایسی حالت میں اگر عضو مخصوص بھی پیدائشی زوردار ہو تو پھر سونے میں سہاگہ ہوگا-

پہلے باب کی پہلی فصل

جس میں منہیات شرعیہ کے ارتکاب کرنے کی برائیاں درج ہیں

دین و دنیا کے مصالح امور کو جاننے والے لوگوں پر واضح ہو کہ سوائے اپنی نکاحی عورت یا اپنی لونڈی شرعی کے جو حلال ہے کسی دوسری عورت سے فعل شنیع کا مرتکب نہ ہونا چاہیے اور خاص کر اس عورت سے جو کسی دوسرے شخص کی منکوحہ ہو- کیونکہ زنا اسی کا نام ہے- اور زانی وزانیہ کے لیے قرآن پاک میں اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے- الزانیة والزانی فاجلدو اکل واحد منهمامائة جلدة یعنی زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد ہر ایک کے ان دونوں میں سے سو درے لگاؤ یعنی اس گناہ کی یہ شرعی حد مقرر کردی گئی ہے- اس کے علاوہ لوگوں کے نزدیک گناہ گار مجرم ہوتا ہے- عمر کم اور روزی کم ہوتی ہے- دنیا میں رسوا اور ذلیل وخوار اور دونوں جہان کے عذاب کا وہ شخص مستحق ہوتا ہے اور روسیاہی دائمی حاصل ہوتی ہے- ہر چند کہ خداوند جل شانہٗ رحیم و کریم ہے- لوگوں کے گناہ بخشنے والا اور عیب چھپا دینے والا ہے- مگر بندوں کے حقوق کی سزا ضرور دی جائیگی- اسی طرح عورت کے لیے شوہر کا رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اہل اللہ یعنی فقیروں نے کسی کو نقصان پہونچانے اور ستانے کو کفر کہا ہے جیسا کہ حافظ علیہ الرحمہ کا یہ

Scanned by CamScanner

مصرع ہے۔ ع

کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن

اس کے علاوہ کسی مذہب میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ اس فرقہ کے لیے یہ امر شنیع جائز سمجھا جائے۔ غرضکہ کوئی بلند ہمت عقلمند ذی حوصلہ اس قبیح کام کے گرد پھرنا پسند نہیں کرتا اور نہ جائز جانتا ہے۔ لیکن چونکہ اکثر ارباب زمانہ پوری عقل کے مالک نہیں ہوتے اسی وجہ سے جابیجا باتوں کا خیال نہ کرتے ہوئے اس قسم کے کام کر بیٹھتے ہیں۔ خاص کر زمانہ شباب میں چونکہ مادہ منویہ کا جوش ہوتا ہے اس لیے ایسی باتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور مزا یہ ہے کہ ہم عمر جمع ہو کر باہم اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ اور جوان کا شریک حال نہیں ہوتا اس کو مخنث اور از کار رفتہ خیال کیا جاتا ہے۔ نہ کسی خیر خواہ ناصح کی نصیحت کا خیال ہوتا ہے نہ خدا کا خوف لہٰذا ہر مذہب کے آوارہ مزاج بدچلن لوگ ایسا فعل کرتے ہیں۔ اور اس سبب سے کہ اس کام کی حرص دلانے والے اور بہکانے والے لوگ بہت سے ہیں۔ یہ کام دنیا میں اس قدر رائج ہے کہ شاید کوئی آدمی اس سے بچا ہو۔ بہر حال اگر بدقسمتی سے اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور شہوات ولذات جسمانی کی خواہشات مجبور ہی کر دیں تو یہ چاہیے کہ ایسی عورت کے ساتھ مبادرت کرے کہ وہ آزاد ہو اور کسی کی منکوحہ یا بیاہی ہوئی نہ ہو۔ اور نہ اس سے کسی خاندان کی عزت وآبرو پر حرف آئے۔ یعنی پیشہ ور عورتوں سے ملتفت رہے۔ اگرچہ بانی مذہب نے اس کی بھی اجازت نہیں دی ہے اور ان دونوں باتوں کی موجودگی کے باوجود اگر کہیں مزاج بھی دموی ہو تو پھر تو جواب ہی نہیں۔ دوسرے مزاج والا اس کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا اس شخص کی قوت آخر عمر تک قائم رہے گی اور قوائے شہوانی کبھی کمزور نہ ہوں گے۔

صفراوی مزاج:

اس مزاج والے کا درجہ قوت جماع میں دموی مزاج والے سے کم ہے۔ اور وہ دیر تک نہیں ٹھہرتا۔ اس لیے کہ اس کے مزاج کی خشکی بہت جلد نقصان پہنچاتی اور زوال قوت کا سبب بن جاتی ہے۔ لیکن یہ دموی المزاج آدمی کی بہ نسبت جلد جماع پر قادر ہو سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

کیونکہ صفرا میں حدت اور تیزی ہوتی ہے۔ بلکہ اگر احتیاط برتی جائے اور جماع کی کثرت نہ کی جائے تو اس صورت میں صفراوی مزاج آدمی بھی دموی مزاج کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

بلغمی مزاج:

اس مزاج والا آدمی اپنے مادے کی برودت کی وجہ سے بہت سی غذاؤں کے ہضم پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور جماع کے لیے بہ نسبت دونوں مذکورہ قسموں کے دیر میں تیار ہوتا ہے۔ اور دیر تک نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ ایک تو مادہ خود سرد ہے اس کے ساتھ ہی رطوبت کی اس کو مدد بھی پہونچتی ہے۔

سوداوی مزاج:

کا آدمی البتہ بہ نسبت بلغمی مزاج والے آدمی کے غذاؤں کے ہضم کی قدرت رکھتا ہے اور اس کے مزاج کی خشکی مزاج اور اعضا کو قوت دیتی ہے اسی وجہ سے بلغمی مزاج والے کی بہ نسبت فعل جماع میں قوی تر ہوتا ہے۔ مگر کثرت جماع کی صورت میں اس کو جلد نقصان پہونچتا ہے اور یہ بھی جماع پر جلد قادر ہوسکتا ہے اور نہ کثرت مجامعت اس کے مناسب حال ہے۔ کیونکہ اس میں دو مختلف کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ خشکی اور سردی۔

اسی طرح جس مادہ کی دوسرے کے ساتھ ترکیب ہو اگر وہ بکثرت ہے تو اس کا حکم مقدم ہے۔ اور اگر قلیل ہے تو اس کا اثر کم ہوتا ہے۔ اور اس کا حکم کالعدم ہو جاتا ہے۔ غرض کہ جس مادہ کی کثرت دیکھیں اس کو مقدم سمجھ کر اسی پر حکم لگادیں۔ ایسے ہی انسان کے اعضا میں سے جس عضو کو ضعیف اور چھوٹا پائیں تو اس کی کمزوری کا حکم لگائیں برعکس اس کے عضو قوی پر قوی کا حکم لگائیں اور اس کو زوردار سمجھیں۔

ظاہر ہے کہ قوی جوان دلی کمزوریوں کی وجہ سے نیک و بد کی تمیز نہ کرتے ہوئے (کیونکہ یہ تمیز اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ قوائے دلی اور دماغی اپنی پوری قوت پر پہونچ جاتے ہیں) فاحشہ عورتوں سے نکاح کرتے یا ان کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ اور یا چار شادیاں موافق شرع اسلام کی اجازت کے کر کے بلا اور مصیبت میں پھنستے ہیں۔ اور جب جوانی کا نشہ اتر جاتا ہے اور مادہءمنویہ ختم ہو جاتا ہے تو عقل درست ہوتی اور ہوش ٹھکانے آتے ہیں۔ اور یہ گرفتاری بلا طرح طرح کے آلام و مصائب کا سبب بن جاتی

Scanned by CamScanner

ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ فن مباشرت سے کوئی واقفیت نہیں ہوتی تو جماع کے نفعوں اور نقصانوں کی پروانہیں کرتے اور احتیاط نہیں برت سکتے تو وقت سے پہلے ہی باہ کی کمزوری کے مرض میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور پھر عمر بھر اصلاح اور علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بہر تقدیر اگر وہ کسی قابل رہ بھی جاتے ہیں تو مختلف ضعف اور کمزوریوں کی وجہ سے عورت کو ان سے کوئی تسکین نہیں ہوتی اور اس کی خواہشات کی آگ بجھ نہیں سکتی۔ اور جب وہ تشفی نہیں پاتی تو اس سے نہایت جا اور بے جا کام ظہور میں آتے ہیں اور نتیجے خراب خراب نکلتے ہیں جس سے شوہر کا دنیا میں منہ کالا ہوتا ہے اور عورت خود خدا کی گناہگار ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ جب کچھ اس قسم کے واقعات غیر مناسب پیش آتے ہیں تو غیرت اور عزت والے لوگ اپنی جانیں برباد کر دیتے ہیں۔ اور حرام موت مر کر روز حشر تک اس کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔ حالانکہ ایک مرد سے ایک عورت مشکل سے تسلی پا سکتی ہے۔ اور کیا کیا جائے عورت کا حال اس کے خبث باطن کی وجہ سے ظاہر نہیں ہو سکتا کہ اس کی شہوت اور تسلی عدم تسلی کا حال معلوم ہو سکے۔ پھر جب ایک عورت بھی بہ مشکل تسکین پائے تو چار اور تین تو اپنی جگہ ہیں ایک آدمی بھلا کیا چار اور تین کا کام چلا سکتا ہے۔ ہاں دراں حالیکہ اس کو اس فن سے کوئی آگاہی ہو تو اتنا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی حالت کے مطابق اس کی تشفی کر سکے۔ اسی لیے ہر آدمی کو ضرورت ہے کہ اس فن سے آگاہی حاصل کرے۔ بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سب سے زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ لوگ اس فن کو معیوب جانتے ہیں معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ شاید یہ سبب ہو کہ عقلمندوں نے دور اندیشی کی راہ سے بہ این سبب کہ اس سے انتظام دینی و دنیوی میں خلل واقع ہوگا معیوب سمجھا ہو۔ ورنہ اگر نگاہ دور بین اور عقل صواب گزیں سے اس کو دیکھا جائے تو معیوب ہونے کے قابل نہیں ہے بلکہ دنیوی اور دینی مصالح کا تقاضہ یہی ہے کہ ضرور اس فن سے خبردار ہونا چاہیے کیونکہ عام اور خاص اس کے محتاج ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کو عقد نکاح میں لایا جائے اس کا دل خوش رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ کے نزدیک اس کا بڑا اجر ہے۔ اور نیز یہ بات ہے کہ اگر حد شرعی کے مطابق چار شادیاں کرنے کا اتفاق ہو گیا ہو تو شرمندہ اور دنیا میں رسوا ہو کر جان عزیز کو جو بہت پیاری ہے تلف نہ کریں۔ اسی لیے مجبوراً اس کے متعلق

کچھ لکھا جاتا ہے۔

پہلے باب کی دوسری فصل

جس میں عیش پسندی کے فن کے متعلق بحث کی گئی ہے

جاننا چاہیے کہ عیش پسندی کا علم ایک بڑا ہی مشکل علم ہے کہ شروع دنیا سے اس وقت تک کوئی ایسا شخص نہیں سنا گیا ہے جو پورے طور سے اس کو جانتا ہو۔ اور نہ اس بارہ میں کچھ ایسی کتابیں ہی دیکھیں جو معتبر سمجھی جا سکیں۔ اسی وجہ سے یقین ہو گیا ہے کہ مشکل ہونے کی وجہ سے کوئی شخص اس کے گرد بھی نہیں پھرا ہے۔ اس پر اگر کوئی کہے کہ چونکہ یہ فن ایک رذیل سا فن ہے تو یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ اور ایک فضول اور غلط سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ علم بھی جسموں کے علم سے متعلق بلکہ اسی کا ایک حصہ ہے اور ابدان یعنی جسموں کا علم ایک نہایت شریف علم ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے اس کو علم دین پر بھی ترجیح دی اور مقدم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ **العلم علمان - علم الابدان وعلم الادیان** - یعنی علم بس دو ہی علم ہیں بدنوں کا علم یا دین کا علم۔ بدنوں کے علم سے طب اور دینوی کے علم سے علم شریعت مراد ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو چیز تریف ہوگی اس کا ہر حصہ شریف ہی ہوگا۔ اب رہے یونانی حکماء تو وہ لوگ اکثر موجد عالی حوصلہ تھے۔ اپنی بلند ہمتی کی وجہ سے انہوں نے تاہل کا جھگڑا ہی نہیں پالا۔ بلکہ عورتوں کی صحبت کو انہوں نے دنیا کی بدترین چیزوں میں سے خیال کیا۔ اگرچہ عیش پسندوں نے اس بارہ میں کتابیں لکھیں مگر حشو و زوائد کی وجہ سے جیسی کہ ہونی چاہیے ویسی مطلب برآری ان سے نہیں ہوتی۔ کوکا پنڈت ہی کو لیجئے کہ وہ اپنے آپ کو اس فن کا موجد بتاتا ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ اس نے جھوٹ بولنے کے سوائے جو شاعروں کا شیوہ ہے اور کیا لکھا ہے۔ اول میں تمہید کے طور پر ایک قصہ لکھ دیا ہے جس کو عقل سلیم سوائے اس کے کہ اس کو فضول گو سمجھے اور کسی صورت سے یقین نہیں کرتی۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کی چار چار قسمیں لکھی ہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ قسمیں خاص کر

کہاں پائی جاتی ہیں- اگر چہ ہزاروں مرد اور عورتیں بلکہ بے تعداد نظر سے گزریں- مگر ان قسموں پر جب ان کی تقسیم کر کے غور کیا جاتا ہے تو ایک دوسری میں کوئی تمیز نہیں ہوتی - اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور یہی ایک صریحی دلیل اس کی لاعلمی پر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ یونہی انکل پچو باتیں لکھدی ہیں- اسی طریقہ پر عورتوں کی منی کے بارہ میں لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کو فلاں عضو میں ہوتی ہے اور اس تاریخ میں اس عضو کا مساس کرنے سے عورت بغیر صحبت کے منزل ہو جاتی ہے- یہ کس قدر صریحی خلاف تجربہ بات ہے اور کہاں تک اس سے اس کی صداقت کی تصدیق ہوتی ہے- اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عورتوں کے انزال کو بھی نہ جانتا تھا- اگر کہیں جانتا تو ایسی مہمل اور بے معنی باتیں نہ لکھتا-

پہلے باب کی تیسری فصل

جس میں ہوس رانی کے خلاف چند ضروری نصائح کی گئی ہیں

اس زمانے کے بے عقل اور بیوقوف لوگ باوجود قوائے شہوانی کی کمزوریوں کے اپنی اصلی بیوی کی خبر گیری کو بالائے طاق رکھ کر غیر عورتوں کی صحبت میں مصروف رہتے ہیں تاکہ بقول شخصے ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں- زمرہ عیاشان زمانہ میں ان کا بھی شمار ہو سکے- اور بے معنی سرخروئی حاصل کریں- کیونکہ اس جہاں کا فخر اسی میں سمجھتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے اور خیال کرتے کہ بھلائی پر برائی کو ترجیح دینا عقل دور اندیش کے بالکل خلاف ہے- حالانکہ تجربہ اس کو کہتے ہیں کہ جس عوت سے عقد بندھا ہو اس کو خوش رکھے کہ وہ اپنی فریفتہ رہے- اور ایسے ہی عورت کو چاہیے کہ جس مرد سے سابقہ پڑے پہلی ہی صحبت میں اس کو خوش اور محظوظ کر دے- بالفرض اس شامت اعمال میں گرفتار ہی ہو جائے - اور اس بدکرداری کی عادت ہی پڑ جائے تو پہلے اس فعل کو معیوب اور قبیح سمجھ کر اس کے چھوڑنے ہی کی کوشش کرنا چاہیے اور اگر کسی طرح چھوڑ سکنا ممکن ہی نہ ہو تو عیب کو عیب سمجھ کر کرنا چاہیے نہ کہ ہنر جان کر- اور یاد رکھنا چاہیے کہ عیب کرنے کے لیے بھی ہنر کی ضرورت ہے-

Scanned by CamScanner

ورنہ یہ منہ اور مسور کی دال والی مثال صادق آئے گی- بہر حال ذہن کامل اور عقل سلیم سے مدد لے کر اس خیال کو ترک کرنا چاہیے کہ منکوحہ کو چھوڑ دینا چاہیے اور بعد اس کے اپنی عورت کو خوش رکھتے ہوئے بھی اگر ضرورت پڑے کہ دوسری عورت سے تعلق خاطر پیدا کیا جائے تو خیر ایسا زیادہ مضائقہ نہیں ہے- کیونکہ بیوی کو ناراض رکھنے سے خدا کا گنہگار رہوگا- اور دنیا میں بھی روسیاہ ہوگا- اور کیوں نہ ہو کہ عورت جب اپنے مرد کو اپنی طرف ملتفت نہیں پاتی تو وہ ایسے برے طریقے اختیار کرتی ہے کہ توبہ توبہ، کبھی وہ مساحقت کی طرف راغب ہوتی ہے اور کبھی غیر مرد کی صحبت جس طرح سے ممکن ہو حاصل کرتی ہے- اور اپنی خواہشات کو کسی نہ کسی طرح پورا کر کے چھوڑتی ہے غرض کہ ہر عقلمند پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ کی خبر لیے بغیر ہرگز دوسری طرف راغب نہ ہو- اگرچہ ابتدائی عمر اور جوانی کے دور میں جب کہ دماغی قوتیں مضبوط ہوتی ہیں اور جسم میں اور ہر طاقت میں شدت ہوتی ہے مرد ہر عورت پر حاوی ہو جاتا ہے- اور خود کسی کے پھندے میں نہیں پھنستا- مگر جب قویٰ کمزور ہوتے ہیں اور طاقت روگردان ہوتی ہے اور جوانی کا نشہ اتر جاتا ہے- جس کی خاص وجہ یہ ہوتی ہے کہ نوعمری آنکھیں بند کر دیتی ہے اور کثرت مجامعت میں مشغول رہتا ہے آخر یہ دن دیکھنا نصیب ہوتا ہے تب آنکھیں کھلتی ہیں- پھر یہ حالت ہوتی ہے کہ یکا یک کسی نئی عورت پر قادر نہیں ہوسکتا- اور سوائے اس کے جس سے قدیم بے تکلفی ہو کہیں اور کچھ نہیں کر سکتا- پھر چونکہ شہوانی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں تو عصمت بی بی از بے چادری پر عمل ہوتا ہے- اور اسی کے گھر رہنے پر قناعت کرتے ہیں- مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت- اب چونکہ اس کی بھی تسلی نہیں ہوتی اس لیے اس کے موجود ہوتے ہوئے بھی دوسرے مرد سے الجھ جاتی ہے اور اس کی طرح طرح کی بے عزتی چاہتی ہے- یہاں تک کہ اپنے گھر سے نکال دیتی ہے اور دوبارہ اس کی صورت دیکھنا نہیں چاہتی- اس کے علاوہ زر کا نقصان جو ہوتا ہے اور جس پر دنیا کی تمام ترقیوں کا دارومدار ہے وہ علیحدہ ہے- تجربہ اور مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا ہے کہ جو اس میں گرفتار ہوا اس نے بڑے بڑے نقصانات اٹھائے- یہاں تک کہ بڑے بڑے امیر کبیر فقیر ہو کر بھیک مانگنے کے لائق ہو گئے اور باپ دادا کی پیدا کردہ عزت سب خاک میں مل گئی- اور اس عقل کی کمی

Scanned by CamScanner

کی وجہ سے مدتوں رسوائے کوچہ و بازار ہوئے اور کوئی فائدہ نہ ہوا- مطابق ان اشعار کے-

رفتی بہ بزم غیر و نکونامی تو رفت
ناموس صد قبیلہ بہ یک خامی تو رفت
اکنوں اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود
در شہر ما حکایت بدنامئی تو رفت

پہلے باب کی چوتھی فصل

جس میں شراب خواری کی برائیوں کو بہ تفصیل بیان کیا ہے

اگرچہ آدمی تجربہ کار مردوں اور عیش پسند عورتوں کی صحبت میں جب تک نہیں بیٹھتا کچھ اونچ نیچ سمجھنے اور نشست و برخاست کے تجربات کے قابل نہیں ہوتا- مگر دنیادار عقلمند آدمی کی عقل اور شریف النفس انسان کی شرافت اسبات کی مقتضی نہیں ہے کہ باوجود ان فرقوں کی صحبت اختیار کرنے کے زمانے کے اچھے برے اور نیکنامی اور بدنامی کا لحاظ نہ کرے- اور تعبیر سمجھے بوجھے اور بغیر دور اندیشی اور نیک و بد اور پس و پیش کے خیال کے دوسروں کی عقل پر عمل کر کے دنیا بھر کی برائیاں اپنے سر لے اور سب کے طعنے سنے- کیونکہ ان عیش پسندوں کا دستور یہ ہے کہ پہلے تو یہ لوگ فخر جتانے کے لیے اس مذموم فعل کو اختیار کرتے ہیں- اور جب سرعت وغیرہ کی شکایتیں لاحق ہوتی ہیں تو اسی قسم کے لوگوں کے ترغیب دلانے کی وجہ سے اس کا تدارک یوں کرتے ہیں کہ بھنگ پینا شروع کرتے ہیں کیونکہ یہ نہایت ممسک چیز ہے پھر جب کثرت مجامعت کی وجہ سے ضعف میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہی لوگ دوسرا سبق پڑھاتے ہیں اور شراب جو حرام مطلق اور گناہ کبیرہ قریب بہ کفر ہے شروع کراتے ہیں- اور انہیں آوارہ لوگوں کی صحبت میں رہ کر لقب عیاشی حاصل کرتے ہیں- اور اصل یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ نئے آدمی کو اپنی جماعت میں شریک دیکھتے ہیں تو اس کو بھی اپنا ایسا بنانا چاہتے ہیں کہ ہماری عیب جوئی دوسروں میں نہ کرے اور ان کا بھید نہ کھلنے پائے- بلکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی کو بھولا بھگا پاتے ہیں تو جب تک خورد و نوش کا عادی نہیں بنا لیتے اس وقت تک اپنی صحبت میں دخل نہیں دیتے-

Scanned by CamScanner

پس عقلمند کو چاہیے کہ عقل خداداد سے کام لے اور برے نتیجے کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بری باتوں کے اپنی طرف نسبت ہونے کو معیوب جانے اور باوجود ان لوگوں کی ہم نشینی کے یہ افعال اختیار نہ کرے اور ان باتوں سے پرہیز کرتا رہے۔ خاص کر شراب جو آج کل کے تمام عیاشیوں کا شغل ہے کبھی نہ پیئے اور ہمیشہ اس سے دور رہے۔ کبھی اس طور پر لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں کہ کثرت مباشرت سے عاجز ہوتے ہیں اور ضرورت کے لیے کوئی ایسا نسخہ تلاش کرتے ہیں کہ اس سے کام چل سکے۔ چونکہ شراب اس کا آزمودہ اور بے خطا علاج ہے اس لیے اس کو استعمال کرتے ہیں اور اتنے خوگر ہو جاتے ہیں کہ بغیر پیئے کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ اس پر طرہ یہ کہ اپنی ہم صحبت عورتوں کو بھی رغبت دلاتے اور اس کا مرتکب کرتے ہیں اور یہ مقولہ زیادہ یاد کرتے ہیں:

شراب تا نہ خورانی بہ قحبہ خط نہ بری
کہ بے حجاب شود کس بہ مدعا بدہد

دینی اور مذہبی شرافت کا مقتضا یہی ہے کہ اس نجس العین چیز سے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ انہ رجس من عمل الشیطان۔ اور کیوں نہ ہو وہ دین اسلام کو نقصان پہونچاتی ہے۔ کسی مسلمان کو اس کے پاس بھی نہ جانا چاہیے۔ اکثر لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بہت سے فقراء عالی مقدار کو پیش کرتے ہیں کہ وہ شراب پیتے تھے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ لوگ اس لیے نہ پیتے تھے کہ اس سے کوئی لذت اٹھائیں بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ تعلقات دنیاوی سے بے خبر رہیں۔ بہر حال اگر بد قسمتی سے ایسے لوگوں کی صحبت میں داخل ہو تو شراب نہ پیئے اور اپنی عزت خاندانی کو برباد نہ کرے۔ کیونکہ چند روزہ ولولے کے واسطے دنیا بھر کی بدنامی اپنے ذمہ لینا شان انسانیت سے بعید ہے۔

پہلے مقالہ کا دوسرا باب

جس میں عورتوں کے مکر اور مباشرت کے متعلق بحث کی گئی ہے

معلوم کرنا چاہیے کہ خالق جل وعلا نے عورتوں کی پیدائش مکر و فریب سے کی ہے اور

Scanned by CamScanner

یہ شرم وحیا وغیرہ جوان میں پائی جاتی ہے سب بناوٹی ہے- اس واسطے اس پر کوئی بھروسا نہ کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں فرمایا ہے اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ- یعنی تمہارے مکر بڑے ہیں- شیخ سعدی فرماتے ہیں:

زن دوست بود و لے زمانے
تا جز تو نیافت مہر بانے
چوں در بردیگرے نشیند
خواہد کہ دگر ترا نہ بیند

یعنی عورت مہربان تو ضرور ہوتی ہے مگر یہ سب اسی وقت تک کی باتیں ہیں جب تک کہ کسی اور مرد کی صحبت اسے نہیں ملتی جہاں اس نے دوسرے مرد کی بغل گرمائی- بس فوراً ہی اس کا خیال ہو جاتا ہے کہ دوبارہ تیری صورت بھی نہ دیکھئے- ایسی حالت میں ان کے قول وفعل پر اعتماد کرنا عقل دور بین سے بعید ہے- کیونکہ اس فرقہ کا خمیر ہی ناراستی سے کیا گیا ہے- بقول شاعر

زن از پہلوے چپ شد آفریدہ
کس از چپ راستی ہرگز نہ دیدہ

یعنی عورت الٹی پسلی سے پیدا کی گئی ہے کسی نے الٹے سے راستی نہ دیکھی ہوگی- مگر پھر بھی دنیادار کے لیے مجبوراً ان سے ملنا اور ان کے ساتھ رہنا ہی پڑتا ہے- کیونکہ دنیا کا عیش وآرام سب انہیں کے ساتھ ہے- بلکہ غلط نہیں اگر یہ کہہ دیا جائے کہ دنیا نام ہی صرف عورت کا ہے- مگر ان کی اصلیت پر ہمیشہ نگاہ رکھنا چاہیے اور اس کو کبھی نہ بھول جانا چاہیے- ان سے صلاح لینا اور ان کی جابیجا صلاحوں کو ماننا بہت برا ہے اور کوئی عقلمند اس کی صلاح نہیں دے سکتا- مگر تاہل اور خانہ داری میں آدمی مجبور ہے- ہمارے رسول مقبول ﷺ اور ان کے صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ بھی نے خانہ داری کے امور کے لیے اس فرقہ سے موانست کی اور ہم پیرووں کو بھی اس کی اجازت عطا فرمائی- مگر اس کے ساتھ ہی اس فرقہ کے بارہ میں ایسے ایسے نیکے اقوال فرما دیے ہیں کہ اگر آدمی ان احکام اور ممانعت کے اقوال پر چلتا رہے تو اس کو یقینی ان سے کوئی نقصان نہ پہونچے گا- اور ان احکام اور منع کی

ہوئی باتوں سے بھی واقف ہیں۔ حکمائے قدیم نے ان سے اس لیے تعلقات نہیں رکھے کہ وہ خیالات وحدت وجود اور ریاضت وعبادت میں غرق تھے اور اس طرف توجہ کرنے کی ان کو مہلت اور ضرورت نہ تھی۔ اسی وجہ سے وہ خود بھی اس فرقہ سے علیحدہ رہے اور دوسروں کو بھی ان سے الگ رہنے کی نصیحت کی۔ اور بہت سی باتیں فرمائیں کہ اس مختصر میں ان کا درج کرنا طول کلام کا باعث ہے مگر متاخرین حکماء میں مثل جالینوس اور بو علی سینا اور ان کے تابعین سب اس بات پر متفق ہیں کہ منی انسان کے جسم میں ایک فضلہ کے طور پر ہے پس ضرورت کے وقت اس کا دفع کرنا بھی اور فضلوں کی طرح ضروری ہے۔ کس واسطے کہ نہ دفع کرنے کی حالت میں بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کو مفصل طور پر درج کیا جائے گا۔ بعض لوگوں نے علی العموم جماع سے منع کیا ہے۔ اور اس کے نفعوں سے انکار کیا ہے۔ اور ان کے دلیلوں کا باطل ہونا صریح تجربہ سے ثابت ہے۔ اور بقراط کے نزدیک یہ غلطی مسلم ہے۔ اور جالینوس اس کی تائید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جن جوان لوگوں کے یہاں مادہ منویہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کے باوجود وہ جماع کو ترک کر دیتے ہیں۔ تو ان کے معدہ کی قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ اور سر میں گرانی رہنے لگتی ہے۔ چنانچہ بہت سے فلسفیوں نے اس فعل کو چھوڑ دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ غلبہ برودت کی وجہ سے ان کے حرکات مدنی میں ضعف شروع ہو گیا۔ اور بغیر کسی خاص سبب کے رنج وغم میں گرفتار ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کو مالیخولیا کی کیفیت شروع ہو گئی۔ اور جب میں نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ جماع کریں تو تھوڑی سی مدت میں عوارض لاحقہ سے نجات پا کر تندرست ہو گئے۔ اسی طرح حکیم محمد زکریا نے اس کے ترک کرنے کا نقصان یہ لکھا ہے کہ کبھی کبھی سخت درد عارض ہوتا ہے جو تشنج تک پہنچتا ہے۔ اور فریسموس بیماری پیدا ہوتی ہے۔ جس سے یہ تکلیف ہوتی ہے کہ تعوظ دائمی ہوتا ہے اور آلہ تناسل کبھی فرو نہیں ہوتا۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ ان جوانوں کو جن کے یہاں مادہ منویہ زیادہ ہے۔ مادہ منویہ کے خارج ہونے پر نشاط۔ اور سہولت حرکات بدنی کی اور ذہن وفکر کی تیزی اور رنج وغم کا دفع ہونا۔ غصہ کی حالت کا فرو ہو جانا۔ مالیخولیا۔ جنون اور عشق وغیرہ کا زائل ہونا۔ بعض امراض بلغمی اور سوداوی کا برطرف ہونا۔ غرضکہ تمام اس قسم کی چیزوں سے نجات پا جانا پایا جاتا ہے۔ کس

Scanned by CamScanner

لیے کہ مباشرت حرارت عزیزی کو جوش میں لاتی - اور دوسری قوتوں کو برانگیختہ کرتی ہے اور بیکار اور فضول رویہ کو دفع کرتی ہے- غرضکہ یہ بات از روے عقل بہت دشوار ہے کہ مباشرت میں کچھ فوائد نہ ہوں- کیونکہ جماع ایک امر طبیعی ہے اور طبیعت کسی فعل کا حکم نہیں کرتی جب تک کہ اس میں کوئی نفع نہ ہو- اور یہ قیاس اور تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے- اس صورت میں جماع کے فعل کا فاعل بغیر افراط اور تفریط کے اگر عمل جماع کرتا ہے- کیونکہ مزاج کا معتدل اور صحت کا برقرار رہنا اسی پر منحصر ہے- اور اس کی کثرت میں بھی اس قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جن کا دفعیہ ممکن نہیں ہے- جیسا کہ جماع کی زیادتی کے نقصان میں پہلے مجملاً بیان کیا گیا- اسی طرح مباشرت کی کمی کی صورت میں جو اعتراضات کہ تحریر کیے گئے وارد ہوتے ہیں- لہٰذا اپنے مزاج کی استعداد کے مطابق مباشرت کرتا رہے تاکہ نقصانات کمی و زیادتی سے محفوظ رہے- اور عمل اس کام کا مزاجوں کے موافق مختلف ہوتا ہے- جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا-

دوسرے باب کی پہلی فصل

جس میں چند نصیحتیں عورتوں کے متعلق ہیں

تجربہ کاروں پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ فاحشہ عورتوں سے نکاح کرنا یا کئی شادیاں کر کے کئی کئی عورتیں رکھنا اپنے آپ کو دام بلا میں پھنسانا ہے اور یہ بات زمانے کے عقلمندوں اور دانشمندوں کو کچھ پسند نہیں ہے کسی ناصح کا یہ قول مجھے بہت ہی پسند ہے:

اسیر زن نتوان شد بہ سالہاے دراز
برائے یکدم شہوت کہ خاک برسر او

یعنی دم بھر کی ہوس پوری کرنے کے لیے سالہا سال کے لیے عورت کا قیدی نہ ہونا

چاہیے- یہ بات کچھ چھپی ہوئی نہیں ہے کہ دنیا مطلب اور غرض کا مقام ہے- اور مرد عورت کی محبت چندروز کی جوانی کے ولولوں اور جوش کے پورا کرنے کے لیے ہے- اور اس جوش کا پورا کرنا ایک عورت سے بھی ممکن ہے اور کئی ایک سے بھی- کوئی خاص فرق اس میں نہیں ہے- ہاں اتنا ضرور ہے کہ کم شہوتی کے زمانے میں ہوس بڑھ جاتی ہے- اور حرص کا دامن فراخ ہو جاتا ہے- جیسا کہ صائب کا قول ہے:

مرد چوں پیر شود حرص جواں می گردد

یعنی آدمی جب بڈھا ہو جاتا ہے تو اس کی حرص جوان ہو جاتی ہے- اور جب یہ شہوت کی آگ فرو ہو جاتی ہے تو مرد کی کوئی اس قسم کی غرض عورت سے وابستہ نہیں رہتی ہے- مگر ہاں آسودگی اور کھانے پینے کی ضروریات اس سے وابستہ رہ جاتی ہیں- اور یہ سب ذاتی اغراض ہیں جو فضل الٰہی پر منحصر ہیں خدائے برتر جس کی زندگی آسودگی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہے گزر جاتی ہے اور وہ اس کا مددگار رہتا ہے- اگرچہ دنیا میں سب سے زیادہ ماں باپ کو محبت ہوتی ہے اور وہ ایک حد تک بے غرض ہوتی ہے- مگر جب تک کہ اولاد آسودہ حال نہیں ہوتی وہ بھی اس سے کچھ خوش نہیں رہتے- اب اسی سے منکوحہ کا اندازہ کیجئے کہ وہ تو پھر بھی غیر ہے- سوائے اغراض کے جن میں خواہشات مباشرت کا فرد کرنا- نان نفقہ کی آسودگی اور اولاد کا پیدا کرنا اور پرورش کرنا شامل ہے اور اس کا مرد سے کیا واسطہ اور تعلق ہوتا ہے- اور ان باتوں کے سوائے محبت اس کی فطرت اور سرشت ہی میں نہیں ہوتی- جیسا کہ دنیاداروں پر اس کا حال ظاہر ہے- لہٰذا عقلمند آدمی انجام کا اور اونچ نیچ کو سوچ کر جہاں تک ان تعلقات سے بچتا رہے بہتر ہے- اسی سے وہ امن و آسائش میں رہ سکتا ہے- اگرچہ تقدیری باتوں کی کسی کو خبر نہیں اور کوئی اس کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا اور وہ سمجھ اور ادراک سے باہر ہیں- لہٰذا ان پر بحث ہی بیکار ہے-

دوسرے باب کی دوسری فصل

جاننا چاہئے کہ اولاد کی زیادتی سے بھی دنیا و مافیہا کے تعلقات بڑھتے ہیں- اور اس

Scanned by CamScanner

بات کا وقوع باعتبار قرینہ قیاسی صحبت کرنے کی زیادتی پر منحصر ہوتا ہے کس لیے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا سبب ہوتا ہے کثرت جماع کا- اور جماع کی کثرت سبب ہوتی ہے کثرت اولاد کا- اسی لیے نکاح کی کمی سے مجامعت کی کمی ہوتی ہے اور مجامعت کی کمی سبب امن و آسودگی ہے- اور چونکہ قلت اتفاق جماع سے تندرستی صحیح رہتی ہے- اسی واسطے باہ بھی قوی رہتی ہے- مگر ناعاقبت اندیش لوگ رات دن میں کئی کئی مرتبہ جماع کر کے اپنی قوت باہ کو کمزور کر لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ سے بھی پھر اپنے آپ کو معذور پاتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کی اس بار بار کی حرکت سے عورت کو بھی تسکین نہیں ہوتی- کیونکہ وہ تو اپنی خواہش نفسانی کے دفعیہ کے لیے یہ فعل کرتے ہیں- پھر طرف ثانی کی لذت ولطف سے انہیں کیا واسطہ- اول تو وہ عورتوں کی لذت اور ان کی تسکین شہوت کے اسرار ہی سے ناواقف ہوتے ہیں- اور لطف یہ ہے کہ عورت سے اس کی تسکین و منزل ہونے کا سوال بھی کرتے ہیں- وہ اقرار کر لیتی ہے یہ اس دھوکے میں پڑ جاتے ہیں کہ عورت بڑی پر شہوت ہے- اسی وجہ سے بار بار ارادہ کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم اس کو تسکین دے رہے ہیں اور نتیجہ اس غلط کاری کا یہ ہوتا ہے کہ آپ ختم ہو جاتے ہیں اور اس کی خواہشات برقرار رہتی ہیں- اب عورت کو بدنام کرتے ہیں کہ اس میں مادہ شہوانی زیادہ ہے- اور اسی وجہ سے عوام کی زبانوں پر یہ بات آتی ہے کہ مرد کی بہ نسبت عورت خواہش جماع زیادہ رکھتی ہے- حالانکہ یہ سراسر خلاف واقعہ ہے- کہا جاتا ہے کہ عورت کی خواہش مرد سے دو چند ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چند ہے- مگر غور کیجئے تو یہ ایک کہنے کی بات ہے- اس بات کے مدعیوں نے نہ اس کی کوئی حقیقت بیان کی اور نہ کوئی دلیل دی-

میری ناقص رائے میں یہ بات آتی ہے کہ چونکہ یہ علم معیوب قرار پایا- اور معیوب قرار پانے کے بعد معدوم ہو گیا- اس لیے یا تو کسی نے امر واقعی کے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی اور اگر احیاناً کچھ کہا بھی گیا تو کسی نے اس کی طرف رخ نہیں کیا کہ اس کی باریکیاں اور اس علم کے نکات کما حقہ معلوم ہو جائے- اور صحیح اور واقعی باتوں پر عمل کیا جا سکتا- اور عورتوں کی خواہش نفسانی کا دفعیہ قرار واقعی ہوتا- لہٰذا ظاہر یہی ہوتا ہے کہ خواہشات مرد و عورت کا یکچند اور دہ چند والا قصہ صرف اسی سبب سے ہے- [حالانکہ ماہران

طب یونانی نے طے کر دیا ہے کہ عورت کا مزاج سرد و تر ہے- اور یہ عورت کی کم شہوتی کی ایک نہایت مضبوط اور روشن دلیل ہے- اور کیوں نہ ہو سردی قوتوں کو مار دیتی ہے- اور رطوبت ان کو سست اور ڈھیلا کر دیتی ہے- اور خصوصاً اس فعل میں سردی کی ممد و معاون بنجاتی ہے- اور اگر واقعی عورتوں کی زیادتی شہوت کا قصہ کچھ اصلیت رکھتا تو کلام ربانی میں جو دین و دنیا میں سب سے زیادہ معتبر اور قابل استناد ہے یہ نہ ہوتا- کہ ایک مرد چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے- اور کیوں دنیا میں اس کا رواج ہوتا- بلکہ معاملہ برعکس ہوتا- اس کے علاوہ دنیا کے تجربات اور مشاہدات بھی صاف بتاتے ہیں کہ جو عورت پیدا ہوتی ہے وہ کسی مرد کے عقد شادی میں ضرور آتی ہے مگر یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی عورت نے مرد کے نقص کے باوجود اس کو چھوڑ دیا ہو بلکہ ہوتا یہ ہے کہ مرد بدسلوکیاں کیا کرتے ہیں اور خبر گیراں نہیں ہوتے تو وہ بدچلن ہو جاتی ہے- اور یہ بھی اکثر چھوٹی اور نیچ قوموں میں ہوتا ہے- اور وہ بھی کبھی کبھی اتفاقیہ طور پر ورنہ نہیں اور اس حالت میں ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہیں- اور یہ بات تو اکثر دیکھی جاتی ہے کہ اکثر عورتیں باوجود اپنے شوہروں کے نقصان شہوت اور کمی باہ کے بھی ان سے نباہتی ہیں- اور پھر ایسا ایسا نباہتی ہیں کہ کسی پر ظاہر بھی نہیں ہوتا- بہت سی نوجوان عورتیں بیوہ ہوتی ہیں اور پھر وہ دوبارہ شادی نہیں کرتیں پوری زندگی پہلے شوہر کی یاد میں بسر کر دیتی ہیں- اس سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ اگر ان کی خواہشات زیادہ ہوتیں تو ایسے حالات کیوں ظہور میں آتے- مزا یہ ہے کہ مردوں کی خرابیوں اور بے اعتدالیوں کو کوئی دیکھتا ہی نہیں- بنظر انصاف دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ہم جنسوں کے عیوب اور نقائص پر پردہ ڈالنے کے لیے یہ باتیں عورتوں پر تھوپ دی گئی ہیں- اور سب باتوں اور عیبوں کو انہیں کے سر ڈال دیا ہے- حاصل کلام یہ کہ کسی طرح سے عورتوں کی خواہش مردوں سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی، جیسا کہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے اور یہ جو لوگ اس کی خواہش کا راز صحیح صحیح نہیں معلوم کر سکے- عورت کی بدذاتی کی وجہ سے ہے کہ اپنی چالاکی اور خبث باطنی کی وجہ سے صحیح صحیح مرد کو اپنا حال نہیں بتاتی - اور پھر مرد بھی دھوکے میں پڑ کر اس کو زیادہ پرہوس بتانے پر مجبور ہو جاتا ہے- اور یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ اگر کوئی عورت انس و محبت یا اور کسی سبب سے کسی مرد کی ہمراز ہو جاتی ہے اور

Scanned by CamScanner

مرد کو اس فن کے نہ معلوم ہونے کے سبب سے اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر مرد اس فن سے کماحقہ واقف کار ہے۔ تو دونوں طرف کے لطف اور دونوں طرف کی زیادتی محبت کا سبب ہوتا ہے۔ بلکہ قدرت دوسرے فعل پر بھی رکھتا ہے۔ چونکہ دار و مدار اس کام میں زیادتی اور خواہش کی سرعت پر ہے۔ کیونکہ جلد اس کام پر راغب ہونا اور جلد تیار ہو جانا عورتوں کی رغبت کا سبب ہوتا ہے۔ اور اس فن کی معلومات ان کی خواہشات کو کماحقہ پوری کرتی ہے۔ بلکہ صاحبان عقل و ہوش واقفیت فن کو قوت اور کثرت خواہش پر اس لحاظ سے ترجیح دیتے ہیں کہ اس کی وجہ سے عورت کو پوری پوری تسکین ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ قوت شہوت اور کثرت کہاں تک اور کب تک باقی رہے گی آخر کار ختم ہوگی اور آخر کار تھک تھکا کر رہ جائیگا اور اس کام سے معذور ہوگا اور اگر اس فن میں معلومات ہے تو قلت شہوت کچھ نقصان نہ کرے گی اور مرد و عورت میں جدائی ممکن نہ ہوگی اور اگر بدقسمتی سے کسی کو دونوں باتیں نہ حاصل ہوں یعنی نہ تو افزونی قوت و شہوت ہو اور نہ کچھ معلومات ہو تو اس کو اس کام کے پاس نہ جانا چاہیے اور خاص کر اس حالت میں جب کہ کسی فاحشہ سے سابقہ پڑ جائے۔

دوسرے باب کی تیسری فصل

حکمائے متقدمین نے مردوں کی عمر کا حال اس زمانے کے لحاظ سے نہایت اچھی طرح اور مفصل لکھ دیا ہے۔ مگر چونکہ زمانہ موجودہ کے افکار و حوادث ایسے ہیں کہ آسودگی اور اطمینان خاطر باقی نہیں رہا ہے۔ اور اس وجہ سے دل کی وہ انبساطی حالت اور قوائے جسمانی کی طاقت بھی باقی نہیں رہی۔ چنانچہ آپ کے اعضائے جسم اور تندرستی جیسی ہوتی ہے ویسی اولاد کی نہیں ہوتی بچے فی زمانہ کمزور پیدا ہوتے ہیں' اس لیے ضروری ہے کہ بیس برس تک ان کو ان لذتوں اور جماع سے بے خبر رکھنا چاہیے۔ جماع تو کجا عورتوں کی صحبت اور ہم نشینی سے بھی پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ ہم نشینی سے جماع کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ بعدہ تیس برس تک مزاج کے تقاضے اور موزونیت کے مطابق کہ دل کی بے قراری اس پر

دلالت کرتی ہے۔ عمل کرنا چاہیے چونکہ حالت ہر ایک آدمی اور مزاج کی جدا ہوتی ہے۔ مثلاً دموی مزاج والا صحیح اور تندرست خوشحال اور بے فکر اگر دن رات میں ایک مرتبہ مجامعت کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور انہیں صفات کا صفراوی مزاج والا بھی شب وروز میں ایک مرتبہ اس فعل کے مرتکب ہونے کا مجاز ہے۔ اور تندرست اچھے ڈیل ڈول والے بلغمی مزاج کے آدمی کو ایک دن درمیان دے کر اجازت ہے۔ اور سوداوی مزاج والے تندرست آدمی کو چوتھے دن ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تیس برس کی عمر سے چالیس برس کی عمر تک دموی مزاج والا بحسب ضرورت اگر روزانہ نہ کرے تو اچھا ہے۔ اور اسی طرح صفراوی مزاج کو ایک دان درمیان دے کر چاہیے اور بلغمی مزاج اگر ضرورت سمجھے تو ہفتہ میں دو مرتبہ کرے ورنہ صرف ایک بار اور سوداوی اگر ضرورت سمجھے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ورنہ دو ہفتہ میں ایک مرتبہ اور چالیس برس سے پچاس برس کی عمر تک دموی مزاج والا ہفتہ میں ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ دو بار اور صفراوی مزاج والا تندرست آدمی دو ہفتہ میں ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ۔ اور بلغمی مزاج والا تین ہفتہ میں ایک بار اور زیادہ سے زیادہ دو بار اور سوداوی مزاج والا چار ہفتہ میں ایک بار زیادہ سے زیادہ دوبارہ کرسکتا ہے اور پچاس سے لے کر ساٹھ برس تک دموی مزاج والا دو ہفتہ میں ایک مرتبہ اور صفراوی مزاج والا تین ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ اور بلغمی مزاج والا پانچ ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ اور سوداوی چھ ہفتہ میں ایک بار ایسا کرے بلکہ اس کا اس فعل کو ترک کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ اور ساٹھ سے لے کر آخر عمر تک سب مزاج والوں کے واسطے ترک کر دینا بہتر ہے۔

فائدہ غریبہ:

ایک قول کے مطابق تندرست آدمیوں کو تیس برس کی عمر سے چالیس برس تک کے لیے روزانہ ایک مرتبہ۔ دو مرتبہ۔ اور سن وقوف میں ہر مہینے میں دو تین بار اور سن کہولت میں چالیس برس کے بعد کمزوروں اور ان لوگوں کو جو پورے تندرست نہ ہوں یہ کام ترک کر دینا چاہیے۔ اور دموی مزاج والے کا شباب بہ نسبت دوسرے مزاج والوں کے زیادہ قوی ہوتا ہے اور جماع سے اس کو زیادہ نقصان نہیں پہونچتا۔ اور صفراوی کو بہ نسبت دموی کے

کچھ زیادہ اور بلغمی اور سوداوی کثرت جماع کے قابل نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ دونوں مزاج پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ بہرحال کمی بیشی جماع کی مزاج پر موقوف ہے۔ جس قدر کہ طبیعت کا تقاضا ہو۔ اور مادہ منویہ کی کثرت مجبور کرے کرتا رہے۔ مگر نہ ایسا کہ یہ تکلف اس کام کا مرتکب ہو۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بلغمی مزاج کو سوداوی پر اس حالت میں ترجیح ہے جب کہ خون اور صفراء سے مرکب نہ ہو اگر مرکب ہے تو وہ بلغمی سے مرجح قرار دیا جائے گا۔

تنبیہ: [واضح رہے کہ منی کے خانے (یعنی جہاں جہاں منی رہتی ہے) تین چار یا زیادہ سے زیادہ پانچ بار میں حسب ترتیب مزاج خالی ہو جاتے ہیں۔ اور اس خون صالح کے جو کہ جسم کی غذا ہوسکتا ہے زیادہ خرچ کرنے کی حالت میں بڑی دشواری ہے۔ اس کی تلافی مدتوں میں ہوتی ہے۔ بہرحال اس لکھی ہوئی تعداد سے زیادہ جماع نہ کرنا چاہیے۔ اور ہمیشہ محتاط رہنا ضروری ہے۔ درصورت عدم توجہ کسی مرض میں مبتلا ہونیکا بھی اندیشہ ہے اور شہوت کا کم ہونا اس کے علاوہ ہے] اس زمانہ کے بچوں کا عجب حال ہے کہ پیدا ہوتے ہی دس بارہ برس کی عمر سے اس کام میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بیس برس کی عمر تک اپنی قوت رجولیت کو بالکل ضائع کر بیٹھتے ہیں اور امراض جسمانی میں گرفتار ہو کر طرح طرح کی رسوائیاں اٹھاتے اور مصائب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس پر زمانے کے افکار و حوادث اور بھی ستاتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ نسلیں کمزور اور تباہ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بزرگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے خبرگیراں رہیں۔ اور بیس برس تک صحبت بد اور جماع سے بچائیں۔ بیس برس کے بعد شادی کریں اور پھر بھی جابجا امور کی نگرانی کرتے رہیں اور ہمیشہ نصیحتیں کر کے نتائج بد سے آگاہ و خبردار کریں نہ یہ کہ منہ میں گھونگنیاں بھر کر بیٹھ جائیں۔ اور ان کو ان کے جائز و ناجائز امور کا مختار بنادیں۔ اور پھر ان کو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے۔

دوسرے باب کی چوتھی فصل

عقلمند اور سلیم العقل لوگ سمجھتے ہیں کہ آدمی کے سنوں میں ہر سن اور ہر عمر کے واسطے کچھ لوازم اور خصوصیات ہوتی ہیں- چنانچہ بچپن کا تقاضا ہوتا ہے کہ زیادتی کے ساتھ خوشی کی طرف مائل رہے جیسے فصل ربیع کا خاصہ ہے کہ اس میں سرور و انبساط اور نشہ و سرور کی طرف رغبت ہوتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے- ذہن میں عقائد مضبوطی کے ساتھ جگہ پائے ہوئے نہیں ہوتے- اچھے برے کی تمیز اور تجربے نہیں ہوتے- مگر جوانی میں حرارت تیزی کی طرف اور اس کا مزاج خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے- اور اسی کا تقاضائے طبیعی سرور کی طرف ہوتا ہے اور سرور کا اقتضا یہ ہوتا ہے کہ عیش و عشرت زیادہ ہو اور تعیش پسندوں کی صحبت رہے- اس سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ کچھ علم و فن اور منافع عقلیہ حاصل کیے جائیں- بلکہ مقصد صرف حصول لذت جسمانی ہوتا ہے- اسی وجہ سے ہنسی مذاق اور کھیل کود کی باتیں جوانوں کو زیادہ تر پسند ہوتی ہیں- رہے ادھیڑ لوگ ان میں اگرچہ حرارت بہ نسبت جوانوں کے کم ہوتی ہے- مگر اس میں بوڑھوں کی طرح کمی اور نقصان شروع نہیں ہو جاتا- اسی وجہ سے محبت' شجاعت صداقت وغیرہ میں ان کے اخلاق درمیانی ہوتے ہیں- مگر بمقابلہ ان کے بڈھوں کے مزاج پر سردی اور خشکی غالب ہو جاتی ہے- اور پوری عمر کے تجربات ان کو حاصل ہوتے ہیں- اسی واسطے ان کے مزاج میں ایک استحکام پیدا ہو جاتا ہے اور واہی اور فضول باتیں اور قصے ان کے نزدیک کوئی درجہ اور وقعت نہیں رکھتے- اور عقلی دلائل اور امور کی صحت کی طرف ان کی توجہ ہوتی ہے اور نصائح ان کے واسطے لابدی ہو جاتے ہیں- کہ اپنے تجربات اور معلومات کی بنا پر دوسروں کو سمجھاتے رہتے ہیں-

دوسرے باب کی پانچویں فصل

واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ نے مرد کو قوائے شہوانی کے معاملہ میں عورتوں پر ترجیح دی ا

Scanned by CamScanner

ہے اور ان کی قوت و سرعت بمقابلہ عورتوں کے زیادہ اور جلد ہوتی ہے۔ اور اس کا ثبوت بدیہی باتوں سے ملتا ہے۔ کسی دلیل اور حجت کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اس پر بھی مرد بہ نسبت عورت کے جلد منزل ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ لذت کی سرعت اور جلدی کثرت منی پر دلالت کرتی ہے اور منی کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کی تولید کی زیادتی خلقی پیداواری کی ترقی کا سبب ہے بہ نسبت عورتوں کے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مردوں کی منی کمر سے آتی ہے اس واسطے سرعت شہوت ضرور ہوتی ہے۔ مگر جگہ کے قرب کی وجہ سے اس کو قیام کم ہوتا ہے۔ لہٰذا جلد منزل ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جس قدر شہوت اور لذت زیادہ ہوگی اسی قدر انزال منی زیادہ تر ہوگا۔ نیز مردوں کے مزاج کی حرارت بھی سرعت انزال پر معین ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے اب لیجئے عورتوں کو ان کی منی پستان اور سینے سے آتی ہے۔ راستہ کی دوری اور جگہ کے بعد کے سبب سے وہ بہ دیر جوش میں آتی ہیں اور کمی تولید مادہ منویہ اس بات کی دلیل ہے کہ اصل پیدائش میں مادہ منویہ کم ہوتا ہے اسی لیے عورت بہ نسبت مرد کے بطی الانزال ہوتی ہے۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ عورت کا مزاج سرد و تر ہے اور وہ ان امور میں مددگار رہتا ہے۔

پہلے مقالے کا تیسرا باب

حکیم علی الاطلاق خداوند جل و علا کی حکمت کاملہ اس کی داعی ہوئی کہ مردوں کے خصیے باہر رکھے اور عورتوں کے اس کے مقام مخصوص کے اندر دونوں طرف رکھے گئے۔ اس سے یہ فائدہ پہنچا کہ عورت و مرد دونوں ایک ہی ساتھ یا قریب قریب منزل ہوں تو استقرار حمل ہو سکے۔ کیونکہ مرد کی منی گرمی اور تیزی مزاج مرد کے سبب سے جلد حرکت میں آ جاتی ہے۔ اور دراں حالیکہ مرد کے انثیین بھی اندر ہوتے تو بدن کی حرارت جسے جماع کی حرکت اور جنبش اور بھی مشتعل کر دیتی ہے بہت جلد مرد کی فراغت کا باعث ہوتی۔ اس واسطے ان کو باہر کی جانب رکھا گیا۔ تاکہ وہ جسم کی حرارت سے دور رہیں۔ پھر چونکہ

Scanned by CamScanner

خارجی سردی سرعت انزال کی مانع ہوتی ہے- کیونکہ جمی ہوئی چیز کثیف اور غلیظ ہوتی ہے- اور عورت کی منی پتلی اور ٹھنڈی ہوتی ہے- یہی سبب اس کی بطی الانزالی کا ہے- لہٰذا اگر اس کے دونوں بیضے بھی مرد کی طرح باہر ہی ہوتے تو وہ رحم سے دور ہونے کے سبب اور حرارت جسمی سے گرم نے ہونے کی وجہ سے علی الخصوص حرکت جماعی سے کم اثر قبول کرنے کے باعث اس کو اور بھی زیادہ بطی الانزال بنا دیتے- اس لیے خدا نے ان کو اندر رکھا تا کہ بدن کی حرارت اور جماع کی حرکت اس کی منی کو پگھلا کر اس کے انزال کو بھی کچھ سریع کر سکیں- اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ موجودہ صورت کے خلاف ہونے کی حالت میں- مرد و عورت کے انزال میں موافقت نہ ہوتی - اور جب یہ ہوتا تو حمل بھی قائم نہ ہو سکتا- اور چونکہ حمل ہی باعث ترغیب طبع خاص و عام اور سبب لذت ہے اس لیے آفرینش عالم میں کمی اور خامی ہوتی پھر صنعت سے ہمیشہ صانع کا پتہ چلتا ہے- اس میں ایک نقص ہوتا-

تیسرے باب کی پہلی فصل

جتنے چلنے والے جانور ہیں ان کے برخلاف آدمی کے عضو مخصوص کے ڈھیلا رہنے کے باوجود بھی ظاہر رہنے کا سبب یہ ہے کہ خدائے کریم نے ہر جانور کے کمر اور شکم کی ظاہری جگہ کے درمیان میں کچھ فصل رکھ دیا ہے کہ آلہ خاص کے ڈھیلے ہونے اور سمٹ جانے کے وقت وہ فاصلہ اس کے لیے گنجائش پیدا کر سکے اور جب اس میں کھنچاؤ اور تناؤ پیدا ہو تو وہ بآسانی نمودار ہو جائے- ان سب جانوروں کے خلاف آدمی کے اندر وہ خلا اور وہ فاصلہ نہیں رکھا ہے کہ سکڑنے پر وہ چھپ سکے یہی باعث ہے کہ وہ ظاہر رہتا ہے-

تیسرے باب کی دوسری فصل

جیسا کہ فصل گزشتہ میں بیان کیا گیا کہ آدمی کا عضو باوجود ڈھیلے ہونے اور چھوٹے پڑنے کے بھی بخلاف دوسرے پاؤں سے چلنے والے جانوروں کے باہر ہی رہتا ہے- یہ

Scanned by CamScanner

دراصل انسان اور دوسرے جانوروں میں ایک علامت فارق اور فرق امتیازی ہے بلکہ دوسرے اعضائے انسانی میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ انتشار کے وقت اس قدر لمبائی اور موٹائی پیدا ہو جائے اور سکڑنے کے وقت اس قدر قصر اور دبلا پن آ جائے- یہ اس حکیم مطلق کی ایک حکمت ہے کہ ایک ہی عضو کو یہ دو حالتیں عطا فرمائی ہیں کہ ضرورت پر صورت بدل جاتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اگر صرف پیشاب ہی کے لیے یہ عضو ہوتا تو اس کی کیا ضرورت پڑتی کہ اس میں دو خواص رکھے جائیں- بلکہ جلد میں اگر ایک سوراخ رکھدیا جاتا اس سے بھی پیشاب ہوسکتا تھا- جیسے کہ عورتوں اور خواجہ سراؤں کے یہاں ہوتا ہے- صاف ظاہر ہے کہ اس عضو کی پیدائش لمبائی کی صورت میں اس لیے ہے کہ منی فم رحم تک پہنچ سکے کیونکہ توالد و تناسل کا سلسلہ اسی سے قائم ہے- اور ایستادگی کی صورت میں اس کی خلقت کی کوئی خاص وجہ نہ تھی کیونکہ ایستادگی عندالحاجت ہو ہی جاتی ہے اور ڈھیلے پن اور سکڑے ہونے کی پیشاب کے دفع کرنے کے لیے ضرورت زیادہ ہوتی ہے اس لیے اسی صورت میں پیدا کیا گیا جس کی ضرورت زیادہ تھی- اس کا دونوں باتوں کے لیے پیدا ہونا ضروری تھا تو جوہر لحمی سے اس کو بنایا گیا-

تیسرے باب کی تیسری فصل

خدائے کریم نے قضیب میں تین راستے پیدا کیے- سب سے اوپر پیشاب کا راستہ دوسرا اس کے بعد مذی کا- تیسرا منی کا راستہ- اور قضیب کے سر کے پاس آ کر یہ تینوں رستے مل گئے- رہی ودی اس کا اور پیشاب کا راستہ ایک ہے یہ ایک چپچپی رطوبت ہے- جو پیشاب کے ارادہ کے وقت نکلتی ہے تاکہ رستہ کو چکنا کر دے- چونکہ پیشاب میں تیزی ہوتی ہے اور دیر تک اس راستے سے گزرتا ہے اس واسطے رطوبت لزجہ کی ضرورت ہوئی کہ پیشاب کی تیزی کا راستے پر کوئی اثر نہ پڑے اور زخم وغیرہ نہ ہو اور چھل نہ سکے- کیونکہ لعابیت اس کی تیزی کو فنا کر دیتی ہے- اور ودی اس غدود سے پیدا ہوتی ہے جو مثانے کی گردن کے پاس ہوتا ہے- اور اس کے نکلنے کا سبب یہ ہے کہ جب پیشاب آنے

Scanned by CamScanner

کو ہوتا ہے تو وہ غدود بھیجتا اور نچڑتا ہے اور یہ رطوبت اس سے نکلتی ہے اسی لیے پیشاب اور ودی کا راستہ ایک ہی رکھا گیا- یہی ودی جب بہت ہو جاتی ہے تو گاڑھی ہو جاتی اور بعد پیشاب کے بھی بہتی ہے- اور مذی وہ رطوبت ہے جو منی کے رستے کو نرم اور چوڑا کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے- یہ ابتدائی شہوت جماع میں بہتی ہے مگر ایسا جب ہوتا ہے کہ مادہ مذی زیادہ ہوتا ہے- اس لیے یہ پہلے نکلتی ہے- مگر کبھی مذی صرف اسی قدر ہوتی ہے کہ وہ مجرائے منی کو نرم کر سکتی ہے- اور باہر نہیں نکلتی اور مجریٰ مذی کا منی سے اس واسطے علیحدہ رکھا گیا ہے کہ وہ منی میں نہ ملے اور مادہ منی کو فاسد نہ کرے اور مذی کے جاری ہونے اور اقساع کا فائدہ یہ ہے کہ منی کے خروج کا زمانہ طویل مجرے کے عدم اقساع کی حالت میں منی کے مزاج کو فاسد کر دیتا- اور اس صورت میں حمل نہ قرار پا سکتا جو جماع کا مقصود بالذات ہے- اور اس کا مجرا مجرائے منی سے اوپر اس واسطے رکھا گیا کہ اوپر سے نیچے کی چیز بآسانی اثر قبول کر کے نرم ہو سکتی ہے اور اگر اس کے برخلاف ہوتا تو یہ آسانی نہ ہوتی- اور مذی کے نکلنے کا سبب یہ ہے کہ شہوت جماعی کا آغاز ہوتے ہی عضو مخصوص کے تمام اجزاء حرکت اور ایستادگی کے لیے آمادہ ہوتے ہیں- اور اس حرکت سے وہ غدود جو مثانے کی گردن میں ہے دبتا اور بھچتا ہے- اور یہ رطوبت اس سے نکلتی ہے- منی کی طرح مذی اور ودی کے پیدا ہونے کے اسباب کو بہت تلاش کیا گیا مگر پتہ نہ چل سکا- میرے خیال ناقص میں شاید یہ دونوں رطوبتیں غذائے انثیین کے فضلات میں سے ہیں- جیسا کہ شیخ نے غذائے انثیین کے فضلے کو تو لکھا ہے- مگر اس کے دفع ہونے کی کیفیت اور تشریح نہیں لکھی- شاید وہ اسی راستے سے دفع ہوتی ہو- اور مذی کے منی کی طرح سفید نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے- کیونکہ شیخ کی تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو رطوبت اصلی سفید نہیں ہوتی اور مقام منی میں پختہ نہیں ہوتی- وہ مجازی منی کہلاتی ہے- کیونکہ وہ منی سے مشابہ ہے اور یہ منی مجازی خصتیین کا فضلہ ہے-

Scanned by CamScanner

تیسرے باب کی چوتھی فصل

جاننا چاہیے کہ تمام افعال خصوصاً افعال جماعی دو طرح کے ہوتے ہیں- ایک تو طبعی جو اصلی مزاج کے تقاضے سے ظاہر ہوتے ہیں- اور دوسرے وہ افعال جو بہ تکلیف محنت نفس اور تعلیم عقل سے صادر ہوتے ہیں- دوسری قسم کے افعال سے امور طبیعی اصلی خلقی باطنی پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا اس لیے کہ وہ امور طبعی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوئے- بلکہ وہ دوسری چیز ہے-

نکتہ:

چونکہ ہر حرکت کے لیے کسی حرکت دینے والے کے وجود کو ماننا پڑے گا- اس لیے شہوت جماع کے حرکت دینے والے روح- ریح- اور خون قرار پائے ہیں-

پہلے مقالے کا چوتھا باب

ریح- روح- اور خون سے انتشار اس سبب سے پیدا ہوتا ہے- کہ آلہء تناسل کی ساخت میں مقامات کو خالی رکھا گیا ہے- اور اس میں مصلحت یہ ہے کہ اس سے وہ سختی اور کشادگی اور طول کو جلد قبول کرتا ہے ایسی صورت میں جب اس میں روح اور ریح اور بہت سا خون اور روح شہوانی اور وہ روح جس سے آلہ کو حس اور لذت محسوس ہوتی ہے- داخل ہوتے ہیں تو عضو مخصوص کی چوڑائی اور لمبائی بڑھاتے اور کافی طور پر اس کو پھلا دیتے ہیں مگر یہ بات چھے میں نہیں ہوتی- اس لیے کہ اس میں جو رگیں اور پٹھے ہیں وہ اس بسط و کشادگی کو جلد قبول نہیں کرتے- کیونکہ اگر یہ کشادہ ہوتے اور یہاں مسامات اپنے تنگ نہ ہوتے تو روح اور ریح جو فعل انتشار کے لیے اس میں داخل ہوتے ہیں وہ جلد تحلیل ہو جایا کرتے اور جماع سے پہلے ہی یہ صورت ختم ہو جاتی- اور پھر انتشار بھی ختم ہو جاتا- اسی طرح صانع مطلق نے قضیب کے سر پر کہ اس کے اوپر کی طرف منی اور پیشاب کا راستہ

ہے ایک کھال بھی پیدا کی اور اس کے مسامات بھی بہت زیادہ تنگ رکھے تاکہ ریاح اور ارواح جو کہ انتشار کے وقت اس میں جمع ہوتی ہیں- بندر ہیں اور جماع سے پہلے تحلیل نہ ہوسکیں اور جماع اچھی طرح سے ہو سکے- سرقضیب پر مسامات کی تنگی کی یہی وجہ ہے تمام و کمال آلہ کے مسامات اگر تنگ ہوتے تو انتشار نہ ہوسکتا- اور یہ چوڑائی اور لمبائی نہ پیدا ہوسکتی۔ انتشار کی بھی دو قسمیں ہیں- طبعی یا غیر طبعی- انتشار طبعی کے لیے روح ریح اور خون کا موجود ہونا لازمی ہے ان تینوں چیزوں کے بغیر محالات سے ہے اس واسطے کہ اگر انتشار صرف روح سے ہوتا تو وہ بہت خفیف ہوتا- کیونکہ پھیلاؤ اور پھولنا ریح کے سبب سے ہوتا ہے- اور سختی خون کی وجہ سے اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لیے بہت زیادہ لذت کے ساتھ حاصل ہوتا- کیونکہ روح لطیف ہے- اور اگر تنہا خون سے یہ انتشار ہوتا تو یقینی وہ دیر تک رہ سکتا تھا- اور اس میں سختی بھی ہوتی- مگر تیزی اور لذت اور پوری پھیلاوٹ اور طوالت نہ ہوتی- کیونکہ یہ دونوں چیزیں روح اور ریح سے متعلق ہیں اور یہ بھی ممکن تھا کہ خون کے بھر جانے کیوجہ سے مجریٰ منی بند ہو جاتا- اور اگر صرف ریح سے انتشار ہوتا تو پھیلاوٹ تو ضرور بہ نسبت دونوں کے زیادہ ہوتی- مگر نہ لذت ہوتی نہ پائداری اور سنگینی پیدا ہوتی- اور اگر ان تینوں چیزوں میں سے دو دو چیزیں مل کر بھی انتشار ہوتا تو بھی وہ طبعی نہ ہوتا کیونکہ صرف روح اور ریح کے ملنے سے تو سختی نہ پیدا ہوتی- اور اگر خون اور روح مل کر انتشار پیدا کرتے تو ریح کے نہ ہونے سے کشادگی اور پھیلاؤ نہ ہوتا- اور اگر خون اور ریاح ہوتے تو احساس اور لذت معدوم ہوتی- اور یہ بھی طبعی قسم ہے کہ بعضوں کی جھندہ رگوں کی گرمی سے انتشار ہو- جس وقت کسی سبب سے روح اور ریح اور خون ان کی طرف کھنچ آتے ہیں تو ایسا ہوتا ہے- کیونکہ حرارت کشش رکھتی ہے- حالت جماع میں تینوں روحوں یعنی دماغی روح اور قلبی روح- اور طبیعی روح میں سے کسی کی زیادتی کی اس طرح تمیز ہوتی ہے کہ اگر جماع میں لذت کی کثرت ہوتو وہ روح قلبی کی زیادتی کا نشان ہے- کیونکہ روح قلبی بغیر خون شرائینی کی ہمراہیت کے نہیں آتی ہے کیونکہ وہی اس کے رہنے کا مقام ہے- اور شرائین کا خون لذت جماع کا باعث ہے- اور دماغی روح کی زیادتی کی یہ پہچان ہے کہ عورت اور مرد کے مقامات کے ملنے اور آمد و رفت عضو میں لذت زیادہ محسوس ہو- اور

روح طبعی کی علامت انتشار کامل ہونا - ان باتوں کے بیان سے انتشار طبعی میں روح اور ریح اور خون شرائینی کا ہونا ثابت ہوا - اور کبھی صرف روح اور خون شرائینی انتشار کامل کا باعث ہوتے ہیں - جیسا کہ شباب کے زمانے میں یا اپنی محبوبہ سے جماع کرنے کی لذت میں اور غیر طبعی انتشار وہ ہے کہ بچپن یا بڑھاپے یا مدت تک ترک جماع کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے - اور اس میں طبیعت کی خواہش اور ارادے کو دخل نہیں ہوتا - اور اس قسم کے انتشار میں نہ سختی ہوتی ہے اور نہ مضبوطی اور کبھی کبھی ایسا ریح غلیظ کے جمع ہونے سے بھی ہوتا ہے - جیسا کہ مرض فریسموس میں ہوتا ہے کہ انتشار ہر وقت رہتا ہے - غرض جس انتشار میں یہ تینوں چیزیں روح، ریح اور خون شرائینی نہ ہو وہ غیر طبعی ہے - یا اگر فرض کر لیا جائے کہ انتشار کی باعث فقط وہ ریح ہے جو کہ خود عضو میں پیدا ہوتی ہے - اور دوسرے اعضا کی ریاح کو اس سے کوئی تعلق نہیں تو پھر بچہ کو بالغ ہونے کے زمانے تک انتشار نہ ہوتا - کیونکہ بچپن کے زمانے میں وہ حرارت ہی نہیں ہوتی - جو رطوبات فضلیہ کو ریاح بنائے اور پھر تحلیل کر دے اور اگر نفس قضیب ہی کی ریح سے انتشار ہوا کرتا تو پھر یقینی زیادہ نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں کے زیادہ کھانے سے انتشار میں کوئی زیادتی نہ ہوتی - حالانکہ صورت موجودہ ایسی نہیں ہے - ہاں نفس آلہ تناسل کی ریح کی تولید کی نسبت ہوسکتا ہے کہ وہ خود قضیب اور بیضوں کی رگوں میں ان مقامات کی حرارت سے جس سے منی کا مادہ پکتا ہے پیدا ہوتی ہو - مگر روح ان جگہوں میں پیدا نہیں ہوتی - کیونکہ زندگانی کے لحاظ سے ان تینوں اعضائے رئیسہ یعنی دل - دماغ، جگر کے علاوہ اور کوئی روح کے رہنے کا مقام نہیں - اور تمام اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فوطوں کو رئیس اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے نوع انسانی کی بقا ہوتی ہے - نہ یہ کہ وہاں روح پیدا ہوتی ہے - انہیں وجوں سے یہاں روح کا پیدا ہونا غیر ممکن ہے - انتشار کا اصل سبب جماع ہے - اور اس فعل کا باعث طبیعت خون شرائینی - اور مادہ ریح ہے جس سے آلہ تناسل میں سختی درازی اور پھیلاؤ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - روح اور استادگی کی ظاہری حالت اور نفس قضیب کی پیدا شدہ ریح اس کی مددگار ہوتی ہیں - پیدائش کے لحاظ سے فضول رطوبت کا موجود ہونا لازم ہے مگر یہ رطوبت وہ نہیں ہے جس کو مذی یا ودی کہا جاتا ہے جب کہ عضو خاص میں حرارت پہونچتی

ہے تو یہ رطوبت ریح بن جاتی ہے اور فضول رطوبت کی موجودگی پر اس کی نرمی گواہی دیتی ہے۔]

نکتہ:

منی کا راستہ اعتدال سے بنایا گیا ہے۔ بلکہ کچھ پتلا بھی ہے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ خارج ہوتی ہے تو وہ بہ آسانی نکل سکے۔ اگر مقدار موجودہ سے زیادہ پتلا راستہ ہوتا تو منی کے خارج ہونے میں دشواری ہوتی اور نہ صرف دشواری اور تکلیف بلکہ وہ نکل بھی نہ سکتی اور نرمی کی دلیل یہ ہے کہ وہی راستہ پھر بعد اخراج بہ آسانی مل بھی جاتا ہے۔

چوتھے باب کی پہلی فصل

اسباب لذت کو دو جنسوں میں محدود کیا ہے۔ پہلی جنس وہ ہے کہ دفعتاً پیدائشی مزاج میں تغیر پیدا کردے۔ اور دوسری وہ ہے اتصال طبعی کو فوراً واپس لاتی ہے اور جو کہ دفعتاً واقع نہ ہو اس سے حس پیدا نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے نہ لذت حاصل ہوتی ہے نہ تکلیف۔ جیسے مادہ منویہ کے جمع ہوتے ہوئے کوئی لذت نہیں ہوتی بلکہ اس کے نکلتے وقت لذت آتی ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ جمع ہوئی اور یک لخت نکل جاتی ہے۔ کیونکہ معلوم کرنے والی قوت معلوم ہونیوالی چیزوں کو اتنا ہی معلوم کرتی ہے جتنی کہ اس کے واسطے موزوں ہوتی ہے اور جو دریافت ہونے کی قابل ہی نہیں ان کو معلوم نہیں کرتی اور منی کا راستہ پتلا اور نرم ہونے کی وجہ سے منی کی تیزی کا اثر قبول کرتا ہے اور ایک گونہ تکلیف کا احساس اس سبب سے ہوا کرتا ہے کہ وہ راستہ جو متصل اور ملحق ہے منی کی تیزی کی وجہ سے کھل جاتا ہے۔ اور بعدہ منی کے لیسدار اور چیپ دار ہونے کی وجہ سے مل بھی جاتا ہے اور اس تفرق اتصال یعنی کھلنے اور بند ہونے کا سبب مادہ منویہ کی تیز تر حرکت ہے۔ جس کے سبب سے مزا آتا ہے۔ اسی اتصال کی وجہ سے عورتوں کو ایک قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ رحم کی جلد خود ذی حس ہے۔ عورت کی منی جو اس پر جاری ہوتی اور بہتی ہے اسی

سے ایک لطف حاصل ہوتا ہے وہ یک بیک کھلتا اور پھر اس کے لیس اور چیپ سے بند ہو جاتا ہے اور جماع کا اثر اور احساس مردوں اور عورتوں میں مزاج کی مناسبت سے ہوتا ہے۔ کسی کا مزاج قومی ہے تو اس کو اس کے اثرات قوی ہوتے ہیں اور نہیں تو نہیں اور یہ حالت کرنے والے اور کرانے والے کے لیے برابر ہے۔ بعض لوگوں کو جو جماع زیادہ کرتے ہیں کچھ زیادہ لطف حاصل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر وقت اس خیال میں رہتے ہیں اور وہ خیال اس کی ایک صورت پیدا کر کے زیادہ لطف کا سبب ہو جاتا ہے۔ اور شوق جماع بھی طرف رہبر ہوتا ہے۔ عضو مخصوص کے حس دار پٹھوں سے منی گزرنے کے سبب سے بھی مرد کو لطف آتا ہے کیونکہ احساس کی طاقت مادہ منی کی تیزی کو معلوم کر کے لذت پہنچانے کی معین ہوتی ہے۔ جیسا کہ خارش میں ہوتا ہے۔

چوتھے باب کی دوسری فصل

بہت سے طبیبوں نے لڑکے اور لڑکی کی پیدائش کی وجہ عورت و مرد کے منی کے غلبہ کو بتایا ہے۔ یعنی مرد کی منی سے تو حمل قائم ہوتا ہے اور عورت کی منی اس کو قبول کر لیتی ہے پھر اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو گی تو لڑکا پیدا ہو گا اور نہیں تو لڑکی۔ ہم تفصیل کے ساتھ مولود کی پیدائش کا حال لکھتے ہیں۔ ضرورت کے وقت اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ جب زن و مرد دونوں اپنے مزاج کی پختگی کے درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور مردانہ اور زنانہ قوتیں مزاج اور منی میں کمال پر پہنچ چکی ہوں اور منی میں کوئی خامی باقی نہ ہو۔ اور چونکہ مزاج مختلف ہیں اس واسطے ہر آدمی مختلف وقتوں میں اپنی پختگی پر پہنچتا ہے۔ [مردوں کی قوت تیس برس میں حد پینتیس برس میں پوری ہو جاتی ہے کیونکہ طبیبوں نے از روئے اختلاف فریقین بچپن کی عمر کو بیس تک سمجھا ہے اور اس زمانہ میں یہ پختگی بیس برس انتہائی پچیس برس میں ہوتی ہے۔ اور عورتوں کے مزاج کی انتہاء بیس سال انتہائی پچیس سال ہوتی ہے۔ اور اگرچہ اس بات کی شناخت دوسری علامتوں سے جنہیں ماہران علم طب جانتے ہیں ممکن ہے۔ مگر ظاہری علامت یہ ہے کہ پسینے کی بو کو کپڑے سے

Scanned by CamScanner

سونگھا جائے۔ یہ بات صاف معلوم ہو جائے گی۔ جب تک کہ ماں باپ کا مزاج اپنی حالت پر نہ پہنچا ہو اس حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ زنانہ مزاج یعنی ہجڑے کی طرح ہوگی اس کی تفصیل تیسرے مقالے میں لکھی گئی ہے [زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ لڑکے کا حمل سیدھی طرف اور لڑکی کا بائیں جانب قرار پاتا ہے۔ اور اس کے خلاف بہت کم ہوا کرتا ہے] جب کہ مرد کے موئے زیر ناف نکلیں اور وہ حد بلوغ کو پہونچے اور اس وقت داہنا بیضہ بڑا ہو تو بیشتر اس کے یہاں لڑکے پیدا ہوتے ہیں اور بایاں بیضہ بڑا ہو تو اس کے خلاف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر چہرہ نرم اور سفید ہو اور بلغمی مزاج کی علامات نمایاں ہوں منی لیسدار گاڑھی ہو تو یہ اس بات کی دلیل اور شناخت ہے کہ اولاد زیادہ اور نرینہ پیدا ہوگی اس واسطے کہ بلغم کی وجہ سے مزاج میں سردی ہوتی ہے اور سردی اور رطوبت سے منی میں گاڑھا پن پیدا ہوتا ہے اور سردی جماتی ہے اور گاڑھا کرتی ہے۔ اس قسم کی منی لڑکے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہے۔ خاص کر مردوں کی منی کس واسطے کہ وہ عورتوں کی منی سے زیادہ گاڑھی ہوتی ہے۔ اسی کے مردوں کا مزاج عورتوں سے خلقتاً زیادہ قوی ہوتا ہے اور بلغمی مزاج کا اثر جو منی میں ہو اور غلط پیدا کر دے وہ ضرور عورتوں کی منی پر غالب ہوگی۔ بعض تجربہ کاروں نے لکھا ہے کہ مرد ہو یا عورت جس کی منی پہلے رحم میں داخل ہوگی اسی کی مناسبت سے اولاد پیدا ہوگی۔ یعنی اگر مرد کی منی پہلے داخل ہوئی اور اس کو غلبہ حاصل ہوا تو لڑکا نہیں تو لڑکی پیدا ہوگی۔ مگر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کی منی اگرچہ پہلے داخل ہو مگر وہ عورت کی منی کے برابر زوردار یا غلیظ نہ ہو تو ان نقائص کے لحاظ سے اولاد کی پیدائش میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہو جائیگا۔ مثلاً یہ کہ مرد کی منی چاہے مقدار میں کم ہو مگر زور میں زیادہ ہو اور اس کی طاقت مزاج کے لیے کافی ہو تو لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر اعضا یا شکل اور طور طریق میں لڑکیوں کی طرح ہوگا۔ اور اگر اس کی قوت مزاج سے زیادہ نہ ہوگی تو تمام اعضا تو مردوں کے مانند ہوں گے۔ مگر صورت اور اس کے طور طریقے لڑکیوں سے ملتے جلتے ہوں گے اور اگر مرد کی منی کم بھی ہو کمزور اور پتلی بھی ہو تو چاہے وہ رحم میں پہلے ہی کیوں نہ داخل ہو مگر اس کا نتیجہ کچھ نہیں اس وقت بھی لڑکی ہی پیدا ہوگی۔ اور اس کی تمام حرکات وغیرہ بھی زنانہ ہوں گے۔ مگر یہ بھی امکان ہے کہ اعضا یا اور کسی خاص بات میں مردانہ جھلک پائی جائے علیٰ ہذا

عورت کی منی پر بھی اس کے برخلاف حکم لگایا جاتا ہے- اور حقیقت امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ کی قدرت کاملہ کو کسی قاعدۂ قانون کا پابند کرنا ایک حماقت ہے- وہ جو چاہے کرے یہاں جو کچھ لکھا گیا وہ ازروے مناسبت مضمون لکھا گیا ہے:[واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مرد کی ناک کے سیدھے نتھنے سے سانس چل رہی ہو اور اس وقت وہ جماع کرے تو ضرور وہ عورت پر غالب رہے گا- مگر شرط یہ ہے کہ عورت کا بایاں نتھنا چل رہا ہو اس حالت میں اولاد نرینہ پیدا ہوگی- اور اس کے برخلاف لڑکی-] چونکہ ان باتوں کو بھی جانتے ہیں، لہٰذا زیادہ طول و تفصیل بیکار ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حمل اس جماع سے قائم رہے گا جو طاق تاریخوں مثلاً ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ وغیرہ میں کیا جائے اور دن- اتوار- منگل- جمعرات کا پڑے تو امید ہے کہ اولاد نرینہ ہی پیدا ہوگی اور اس کے برخلاف یعنی جفت تاریخوں میں دوشنبہ، چہارشنبہ جمعہ کے دن جماع سے حمل قرار پانے میں اولاد لڑکی ہوگی- تو لازم ہے کہ جماع کے بارے میں ان قواعد اور تاریخ دنوں وغیرہ کا خیال رکھے- اگر طاق تاریخ مذکورہ دنوں سے مطابق نہ ہوں تو پھر دنوں کا خیال رکھیں- کیونکہ دنوں اور مہینے کے عروج اور زوال میں خاص خاص خاصیتیں ہیں جو مولود کی ہر چیز پر خاص اثر ڈالتی ہیں- ہم طوالت کتاب کے لحاظ سے اس مبحث کو طویل نہیں کرنا چاہتے-]

چوتھے باب کی تیسری فصل

اللہ پاک جل شانہ نے خیال کو بڑی قدرت عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ ان خیالات اور خیالی شکلوں کا مولود کی خوبصورتی بدصورتی پر بھی اثر پڑتا ہے جو جماع کے وقت دل و دماغ میں موجود ہوں- ان کے دلائل تک موجود ہیں جو دراصل نہایت عجیب و غریب ہیں مثلاً- امام جمال الدین ترکستانی نے بیان کیا ہے کہ امام نجم الدین خوارزمی کی لڑکی کے یہاں ایک عجیب و غریب بچہ پیدا ہوا تھا کہ تمام جسم سانپ کا سا تھا اور سر اور چہرہ آدمی کا سا تھا- وہ دودھ پی کر ایک حوض میں جا بیٹھتا تھا اور پھر سانپ ہی کی طرح نکل کر

اپنی ماں کے پاس دودھ پینے کے لیے آتا ہے- اور پھر حوض میں واپس ہوتا تھا- اسی طرح ایک مہینے کا عرصہ گزر گیا- اس درمیان میں مفتیوں سے فتویٰ لیا گیا- اور وہ مار ڈالا گیا- اس کی ماں سے اس عجیب و غریب صورت کے وجود میں آنے کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ سانپ کو دیکھ کر خوف کھا گئی تھی- اور جماع میں منزل ہوتے وقت مجھے وہی خیال بندھا رہا تھا- [اسی واسطے عقلمندوں نے مشورہ دیا ہے کہ جماع کے وقت اچھی اور خوشنما صورتوں کا خیال رکھا جائے اور اچھے خیال رکھیں کہ بچہ ویسا ہی خوبصورت اور انہیں صفات سے موصوف پیدا ہو-]

حکمت کی رو سے خلطوں کا وہم سے حرکت پانا اسی طور سے بتایا گیا ہے اور کہا ہے کہ خیالات نفسانیہ بدن میں ضرور اپنی حالتیں پیدا کرتے ہیں کس واسطے کہ نفس کا خاصہ ہی یہ ہے کہ وہ جسم میں امور وہمیہ کے مطابق جسمانیہ افعال اور تاثیر کے ماسوا بھی اثرات کھائیں- اور ایسا ہوا ہی کرتا ہے کہ گرمی نہیں ہے مگر گرمی معلوم ہوتی ہے- یا سردی کا وجود نہیں ہے مگر سردی کا احساس ہوتا ہے- حد یہ ہے کہ کسی مرض کا اگر وہم کیا جاتا ہے تو سچ مچ وہی مرض پیدا ہو جاتا ہے اور برعکس اس کے تندرستی کا خیال تندرست بنا دیتا ہے- وجہ یہ ہے کہ واہمہ خلاق ہے- تو اس صورت میں وہمی صورتوں اور خیالوں سے مولود کے جسم کا اثر نہ قبول کرنا کیا معنی- البتہ روحانی حرکتوں کے بغیر اس کا مجسم ہونا مشکل اور محال ہے اور اس واسطے بغیر طبعی جوش کے امور وہمی کا نمایاں ہونا اور وجود میں آنا بھی ممکن نہیں ہے- اسی واسطے حالت جماع کی صورتوں اور خیالات کا بچہ کے اخلاق اور صورت پر اثر پڑتا ہے- یہاں تک کہ خوبصورتی اور بدصورتی کے علاوہ بچہ پر اس رنگ کا بھی اثر پڑتا ہے جو اس وقت پیش نظر ہوں کیونکہ وہمی خیالات روحی حرکت کی وجہ سے عورت اور مرد دونوں کی طبیعت میں بیٹھ جاتے ہیں- اور پھر انہیں کا ظہور بھی ہوتا ہے اور دل میں بیٹھنے والے خیالات اثر قبول کرنے والی طبیعتوں پر منحصر ہیں- بلکہ یہی خیالی صورتیں گاہے ماہے حوادث کا سبب بھی بن جاتی ہیں- اسی وجہ سے حکما نے امور خلاف عادت کے ظہور اور نبوت یا معجزات کی تصدیق کی ہے- اور اس قول کی امام فخر الدین رحمہ اللہ کے والد ماجد کے قصہ سے تائید ہوتا ہے- آپ کے والد نے جماع کے وقت اچھی صورت کا خیال

باندھا- اور امام صاحب اپنے والد صاحب کی متصورہ صورت کے مطابق پیدا ہوئے- جب کہ مولود اس وقت کے موجودہ لوگوں کے مقابلے پر بہت حسین پیدا ہوا- اور باپ اتنے خوبصورت نہ تھے تو لوگوں کو بڑا تعجب ہوا آخران کے والد سے یہ واقعہ سنا تو حیران اور ششدر رہ گئے پھر بھی یہ بات ان کے نزدیک قابل قبول اور لائق یقین نہ تھی کیونکہ وہ لوگ خدائے جل وعلا کی بہت سی حکمتوں سے واقفیت نہ رکھتے تھے اور اسی طرح کسی خوشی یا رنج وخوف کی بات کے خیال سے بچہ کا مزاج بھی بدل جاتا ہے- کسی انقلاب عظیم کی وجہ سے مزاج کا تبدیل ہو جانا بھی یقینی امر ہے- کیونکہ خداوند جل شانہ کی طرف سے صورتیں ذہن اور خیال ہی سے مکمل کی جاتی ہیں بلکہ اکثر واقعات عالم خدائے پاک کی طرف سے حسب خیالات وقبول خیالات ظاہر ہوتے ہیں جس کے قبول کے لیے طبیعت آمادہ ہوتی ہے وہی باتیں ظاہر ہوتی ہیں- صانع حقیقی کی عجب عجب قدرتیں ہیں- جنہیں آدمی باوجود اس فہم وادراک کے سمجھ نہیں سکتا- بعض انسانوں میں سینگ یا دم بھی نمودار ہوئی ہیں- چنانچہ اطبائے متقدمین نے اس کا بیان کیا ہے کہ ترکوں کے بعض گروہوں میں ایک چھوٹی سی دم پائی گئی جو پاخانہ کے مقام کے پاس پوشیدہ رہتی تھی اور حسب ارادہ اس کو جنبش بھی ہوتی تھی- چین کے شہروں میں ایک جماعت کے نہایت سخت دم ہوتی تھی- جو جنبش بھی نہیں کرتی تھی اور سختی کی وجہ سے جلد ٹوٹ جاتی تھی جس سے اس شخص کی جان ضائع ہو جاتی تھی- اس لیے اس کی بڑی حفاظت کی جاتی تھی- اور اسی کی مطابق اپنے بیٹھنے کے لیے خاص کرسیاں بنواتے تھے- دمشق کے بعض بادشاہوں کے زمانہ موت کے قریب سینگ بھی نکلتا رہا ہے- یہ سب عجیب باتیں ہیں جو قدرت خداوندی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہیں-

چوتھے باب کی چوتھی فصل

اس جماع کے نفعوں کے بیان میں جو اعتدال کے طور پر موافق قرارداد اطباء کے مقررہ وقتوں پر کیا جائے چونکہ وہ بیکار جمع شدہ کو جو حرارت غریزی کو دباتے ہیں خارج کرتا

ہے اور بدن ہلکا ہوتا ہے حرارت غریزی ابھرتی ہے اور وہ طلب غذا کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے- وجہ یہ کہ جب وہ فضول اور بے کار مادہ جو اعضا کے جوہر میں ٹھہرا ہوتا ہے خارج ہو جاتا ہے- تو لامحالہ تحلیل شدہ حصہ کے بدلے بدن غذا چاہتا ہے اور ابھری ہوئی حرارت غریزی بدن کی قوتوں کو کام میں لا کر ان کے افعال ظاہر کرتی ہے اور روح کے فضلہ کے تحلیل ہو جانے کے سبب سے روح کو فرحت پہنچتی ہے- اور پھر چونکہ روح کی تیرگی کدورت اور گرمی جو ابخرات وخانیہ کے گھٹنے سے ہوتی ہے اور جماع کی وجہ سے خارج ہو جاتی ہے تو طبیعت سے غصہ بھی جاتا رہتا ہے- عقل بڑھتی ہے اور جماع کی لذت کے سبب سے روح کو انبساط ہوتا ہے اور اس کی حرکت خارج کی طرف ہوتی ہے اور وہ فضول مادہ خارج ہو جاتا ہے فکر غالب کو برطرف کر دیتا ہے- اس لیے کہ افکار جب پیدا ہوتے ہیں جب روح بند رہتی اور اندر کی طرف گھٹی رہتی ہے بلکہ رکی ہوئی منی کی بھاپ جو دل اور دماغ کے قریب سے دفع ہوتی ہے اور اس گرم تیزہ بھاپ کے جاتے رہنے سے جس کو انبساط نفس کھوتا ہے سوداوی وسواس اور مالیخولیا بلکہ اکثر سوداوی امراض کو فائدہ پہنچتا ہے اور حرارت غریزی کے ابھرنے پر قوائے طبیع بلغم کو پکا کر خارج کر دیتے ہیں- اور جن کی حرارت غریزی زبردست ہوتی ہے ان کے تو تمام بلغمی مرض جاتے رہتے ہیں- مواد کے سبب سے جو گردہ کا درد پیدا ہوا ہو اور وہ ورم جو مواد رکھتا ہو اور انثیین اور مثانے کے پاس لاحق ہو وہ بھی دفع ہو جاتا ہے- اگر بہت عرصہ تک جماع نہ کیا جائے تو منی منی کی تھیلی میں بند رہتی ہے اور بصارت میں تیرگی اور سر میں درد اور چکر اور جبڑھوں کی رگوں میں جلن اور ورم پیدا ہوتا ہے- وہ جہاں جماع کیا تو یہ سب بیماریاں جاتی رہتی ہیں- برعکس اس کے جب طبیعت جماع پر آمادہ ہو اور کسی مانع کی وجہ سے جماع نہ کر سکیں تو یہ نقصان پہنچتا ہے کہ بھوک جاتی رہتی ہے بدن سرد ہو کر حالت ردی ہو جاتی ہے- اور پھر یہ صورتیں اس وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک کہ جماع نہ کیا جائے جن آدمیوں کے یہاں دخانی ابخرات ہوتے ہیں تو ان کو اس فعل کا ارتکاب ہی زائل کرتا ہے- اور جب منی اپنی تھیلی میں جمع ہو کر سڑ جاتی ہے تو وہ گھٹتی ہے- اصلی حرارت کو ٹھنڈا کرتی ہے اور خود بھی سرد پڑ جاتی ہے اور سارے بدن میں سردی پھیلا دیتی ہے- بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ زہریلے

ابخرات پیدا ہوتے ہیں اور وہ دل اور دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں اور اس سے غشی اور مرگی کے بد امراض وجود میں آتے ہیں مختصر یہ ہے کہ جماع - اگر صحیح اور معتدل ہو تو ان ام امراض کو دفع کرتا ہے۔

چوتھے باب کی پانچویں فصل

یہ ظاہر ہے کہ مباشرت کرنے سے جو کچھ نکل جاتا ہے اس کا اکثر حصہ آخری غذا کا جوہر ہوا کرتا ہے جو جزو بدن ہونے کی قابلیت رکھتا ہے اور اس نقصان اور ضعیف کرنے کی یہ بات گواہ ہے کہ دوسرے مادوں کے نکلنے اور دوسرے استفراغات سے وہ ضعف پیدا نہیں ہوتا جو منی کے نکلنے سے ہوتا ہے اور [جن لوگوں کو اس سے بہت زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جوہر روح اس سے زیادہ تحلیل ہوتا] ہے یہ ایک اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اس سے نقصان پہنچتا ہے جو لوگ کثرت کے ساتھ جماع کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے جسموں میں سردی پیدا ہو جاتی ہے دبلے ہوتے جاتے ہیں۔ جسم میں ایک طرح کی سستی پیدا ہوتی ہے جس سے حرکت کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ حرارت عزیزی تحلیل ہو جاتی ہے جس سے بہت جلد جسم کو نقصان پہنچتا ہے۔ حرارت غیر اصلی کا دھویں کیطرح بخارات سے جوش ہوتا ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بال کثرت سے گرتے ہیں۔ آخر تمام بدن سرد ہو جاتا ہے۔ جو اس خمسہ سماعت بصارت میں کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ پنڈلیوں میں درد اتنا بڑھ جاتا ہے کہ پھر بدن کا اٹھانا ان کو دشوار ہو جاتا ہے اور آدمی کھڑے ہونے تک سے معذور اور گرنے کے قریب ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا حال مرگی کا سا ہوتا ہے۔ اور پھر دین و دنیا کے کاموں کو بھلا دیتا ہے۔ اور اصلی حرارت کی کمی سے سودا کو ترقی ہوتی ہے اور حرارت غریبہ یعنی غیر اصلی کی وجہ سے صفرا بڑھتا ہے۔ اور اس حرارت غیر اصلی کے بڑھنے سے حدت اور احتراق اخلاط میں پیدا ہوتا ہے

اور تپ محرق پیدا کر کے ہلاک کرتی ہے- پھر دماغ کی کمزوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طنین (ایک بیماری جس سے کانوں میں مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی ہے) اور دوار (یہ ایک بیماری ہوتی ہے جس سے چکر آتے ہیں) پیدا ہو جاتا ہے- بلکہ اگر ضعف زیادہ بڑھ جاتا ہے تو سر سے کمر کے آخر تک چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہونے لگتی ہیں- اور انتہائی ضعف دماغ کی اور پٹھوں کی کمزوری کی حالت میں رعشے اور نیند نہ آنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے آنکھوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں اور اکثر ایسے خراب خراب حالات رونما ہوتے ہیں جو جاں کنی کی سی حالت پیدا کر دیتے ہیں- اسی طرح حرارت غریبہ کی زیادتی درد پیدا کرنے والے مادے کے جذب کرنے کی وجہ سے کمر میں تکلیف پیدا کر دیتی ہے- اور گردے اور مثانے کا درد اور بھی مزید آزار پہنچاتا ہے- اور رطوبات اصلیہ کی کمی لومڑی کے مرض کی طرح بالخورے کا مرض پیدا کر دیتی ہے- قبض رہتا ہے جس سے قولنج پیدا ہوتا ہے- بخر الفم یعنی منہ سے بدبو آنا مسوڑوں میں تعفن ہونے سے بات کرنے والے کا دماغ اذیت پاتا ہے- اور پتے میں جو خراب خلطیں مجتمع ہوتی ہیں وہ جماع کرنے والے کی حرکت سے جو متحرک ہوتی اور جماع کرنے والے جسم میں پراگندہ ہو جاتی ہیں- اور اس لئے جماع کے بعد ایک پھر ہری یا جھر جھری سی آتی ہے اور جماع کرنے والے کی وہ سڑی ہوئی خلطیں جماع کی ایک ساعت کے بعد قوت شامہ کو سخت اذیت پہنچاتی ہیں-

وہ لوگ جن کا ہاضمہ درست نہیں ہوتا ان کے یہاں جماع کے بعد قراقر ہوتا ہے اور ترک جماع سے جن لوگوں کا مزاج ردی ہوتا ہے ان کو بے چینی بدن کا بھاری پن اور سر میں بوجھ اور تنگدلی غمگینی پیدا ہوتی ہے- اور احتلام پر احتلام ہوتا ہے- البتہ سرد مزاج والے لوگ اگر جماع سے بچتے ہیں تو ان کے لیے بہت اچھا ہے- خاص کر جب کہ سانس کی تنگی یا ایک قسم کی وحشت اور خفقان سا لاحق ہوتا ہو جن کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں یا بھوک جاتی رہی ہو ایسے ہی وہ لوگ جو سینے کے مرضوں میں مبتلا ہوں یا جن کا معدہ کمزور ہو ان کے لیے بھی جماع کا چھوڑ دینا بہت مناسب ہے- ایسے ہی جن عورتوں کا حمل گر جایا کرتا ہو وہ بھی جماع سے بچی رہیں-

Scanned by CamScanner

فائدہ:

محشی ضیاء الابصار نے لکھا ہے کہ قوی جوانوں کو جماع کرنا فائدہ پہنچاتا ہے اور ادھیڑ عمر والوں اور بڈھوں کو نقصان دیتا ہے-

چوتھے باب کی چھٹی فصل

اس فصل میں اس بات کا بیان ہے کہ جماع کن کن وقتوں میں مناسب ہوتا ہے- واضح ہو کہ جس وقت بغیر کسی خیال و تحریک اور بغیر کسی صورت و شکل کے تخیل یا اور اسی قسم کے لوازم اور بغیر کسی خاص سبب کے مجامعت کے لیے بہت زیادہ جی چاہے تو جماع کرنا چاہیے کیونکہ یہ مادہ منی کی کثرت کا نتیجہ بلکہ تقاضا ہوتا ہے- یہ بھی اس حالت میں جب کہ تمام قوتیں صحیح ہوں اور بدن کے تمام افعال درست ہوں- یعنی نفسانی حیوانی طبعی سب قوتیں اپنا اپنا کام کر رہی ہوں نہ بہت پیٹ بھرا ہو نہ خالی ہو- نہ بہت زیادہ قے آئی ہو- نہ تخمہ اور ہیضہ وغیرہ ہو نہ بہت سے دست آئے ہوں- نہ پچھنے اور جونکیں لگوانے سے خون نکلوایا ہو- نہ بواسیر یا نکسیر جاری ہونے سے خون نکلا ہو- نہ بہت زیادہ پسینا نکلا ہو- نہ کوئی سخت مشقت کی ہو جس کی وجہ سے تکان یا کسل ہو- نہ پیشاب لگا ہو- کیونکہ اس صورت میں اس جگہ ناصور پیدا ہو جاتا ہے- نہ پاخانے کی حاجت ہو کیونکہ اس حالت میں بواسیر کا ڈر رہتا ہے- یا اور اسی طرح کے امراض جو اس جگہ سے متعلق ہیں پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ مواد غلیظ آنتوں کے طبقوں میں متجسس رہتا ہے- اس وقت زیادہ غم یا زیادہ غصہ یا خوشی یا شرمندگی بھی نہ ہوئی ہو- زیادہ آہ و زاری بھی نہ کی ہو- کیونکہ یہ سب باتیں روح کو تحلیل کرنے والی ہیں- اور روح کو حرکت میں لاتی ہیں- نہ یہ ہو کہ شہروں وقتوں اور بدنوں میں افراط برودت و حرارت ہو- مگر حرارت میں برودت کی بہ نسبت

Scanned by CamScanner

نقصانات کم ہیں اور اس طرح خشکی و یبوست کے مقابلے میں رطوبت بہتر ہے۔ اور اسی طرح نقصان کا پہلو کم ہے۔ کیونکہ رطوبت کی موجودگی ہضم میں فتور ڈالتی ہے اور امتلاء کی صورت میں حرکت سدوں کا مرض پیدا کرتی ہے۔ اگر پیٹ بھرے ہونے کی حالت میں جماع کا اتفاق ہو تو بعد کو حرکت نہ کریں کہ کھانا معدے میں ٹھہر جائے۔ البتہ اگر شکم سیری کی حالت میں حرکت جماع وقوع میں آئے تو اس کے بعد دیر تک سوتے رہنے سے اس کا تدارک ہو جاتا ہے اور وہ مضرت دفع ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس صورت میں سدوں کا مرض پیدا ہو جائے تو سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر بھی خالی پیٹ ہونے کی حالت کے مقابلہ میں شکم سری کی حالت کا جماع اچھا ہوتا ہے اور خالی پیٹ ہونا امتلاء کے مقابلہ میں اس واسطے زیادہ مضر ہے کہ وہ حرارت اصلیہ یعنی حرارت عزیزی کو بجھاتا ہے۔ اور روح زیادہ تحلیل ہو کر چربی کا پگھلنا شروع ہو جاتا ہے اور یبوست رکھنے والے مزاجوں کو اور بھی برا ہوتا ہے۔ اور دوسرے مزاجوں میں علیٰ قدر مراتب نقصانات میں فرق ہوتا ہے اور خلا یعنی خالی پیٹ ہونے سے اشتہاء صادق مراد ہے اور یہ صرف ہضم معدی ہی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ چاروں ہضم کے بدرجہ اکمل ہونے پر اس کا انحصار ہے۔ کیونکہ سچی بھوک اسی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ اس صورت میں جو نقصان پیدا ہو اس کا تدارک خون صالح پیدا کرنے والی دواؤں سے جو کہ منی پیدا کرتی ہیں کرنا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ دل و دماغ کی تفریح بھی ملحوظ رہنا چاہیے۔ اور تخمہ سے مراد یہ ہے کہ بدہضمی پیدا ہو کر غذا غیر صالح کیفیت سے بدل جائے۔ اور اگر ایسی حالت میں جماع کا اتفاق ہو اور یہ نقصانات عائد ہو جائیں تو سوءِ ہضم کے علاج کی طرف متوجہ ہوں اور قوت بڑھنے کا لحاظ رکھیں۔ اور اگر کسی سخت ترین استفراغ کے بعد جماع کیا ہو اور نقصان پہنچا ہو تو دل و جگر و دماغ کو تقویت پہنچائیں اور ان چیزوں کا استعمال کرائیں جن سے منی کا جوہر خوب پیدا ہو کیونکہ اس صورت میں روحوں کے جوہر اور حرارت غریزی کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہ سخت خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور ہیضہ زہریلے کچے مادے کی حرکت کا نام ہے جو قے کرنے اور دستوں کے ذریعے سے دفع ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں اگر اتفاقاً اس حالت میں جماع کیا جائے تو اس کے نقصان کا دفعیہ تخمہ کے علاج اور بدہضمی کی دفع کرنے

Scanned by CamScanner

والی دواؤں سے کرنا چاہیے مگر مریض کو قوت پہنچانے کا بہر صورت خیال رکھیں اور اس کی طرف توجہ زیادہ سے زیادہ ہونا ضروری ہے- زیادہ کام کرنے کے بعد کسل اور تکان ہوتے ہوئے اگر جماع نقصان پہنچائے تو مقوی چیزوں سے علاج کریں اور پیشاب روکتے ہوئے جماع کیا جائے تو خوب پیشاب لانے والی دوائیں دیں- اور پاخانہ کی حاجت ہوتے ہوئے اگر روک کر جماع کریں تو پھر قبض دور کرنے والی دوائیں دیں اور اسی کے ساتھ بواسیر کی رعایت بھی مدنظر رکھیں- اگر غم وغصہ گریہ وزاری وغیرہ کے بعد ایسا کیا ہو تو حتی الوسیع ایسا کریں کہ حرارت غریزی اور روح کو تقویت پہنچے مکان یا وقت یا جسم کی زیادہ سردی گرمی سے کوئی حضرات پہنچے تو اس کے دفعیہ کی تدبیر کریں- مگر اس میں بھی بہ نسبت گرمی کے تقویت زیادہ ملحوظ رکھی جائے- کس لیے کہ سردی سے قوتیں اور حرارت غریزی فنا ہوتی ہیں- اگر مزاج میں رطوبت ہے تو ہر چند کہ اس کا نقصان جلد نہیں پہنچتا- مگر ضرورت پڑے تو اس صورت میں بھی قوت کی رعایت کرتے ہوئے علاج کریں- جس کے مزاج میں یبوست ہو اور اس کو نقصان پہنچے تو اس کا علاج بھی مثل خالی پیٹ ہونے کی حالت میں جماع کرنے والے کے علاج کریں جس کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں-

فائدہ:

چونکہ آدمیوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں اس لئے چاروں ہضموں کے وقت میں بھی اختلاف ہے مگر اطباء کا قول ہے کہ کم از کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ بارہ گھنٹے ہضم کا وقت ہے- اس لئے ان دونوں وقتوں کے درمیان میں مباشرت کرنا چاہیے اور مناسب یہ ہے کہ آدھی رات کے بعد اس میں مشغول ہوں- تا کہ بعد کو خوب نیند آئے اور جماع سے جو نقصان اور ضعف وغیرہ ہوا ہے وہ دفع ہو جائے اور یہ ایسا وقت ہے کہ نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اور پھر اس وقت کے ٹھہرے ہوئے نطفہ سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ از روئے خلقت اچھا ہوتا ہے- مقصد یہ ہے کہ جماع اسی وقت کریں جب کہ مادہ منویہ کے اجتماع کی وجہ سے خواہش مباشرت جوش میں آئے اور قضیب میں انتشار و استادگی

Scanned by CamScanner

رونما ہو- اور اس جماع سے بدن میں چستی اور دل میں فرحت پیدا ہوتی ہے جسم میں سبکی اور ہلکا پن محسوس ہوتا ہے- ہوش و حواس میں جلا ہوتی ہے- تندرستی کا لحاظ رکھتے ہوئے دو مباشرتوں کے درمیان میں اتنا وقفہ اور فاصلہ ضرور ہونا چاہیے کہ ضعف نہ پیدا ہو اور کوئی تغیر ظاہر نہ ہو- اور جو لوگ ان قواعد پر عمل نہ کریں ان کو اپنی صحت کو خیر باد کہہ دینا چاہیے ناواقف اور جہلا ان باتوں اور ان نصیحتوں کو سن سن کر قہقہہ لگاتے ہیں اور جب کہ مادہ منی کی تولید بکثرت ہوتی ہے بے دھڑک خرچ کرتے ہیں مگر آخر میں نقصان اٹھاتے ہیں- اور ایسے نقصان سے دوچار ہوتے ہیں کہ دنیا سمجھ لیتی ہے کہ یہ سب کثرت جماع کا نتیجہ ہے- آخر مجبور ہوتے اور خود اپنے سابق کے فرضی اور غلط نظریئے کی کہ جماع کوئی نقصان نہیں کرسکتا اپنے دل سے تکذیب کرتے ہیں-

چوتھے باب کی ساتویں فصل

مباشرت کرنے کے طریقوں کے بیان میں تندرستی کے قائم رکھنے کے خیال امن کے لحاظ اور نقصانات سے دور رہنے اور منی کے آسانی سے نکل جانے کے لیے سب سے اچھی صورت وہی ہے جو سب اطباء کی تسلیم کردہ ہے- وہ یہ ہے کہ عورت نرم بستر پر برابر اور لمبی لیٹ جائے اور مرد عورت کے اوپر آکر دو زانو بیٹھے اور عورت کی دونوں ٹانگیں اٹھا کر اپنی ران کے آخری حصہ میں رکھ کے دخول کرے اور پیڑو سے پیڑو پیٹ سے پیٹ سینے سے سینہ لب سے لب ملا کر آہستہ آہستہ حرکت کرے سوائے اس شکل کے دوسرے آسن خصوصاً یہ کہ عورت اوپر آئے اور مرد بہ تکلف نیچے سے حرکت کرے یہ نہایت نقصان رساں خیال کی گئی ہے کیونکہ منی بدشواری خارج ہوتی ہے- کیونکہ منی کی حرکت بلندی کی طرف ہوتی اور نیچے کی طرف خارج ہوتی ہے- لہٰذا اس طرح سے جیسا کہ چاہیے خارج نہیں ہوتی بلکہ اکثر باقی رہ جاتی ہے اور اسی وجہ سے سڑ کر مجرے میں زخم پیدا کر دیتی ہے اور یہ حالت اس وقت پر اور بھی پیش آتی ہے جب کہ منی میں حدت اور تیزی اور کاٹنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے- اور اکثر عورت کے مقام

مخصوص کی رطوبت بسبب مجرے کے مقابل ہونے اور وسیع ہونے کے مرد کے مقام مجرا میں داخل ہوتی ہے اور خاص کر انزال کے وقت وہ مرد کی منی کے روکنے کی معاون ہوتی ہے۔ رستے میں عفونت اور خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ اور نقصان کی کمی وبیشی مادہء رطوبت کی زیادہ یا کم خرابی اور کمی وزیادتی پر منحصر ہوتی ہے۔ بعض ضعیف الباہ اور کمزور لوگ جو فعل جماع پر صحیح طریقہ سے قدرت نہیں رکھتے وہ یہ وضع اختیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہ وضع بدترین وضع تھی اس لیے لکھدی گئی۔ مگر دوسرے آسن اور جماع کے طریقے جو کسی نہ کسی صورت سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے بیان کو طول فضول سمجھ کر نہیں لکھا گیا کیونکہ اس مختصر کتاب میں ان کی گنجائش نہیں ہے۔ جس کو ضرورت ہو تو وہ اس قسم کی طویل کتابیں دیکھ کر معلوم کر لے۔

تنبیہ:

جماع بعد ہضم سے مراد یہ ہے کہ معدے کا ہضم معہ دوسرے ہضموں کے کامل نہ ہو چکا ہو۔ نہیں تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ پیٹ خالی ہے اور خالی ہونے پر جماع کرنے کے نقصانات بھرے پیٹ ہونے سے زیادہ ہیں اور دوسری صورتوں سے زیادہ مضر ثابت ہوتے ہیں۔ الحاصل جماع کے لئے گرمی۔ سردی، رطوبت۔ خشکی بھوک اور شکم سیری غرض ان سب باتوں میں اعتدال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جماع کی حرکت حرارت غریبہ کو جوش میں لاتی ہے اس لئے کہ اس میں نفسانی اور بدنی حرکت ہوتی ہے اور پھر اس کی شدت یعنی حرارت غریبہ کی زیادتی جو حرکات جماع کے سبب سے ضروری ہوتی ہے تحلیل میں قوی ہوتی ہے دوسرے حرارت کا بجھ جانا بدن کے سرد ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ منی کا نکلنا روح اور حرارت غریزی کو تحلیل کرتا ہے۔ اور برودت بیرونی سے مل کر تمام بدن کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ اور جبکہ جسم میں رطوبت موجود ہوتی ہیں اور جماع کیا جاتا ہے تو حرکت جماعی ان رطوبات کو پتلا کر کے تمام پٹھوں میں جو جماع کے اثر سے ضعیف ہو جاتے ہیں پہنچا دیتی ہے اور فالج یا لقوے وغیرہ کی قسم کا کوئی بڑا خوفناک مرض اعصاب یعنی پٹھوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جماع کے

وقت کی حرارت اور رطوبات مل کر دماغ میں تبخیر پیدا کر کے طبیعت میں ایک متحیرانہ کیفیت پیدا کر دیتی ہے اور اکثر جماعی حرکت سے رطوبات جسمانی میں تیزی اور حدت پیدا ہوتی ہے جو بخار اور تپ کا سبب بن جاتی ہے- اور چونکہ جماع بسبب حرکات کی کثرت اور رطوبات کے استفراغ کی وجہ سے خشک کر دینے والا اور خشکی پیدا کرنے والا ہوتا ہے- اور خلا بھی خشکی بڑھاتا ہے اور خشکی کا مرض بمشکل اچھا ہوتا ہے- اسی سبب سے خالی پیٹ ہونے کے وقت جماع بہت ہی برا ہوتا ہے اور دوسری نقصان دہ باتوں کے مقابلے میں یہ بہت مضرت رکھتا ہے کہ خشکی پر خشکی بڑھاتا ہے قوت پر قوت کم کرتا ہے حرارت غریزی کو بجھاتا ہے اور دق اور بدن کی رطوبات اصلی کا پگھلنا پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ اچھا نہیں ہوتا- ایسی ہی شکم سیری کی حالت میں جماع جس کے یہ معنی ہیں کہ غذائے خام معدے میں موجود ہو اس کی مضرت یہ ہے کہ جماعی حرکت اس کی تحریک کر کے اس کو اعضا میں جذب کرتی ہے اور پھر سدے پیدا کر کے خرابیاں پیدا کرتی ہے- اور دوسری خرابی اس کی یہ ہے کہ معدہ ضعیف ہو جاتا ہے کیونکہ طبیعت جماع کی طرف رغبت کرتی اور اس کی شائق ہوتی ہے اور روح بھی لذت کی وجہ سے خارج کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور داخل جسم میں کمی ہو جاتی ہے اور روح و نفس چونکہ فعل جماع میں مشغول ہوتے ہیں ہضم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اس لئے ضعف ہضم کی شکایت لازماً پیدا ہو جاتی ہے- اور اس صورت کا اگر عادی ہو تو شاذ و نادر اس کی قوت ہاضمہ قوی ہو جاتی ہے بشرطیکہ مزاج قوی ہو- لیکن چونکہ قوت کا کم ہونا اور گھٹ جانا اور حرارت غریزی کا فنا ہو جانا اور برودت اور خشکی جو حالت خلاء شکم کے لیے لازمی ہیں اور یہ سب باتیں سخت نقصان جسمانی کا سبب ہوتی ہیں- لہٰذا خلا اور برودت اور خشکی کی حالت میں مرد و عورت دونوں کا ہم بستر ہونا بے حد برا ہے اور جماع اسی وقت کرنا چاہیے جبکہ سچی شہوت موجود ہو- یعنی اعضائے منی میں مادہ منویہ کا جمع ہونا نکلنے کا محتاج ہوتا ہے اس سے منی کا جمع ہونا ایک قسم کی تیزی اور جلن سی آلات محرکہ میں پیدا کر کے جماع کرنے والے کو جماع کا مشتاق بنا دیتا ہے- نہ یہ کہ خیال اور تکلف کے ساتھ اچھی اچھی صورتوں کو پیش نظر رکھ کر اور امور وہمیہ کی بنا پر یہ فعل کیا جائے-

Scanned by CamScanner

کیونکہ اس صورت میں بعض دفعہ اکثر جسمانی عارضے پیدا ہو جایا کرتے ہیں اور سچی جھوٹی شہوت میں اسی قدر فرق ہے کہ سچی خواہش جماع پر جماع کرنے سے ان فوائد کے علاوہ جو جماع سے حاصل ہوتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ بدن اس بوجھ سے ہلکا ہو جاتا ہے جو منی کے جسم میں موجود ہونے کی حالت میں رہتا ہے۔ کیونکہ جیسے مادہ منی کے بھاری ہونے سے جسم بھاری رہتا ہے ایسے ہی جسم کا بھاری ہونا ان فضلوں کی زیادتی کا سبب بنتا ہے جو نکلنے کے قابل ہیں اور ان فضول کی زیادتی غریزی حرارت اور قوتوں پر چھا جاتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو جسم اپنے معمولات کے انجام دینے سے سراسر ضعیف ہو جاتا ہے۔ نیز طبیعت کے راحت پہنچانے کے لئے نیند کا حاصل کرنا گرانی کے دفع ہونے اور جسمانی تکالیف کے جاتے رہنے سے ہوتا ہے۔ اور شہوت کاذبہ کی حالت میں جماع کرنے سے سب باتیں اس کے برعکس پیدا ہوتی ہیں۔

چوتھے باب کی آٹھویں فصل

اس فصل میں مساس کے فائدے بیان کیے جاتے ہیں۔ چونکہ عورت کی منی بسبب اپنے مزاج کی برودت اور رطوبت کے دیر میں حرکت کرتی ہے اور مرد کے اپنے مزاج کی حرارت کی وجہ سے جلد منزل ہونے سے عورت کی منی کو حرکت ہو کر دونوں کا ساتھ ساتھ منزل ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ یہ بات محالات میں سے ہے۔ اس لئے عورت کی منی کو پگھلانے کے لیے اور اس کو حرکت میں لانے کے واسطے جماع سے پہلے مساس اور مساس کی قسم کی چھیڑ چھاڑ اور باتیں کرنا ضروری ہوا۔ اور مرد و عورت کے ساتھ آنے کے لئے یہ فعل لازمی ٹھہرا۔ عورت کے مادہ منویہ کے حرکت دینے اور شہوت کو جوش میں لانے کے لئے پستان کا مساس سب مساسوں سے اچھا ہے۔ حالانکہ عورت کی چھاتیاں عورت کی منی کے رہنے کی جگہ نہیں ہیں۔ مگر چونکہ رحم سے ان کا تعلق بہت زیادہ ہے اس واسطے ان کے مساس سے بہت جلد منی میں حرکت آتی اور

شہوت میں جوش پیدا ہو جاتا ہے- اور ہر چند کہ عورتیں اپنے اختلاف مزاج کی وجہ سے مختلف ہیں لیکن مردوں کی سب کو رغبت ہوتی ہے اور اس مساس کے زیادہ رواج کے سبب سے اکثر پستان کے مساس کو پسند کرتی ہیں- اور چونکہ چھاتیاں گوشت بھری اور اٹھی ہوئی ہوتی ہیں- لہٰذا مرد زیادہ تر ان کے مشتاق اور متمنی ہوتے ہیں اور یہ ان کی مطمح نظر ہوتی ہیں- اور چونکہ وہ عورتوں کے جسم پر موزوں معلوم ہوتی ہیں خوبصوت اور سخت ہوتی ہیں اس لئے نفس ان کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے- اسی لئے انزال کے وقت اکثر عورتیں ان کا مساس چاہتی ہیں- عورت [1] کی شرمگاہ کے اوپر کی طرف کے حصہ کا مساس بہت قوی ہوتا ہے اور یہاں رگڑ پہنچنے سے مادہ منویہ اور شہوت کو بڑا جوش ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ جگہ ایسی ہے جو زیادہ پٹھوں اور کم گوشت سے مرکب ہے- غرضیکہ جدھر عورت کی طبیعت کی خواہش کو زیادہ متوجہ پائیں اسی طرف آہستہ آہستہ مساس کریں- اور یہ اس وقت تک جاری رکھیں کہ اس کی آنکھون کا رنگ بدل کر سرخ ہو جائے- اور آنکھوں کے رنگ کے سرخ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لذت کے زیادہ ہونے پر روح خون کی مدد سے باہر کی طرف جوش کرتی ہے اور چونکہ آنکھوں کا رنگ نہایت صاف ہے اسی وجہ سے سرخی کا یہاں بہت جلد ظہور ہوتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ جب لذت زیادہ ہوتی ہے تو نفس کے زیادہ لذت پانے کے سبب سے آنکھیں اوپر کی طرف پلٹ جاتی ہیں، اور جیسا کہ بقراط کے ایک مقولہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آنکھوں کو اعضائے تناسل علی الخصوص رحم سے زیادہ تعلق ہے تو ایک خاص قسم کا تغیر آنکھوں میں معلوم ہوتا ہے- نیز لذت کے بڑھنے پر سانس بھی بڑھ جاتی ہے اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگتی ہے- کیونکہ افراط لذت کی مضطربانہ کیفیت روح میں حرکت پیدا کرتی اور حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو روح اور حرارت غریزی کو ٹھنڈی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے- ایک شناخت یہ بھی ہے کہ عورت کو مرد سے لپٹنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے- کیونکہ جب لذت بہت آتی ہے تو رحم نطفہ حاصل

۱- اگرچہ پیڑو اور دوسری جگہ کے مساس سے بھی ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے مگر چونکہ یہ دونوں جگہیں بلحاظ تاثیر زیادہ قوی ہیں- اس لیے انہیں کا بیان کیا اور باقی کے بیان کو نظر انداز کر دیا- منہ رحمہ اللہ-

کرنے کا مشتاق ہوتا ہے- اور اس کے کھینچنے اور جذب کرنے کے لیے مرد سے زیادہ سے زیادہ قربت چاہتا ہے- اسی وجہ سے بعض عورتیں اپنی دونوں ٹانگیں مرد کی کمر میں ڈال کر حلقہ بناتی اور اس کو اپنی طرف کھینچتی ہیں- تا کہ رحم سر قضیب سے ملجائے لہٰذا جب مساس سے یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو جماع شروع کرے، اور عورت کی دونوں رانیں اٹھا کر اپنی رانوں کے آخری گوشے میں اس طرح رکھے کہ اس کے رحم کی تہہ نیچے ہو کر گردن ابھر کر حشفہ سے مل جائے اور پوری لذت حاصل ہو کر جلد منزل ہو جائے" اس حالت میں دخول کر کے بآہستگی حرکت کرے اور سر قضیب کو رحم کا منہ دریافت کر کے اس پر رگڑتا ہے اور مس کرتا رہے- کیونکہ جب تک دھرن کا منہ سر قضیب سے نہ ملے گا نہ تو زیادہ لذت آئے گی اور نہ عورت کا انزال ممکن ہوگا- جب عورت کو بیتاب دیکھے اور سمجھ لے کہ اب یہ منزل ہونے والی ہے تو جلد جلد اور زور زور سے حرکت کر کے خود بھی فراغت حاصل کرے تا کہ دونوں کو ساتھ ہی ساتھ انزال ہو کیونکہ محبوبہ کے خوش ہونے اور آتش شہوت کے فرو ہو جانے پر یہ بات معین اور مددگار ہوتی ہے- اور اسی صورت میں استقرار حمل بھی ہوتا ہے-

چوتھے باب کی نویں فصل

اس میں عورت کے منزل ہونے کی پہچان کا بیان ہے- اول تو یہ کہ جب مساس کیا جائے تو عورت مرد کی قرب اور جماع کی بہت زیادہ مشتاق اور آرزومند ہو- یہ بات اس کی خمار آلودگی اور آنکھوں کی شوریدگی اور دوسرے مضطربانہ حالات سے محسوس و معلوم ہو سکتی ہے اور دوسرے یہ کہ قربت اور انزال کے وقت مرد سے لپٹنے کی مشتاق ہوتی ہے اور محبت کا اظہار کرتی ہے شدت خواہش میں مرد سے چمٹتی ہے بے قراری اور خوشی اور دلی فرحت و انبساط اس سے ظاہر ہوتی ہے- دمبدم یہ کیفیت بڑھتی ہے- ہلکی ہنسی ناز نخرے اور دوسرے اسی قسم کے عجیب و غریب امور جن کی وہ عادی ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوتے ہیں ایک حیرت اور مبہوتی حالت اس پر طاری ہوتی

Scanned by CamScanner

ہے- آنکھوں میں ایک خاص کیفیت بے قراری کی شدت حیا و شرم کی کمی سانس کا لمبا ہونا- حرکتوں میں ایک قسم کا فتور اور بے ضابطگی بدن میں تھرتھری اور رعشہ اور آ جانے کے بعد جوڑوں بلکہ تمام اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا اس درجہ پر کہ بے حس و حرکت اور ہیجان سی معلوم ہوتی ہے چہرے پر سفیدی یا زردی اور بے رونقی چھا جاتی ہے- پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے منہ پھیر لیتی ہے- مرد سے شرم بھی دامن گیر ہوتی ہے اور تمام قسم کی حرکتوں سے تنفر ہوتا ہے- خاص کر جماع کو دل نہیں چاہتا- مقام مخصوص میں تری ہوتی ہے- مگر یہ تری منی کی کمی اور زیادتی پر منحصر ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آ جانے کی تمام باتیں تو واقع ہوتی ہیں مگر یہ رطوبت اور تری نہیں پیدا ہوتی اور مفعولہ کی خواہش برقرار رہتی ہے اسی لئے رطوبت کو انزال کی علامت قرار دیا گیا ہے مگر جب کہ مرد کو انزال نہ ہوا ہو کیونکہ مرد کی منی کے مل جانے سے عورت کی رطوبت کا پورا پتہ نہیں چلتا- اور یہ بھی ہے کہ جب نطفہ قرار پاتا ہے تو رطوبت کا ظہور نہیں ہوتا کیونکہ منی رحم میں چلی جاتی ہے بلکہ رطوبت کا ظہور اسی صورت میں ہوتا ہے کہ حمل قرار نہ پایا ہو- مگر ان علامات کے بغیر رطوبت کو اس کے مقام مخصوص میں پانے سے یہی خیال کر لینا چاہیے کہ وہ منزل ہو چکی کیونکہ عورت کے قویٰ کے کمزور ہونے کی وجہ سے لذت کی شدت کی حالت میں بلکہ لذت کے شروع میں بھی اس مقام میں رطوبات پائی جاتی ہیں- اور یہ صورت ممکن الوقوع ہے- مگر انزال کی دوسری مخصوص نشانیوں کا پایا جانا- ان دونوں صورتوں میں فرق پیدا کر دیتا ہے- بہر حال بغیر واقفیت کامل کے ان حالات کا معلوم کرنا نہایت دشوار ہے- اگرچہ محض قلم کی روانی کے تقاضے سے یہ باتیں ہم نے لکھ دی ہیں-

جاننا چاہیے کہ چونکہ عورتوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں- اس لئے اکثر عورتوں کو مباشرت کے آخر میں انزال ہوتا ہے اور بعض تھوڑی دیر رکتی ہیں اور کچھ شروع ہی میں آ جاتی ہیں اور آنے کی حالت میں انگڑائیاں یا جماہیاں آتی ہیں یا آنکھوں میں

ثقب کے معنی سوراخ کرنے کے لکھے ہیں- اور بعض نے خیدہ کے معنی بتائے ہیں بہر حال چونکہ صحیح مفہوم معلوم نہیں ہوتا لہٰذا اصل لفظ لکھ دیا گیا ۱۲ مترجم-

پانی بھر آتا ہے یا روتی ہیں یا ہنستی ہیں یا مرد کو اپنی طرف کھینچتی ہیں یا کمر میں ٹانگوں سے حلقہ ڈالتی ہیں یا ٹھنڈی سانسیں لیتی ہیں - یا فرحت ظاہر کرتی ہیں یا مثقوب (۱) اور بے حجاب ہو جاتی ہیں اور وہ عورتیں جو اول مباشرت ہی میں منزل ہو جاتی ہیں وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں - اس کو وہ لوگ جو اس عجیب و غریب فن کی واقفیت رکھتے ہیں - اچھی طرح جانتے ہیں - لازم یہ ہے کہ محبوبہ کو شرم کے لباس سے معرا کر دے بے حجاب اور بے تکلف کر لے اور مباشرت کے لطف سے آشنا کر دے شربت عشرت پلائے اور جس قدر رہو اس بات میں کوشش کرے -

واضح ہو - چونکہ عورتوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں - لہٰذا اس فن کی کما حقہ حقیقت معلوم کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے کیونکہ اوضاع اور طریقے مختلف ہوتے ہیں - ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ ایک شخص مختلف مزاج عورتوں کی شہوت کے دفعیہ پر قدرت نہیں رکھتا - اور واقفیت تامہ اسی پر موقوف ہے - ایک شخص کا تو ایک ہی مزاج ایک ہی طرح کی شہوت ایک ہی دل ہوتا ہے پھر مختلف مزاجوں مختلف قسم کی شہوت والیوں مختلف قسم کے دل والیوں سے کیونکر برابری کر سکتا ہے اور حالانکہ باوجود اس اختلاف کے خاص عورتوں کے خواص اور اس خبث باطنی کی وجہ سے جو عورتوں میں ہوتا ہے یہ بات صاف ظاہر اور ثابت ہے کہ عورتیں جب تک کسی مرد کو اپنا خواہشمند اور اپنا ہمراز نہیں پاتی ہیں اپنی مزاجی حالت سے آگاہ نہیں کرتی ہیں - مرد کتنا ہی ہوشیار ہو مگر یہ ہوشیاری کچھ کام نہیں آ سکتی - کیونکہ مفعولہ جب تک کہ خود اپنے حالات اصلی نہ بتائے آدمی کو جلد ان باتوں پر واقفیت حاصل نہ ہو گی -

یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ اس زمانے میں کسی شخص میں شہوت کامل نہیں ملتی یعنی قوت مردی کمال پر نہیں ہوتی - اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی ایک عورت کی خواہش پوری بھی کر سکے اس کو بھی کامل سمجھا جائے گا - اس صورت میں دوسری عورت کے لیے دوسری قوت چاہیے - عورت کی خواہش مٹانے سے مراد یہ ہے کہ عورت کی تسلی ہو جائے - نہ یہ کہ صرف اپنی خواہش پوری کر لے - بہر حال ایک آدمی سے مختلف مزاج کی عورتوں کی خواہش پورا ہونا ممکن نہیں بلکہ یہ ایک خام خیالی ہے - البتہ ایک ہوشیار آدمی جو اس فن میں

Scanned by CamScanner

ماہر ہو اپنی خدا کی دی ہوئی قوت اور عقل و فہم کی رسائی سے انتہائی دو تین عورتوں کو راضی اور خوش رکھ سکتا ہے۔ مگر اس میں بھی یہ شرط ہے کہ عورت پیشہ ور نہ ہو۔

عجیب فائدہ:

چونکہ وہمی باتوں میں بڑا اثر ہوتا ہے اور وہ امور طبعی خصوصاً جماع کے بارہ میں بڑی ہی موثر ہوا کرتی ہیں۔ اسی واسطے فعل مباشرت اور مفعولہ کی محبت ہوتے ہوئے اس کام کی خواہش بھی امور وہمیہ میں شامل کی گئی ہے۔ لہٰذا کسی کو مجامعت کرتے دیکھنا۔ حیوانات پر حالت جفتی میں نظر کرنا ایسی کتابوں کا جن میں مباشرت کے حالات اور شہوت مردوں اور عورتوں کے قصے ہوں پڑھنا یا سننا۔ خوش آواز رسیلی گانے والی عورتوں کا گانا سننا یہ سب باتیں قوت مردی میں اضافہ کرتی ہیں۔

اور معلوم کرنا چاہیے کہ جلق یعنی ہاتھ سے منی نکالنا غم پیدا کرتا ہے اور تندی میں اور تولید منی میں کمی کا سبب ہوتا ہے کیونکہ خواہش کو رائیگاں اور منی کو ایک فعل عبث میں ضائع کر دینا وہ بھی صرف تصور اور خیال کے ذریعہ سے بہت کم لطف حاصل کرنا مندرجہ بالا خرابیاں نہ کرے گا تو کیا ہوگا۔ چونکہ یہ فعل غیر عادی اور غیر خلقی ہے اور اس واسطے اس سے طبیعت میں ایک طرح کی افسردگی پیدا ہوتی ہے اور افسردگی غم کا باعث بن جاتی ہے۔ اور چونکہ اس فعل قبیح سے بغیر پوری تندی کے منی خارج ہونے کی عادت ہو جاتی ہے اس وجہ سے باہ میں کمزوری آ جاتی ہے کیونکہ دراصل عورت کے مقام مخصوص میں دخول و خروج تیزی اور تندی کا باعث ہوتا ہے اور چونکہ جلق سے لذت کم حاصل ہوتی ہے اور اخراج منی کے لیے رحم کی کشش نہیں ہوتی لہٰذا تولید منی میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جڑ پتلی اور آلہ کا سر موٹا ہو جاتا ہے کیونکہ جلق کے فعل کا یہ ایک لازمی نتیجہ ہے اس سبب سے بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں کو جلق کی عادت ہو جاتی ہے وہ ضعف کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں وہ جماع کے مقابلے پر جلق کو اچھا سمجھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تنبیہ:

حلق بجائے حلق مونڈنے کو کہتے ہیں۔ یہ چیز ہیجان شہوت میں خاص اثر رکھتی ہے کیونکہ استرے کا مثانے پر چلنا اور گزرنا حرارت کو جوش میں لاتا ہے اور خون و روح کو آلات تناسل کی طرف جذب کرتا ہے اور طبیعت اور نفس کو اس کی یاد دلاتا ہے اور بالوں کی غذا جو موتراشی کے بعد فاضل رہ جاتی ہے وہ جمع ہوکر مادہ شہوت ہو جاتی ہے اور پیڑو کے بالوں کے نہ مونڈنے اور مدت تک جماع نہ کرنے سے نفس فعل جماع کو بھول جاتا ہے۔ تو طبیعت میں تولید منی کا اہتمام نہیں رہتا۔ جیسے دودھ پلانے والی عورت جب دودھ چھڑا دیتی ہے۔ تو پھر اس کی طبیعت دودھ نہیں پیدا کرتی۔

نکتہ:

اغلام کرنا سب کے نزدیک برا اور شرع میں حرام ہے۔ چونکہ رحم اپنی کشش کے ذریعے سے منی کے نکلنے میں مدد نہیں کرتا و رانثیین بھی اس تاثیر جذب کو نہیں پاتے۔ پھر غیر طبعی اور غیر فطری بھی ہے اور کثرت شہوت کی سخت حرکتیں جو منی کی دشواری سے خارج ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں سخت نقصان ہوتا ہے اگرچہ منی کے کم خارج ہونے کی وجہ سے نقصان کم ہوتا ہے مگر حرکات کی زیادتی اس نقصان کو دونا کر دیتی ہے۔ اسی لئے باوجود کم منی خارج ہونے کے بھی باہ کی کمزوری کا سبب ہوتا ہے۔

چوتھے باب کی دسویں فصل

جن عورتوں کے ساتھ بالخاصہ جماع کرنا باہ کو ضعیف کرتا ہے۔ اور نیز قطعی دلیلوں اور عقل اور تجربہ سے بھی ثابت ہوتا ہے ان میں سے بڑھیا عورت کے ساتھ ہم بستر ہونا ہے۔ کیونکہ بڑھنے والی اور فضلیہ اور ڈھیلہ کرنے والی رطوبتوں کی وجہ سے جو بڑھاپے کے لیے لازمی ہیں وہ اس کے مقام مخصوص کی وسعت کا سبب بن کر قلت لذت کا سبب بن جاتی ہیں اور سن کے تقاضے کی وجہ سے اس کے رحم میں کشش زیادہ

Scanned by CamScanner

پیدا ہو جاتی ہے جو جذب منی شدت سے کرتا ہے اور یہ بات نقصان پیدا کرتی ہے- ایسے ہی اس کم سن لڑکی سے جماع جو بالغ نہ ہوئی ہو نقصان کا باعث ہوتا ہے- اس کے مختلف اسباب ہیں- ایک تو یہ کہ کم سنی کی وجہ سے اس کو جماع کی رغبت نہیں ہوتی - دوسرے جب اس سے جماع کیا جاتا ہے تو وہ بوجہ عدم برداشت کے بے قرار اور پریشان ہوتی ہے جس سے جماع کرنے والے کے نفس کو ایک قسم کی نفرت پیدا ہوتی ہے- تیسرے یہ کہ اس کے رحم کی شدت کشش اپنی قوت جاذبہ کی وجہ سے منی زیادہ کھینچتی ہے- اس سے ضعف باہ پیدا ہوتا ہے- نیز حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا بھی نقصان کا سبب ہوتا ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مقام گندہ ہوتا ہے اسی وجہ سے طبیعت نفرت کرتی ہے اور یہ تنفر ضعف باہ پیدا کرتا ہے- دوسرا پیشاب کی نالی میں مرض پیدا کرتا ہے- ایسے ہی اس عورت کے ساتھ جس سے مدت دراز سے ہم بستری کا اتفاق نہ ہوا ہو اس کے مقام مخصوص میں فاسد اور سڑے ہوئے اور بہت سے گندے مادے جمع ہوتے ہیں جو باہ کو کم کرتے ہیں- مریض اور بدصورت عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے بھی نقصان ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے جماع سے نفس کو تنفر ہوتا ہے علی الخصوص جب مقام خاص میں بھی گندگی اور بدبو ہو- باکرہ بالغہ عورت کو جماع اگرچہ اس زمانے کے لوگوں کو بہت پسند ہے اور عدم واقفیت کی وجہ سے سب جماعوں سے اچھا جانتے ہیں- مگر جماع کے وقت کی اس کی مضطربانہ حرکات اور خون کا جاری ہونا تنفر طبع کا سبب ہوتا ہے اور یہ سب نقصان باہ کا موجب ہیں- غرض مذکورہ بالا عورتیں یا وہ دوسری عورتیں جن کے جماع سے پورا لطف اور لذت حاصل نہیں ہوتی وہ فرحت نہ پہنچانے کی وجہ سے جو دل کے انبساط اور بڑی قوت اور حرارت عزیزی کو ہیجان میں لاتی ہے قلت تولید منی کی شکایت پیدا ہوتی ہے اور یہ قلت تولید باہ کو کمزور کرتی ہے- یہی سبب ہے کہ محبوبہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا دل کی کشادگی اور فرحت اور رغبت طبیعت اور حصول سرور خوشی کے سبب سے باوجود منی کے زیادہ خارج ہونے کے بعد نقصان نہیں کرتا- کیونکہ تولید منی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ضعف کمزوری پیدا نہیں ہونے پاتی - وہ عورتیں جن کے ساتھ مجامعت مفید اور

Scanned by CamScanner

اولی اوران کا حال ان کی عمراور سن سے معلوم ہوگا جو ہم درج کرتے ہیں- پہلے ایک عجیب فائدہ: کا حال بیان کیا جاتا ہے- جماع کرتے ہوئے اگر سمجھا جائے کہ آلہ تناسل دراز نہیں ہے اور عورت کا رحم دور ہے تو عورت کی کمر کے نیچے تکیہ رکھے بغیر رحم اور سرذکر کا ملنا دشوار ہے- عام آدمی جو صرف چوتڑوں کے نیچے تکیہ رکھ دیتے ہیں یہ صورت اگرچہ رحم کی نزدیک ہونے کی حالت میں اس کے منہ کے اونچا اور سرقضیب سے مل جانے کی وجہ سے لذت کی زیادتی کا سبب ضرور ہوتا ہے مگر دراں حالیکہ رحم دور ہو اور آلہ مردمی کوتاہ تو اس صورت میں وہ مفید نہ ہوگا - اور زیادہ دوری کا سبب ہو جائے گا- لہٰذا یہ بات بالکل صاف ہوجاتی ہے کہ رحم کی حالت طبیع کے لحاظ سے تکیہ مختلف طور سے رکھنا چاہیے- وہ عورتیں جن کے رحم کا منہ ہموار ہوان کو کمر یا سرین کے نیچے تکیہ رکھنا چاہیے چاہے تکیہ کو لمبا کر کے رکھیں خواہ چوڑا کر کے جیسا مناسب حال ہو کریں- مگر جب کہ رحم کا منہ نیچے رکھنا بہتر ہے کیونکہ اس طرح تکیہ رکھنے سے رحم کا منہ اٹھ کر حشفہ کے مقابل ہو جائے گا اس صورت میں کمر کے نیچے تکیہ رکھنا فم رحم کو اور جھکا دے گا- اور وہ خلاف مدعا ہوگا- مگر وہ عورتیں جن کے رحم کا منہ اوپر کی طرف ہوان کی کمر کے نیچے چوڑا تکیہ اس طرح رکھنا کہ ان کے چوتڑ نیچے کی طرف جھک کر فج کے مقابل آجائے وہ دونوں کی لذت کا سبب ہوتا ہے- مگر سرین کے نیچے تکیہ رکھنا فم رحم کو اونچا کر کے اور بھی دشواری حصول مطلب کا باعث ہوتا ہے- کیونکہ رحم کا منہ جب تک حشفہ کے مقابل نہیں ہوتا عورت کو ہرگز لذت اور انزال نہیں ہوتا- جبکہ رحم دائیں بائیں کسی طرف کو جھکا ہو تو کسی ہوشیار دائی سے علاج کرانا چاہیے-

چوتھے باب کی گیارہویں فصل

اندری بجری ایک ایسا عجیب وغریب علم جسے ہر عیاش مزاج انسان کو ضرور معلوم کر لینا چاہیے- مگر نشست یا آسن پر اس کے سیکھنے کا دارومدار ہے وہ کسی طور سے درست نہیں معلوم ہوتی - اور اس کا پورا جاننے والا بھی میری نگاہ سے نہیں گزرا نہ

کہیں سنا گیا اور جو لوگ کہ اس کے جاننے کے مدعی ہیں مزا یہ کہ وہ لوگ پورے طور سے شست سے بھی واقف نہیں- پھر جب اس کے اصول نسست سے ہی واقف نہیں تو س کے نتائج ان سے کیا ظاہر ہو سکتے ہیں-صرف زبانی دعویٰ ہے جس سے صریحاً ان کا جھوٹ معلوم ہوتا ہے- اتنا البتہ ہے کہ جو لوگ مشاق ہیں وہ بغیر نشست کی تکمیل ہی کے منی کو زیادہ روک سکتے ہیں اور دیر میں مزل ہوتا ہیں مگر اس کے ساتھ بھی یہ شرط ہے کہ ان کو سرعت انزال اور ضعف اور خفقان وغیرہ کی بیماریاں نہ ہوں- کیونکہ ایسا تندرست آدمی اگر اس کے مراتب کو استعمال میں لائے بغیر بھی امساک کا خیال کرے تو ممکن ہے- اسی لئے اس علم سے خاطر خواہ مفید نتائج نہیں نکل سکتے اس کے علاوہ اندری بجری کا عمل کرنے والے مختلف المزاج عورتوں کی حرارت جائے شرمگاہ کے خلطوں میں پہنچنے سے اخلاط میں احتراق پیدا ہونے سے انجام کار جذام کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں-

جس کا دفع ہونا محال ہو جاتا ہے- اصل میں یہ جوگیوں کا علم ہے کہ منی کا روکنا جو حبس دم کی قسم سے ہے ان کے لئے ممکن اور آسان ہے مگر چونکہ اس میں نفع کم اور نقصانات زیادہ ہیں اس لئے اس کے مفصل بیان کو نظر انداز کر دیا گیا-

دوسرا مقالہ

چونکہ خدائے تعالیٰ کی حکمت کاملہ کا اصل منشا لذت جماع سے نوع انسانی کا باقی رکھنا ہے- اس لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں اس فعل کا بے حد شوق پیدا کیا ہے- اور عام و خاص میں اس درجہ اس شوق کا غلبہ پوشیدہ کر دیا ہے کہ ضروری خواہش اور ضروری حوائج کے مقابلے میں بھی وہ اس کو ترجیح دیتا ہے- یہاں تک کہ شرافت عقلی کو بھی جو بدن کی سب سے زیادہ بہترین چیز ہے- شہوانی قوتوں کے غلبے کے وقت، اس کا محکوم اور مغلوب ہو جانا پڑتا ہے- پھر اس وقت عقل کا وجود نہ ہونے کی برابر رہ جاتا ہے- حیا، شرم- اپنے پرائے کا لحاظ اور خیال، عاقبت بینی، حصول معیشت اولاد کا خیال

Scanned by CamScanner

عورتوں کے اخراجات جو لازمی نتائج ہیں اور جو زندگی بھر پورے کرنے پڑتے ہیں اس وقت یہ سب باتیں دماغ سے محو ہو جاتی ہیں اور بجز اس خیال کے اور کوئی خیال ہی باقی نہیں رہتا- انتہا یہ کہ غلبہ شہوت کے وقت خدا بھی یاد نہیں رہتا- اور حرام حلال کسی بات کی پروا نہیں ہوتی- اور ایسے ایسے لایعنی خلاف عقل کام کر بیٹھتا ہے کہ جو وہم میں بھی نہیں آتے- اور چونکہ مجامعت کا اصلی سبب بقائے نسل انسانی ہے- اس لیے عقلمند آدمی اس طاقت اور تخم کو فضول اور لایعنی طور پر ضائع نہیں کرتے- اب چونکہ آدمی کا جنس مخلوقات میں شریف ہونا ظاہر ہے- اور آدمی کی بقا جب ہی ہو سکتی ہے کہ پیدائش کا سلسلہ جاری رہے اس واسطے اعضائے تناسل کی حفاظت لابدی اور ضروری چیز ہے اور اس کے امراض کا دفع کرنا مقدم ہے- اس لیے علم طب جس کے ذریعہ سے اس سلسلہ بقا کی حفاظت ہو سکے اور علموں کے مقابلہ میں نہایت شریف قرار دیا گیا ہے-

دوسرے مقالے کا پہلا باب

ہوشیار اور سمجھدار آدمی اچھی طرح واقف ہیں کہ خواہش جماع کے پیدا ہونے کا اصلی مقام دل ہوتا ہے- اس واسطے جب تک کہ دل صحیح نہ ہوگا- اور جب تک وسوسوں اور دنیاوی مکروہات وغیرہ سے اس کو فراغت اور فرصت نہ ہوگی اس وقت تک مجامعت نہیں ہو سکتی- اور کیوں نہ ہو کہ دل آدمی کے جسم میں رئیس مطلق ہے- ہاں اتنی بات ہے کہ وہ یعنی دل دماغ کی شوقیہ روح کی شرکت سے اس فعل کو اچھی طرح انجام دے سکتا ہے- کیونکہ یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر اوقات دل چاہتا ہے اور جماع کا ارادہ کرتا ہے مگر شوق کامل کی رہبری نہ ہونے کی وجہ سے کما حقہ یہ فعل ظہور پذیر نہیں ہو سکتا ایسے ہی صرف شوق بھی بغیر خواہش قلب کے بیکار محض قرار پاتا ہے چنانچہ ماہرین اس بات کو خوب جانتے ہیں- پس حصول مجامعت کما حقہ اس بات پر منحصر ہے کہ پہلے دل کا عزم ہو اور پھر دماغ اور حرام مغز میں وہ قوت حس موجود ہو جو دخول اور خروج اور انزال سے جماع کی لذت معلوم کرے جگر میں معتدل خون ہو- اور

بعض کے نزدیک جگر سے شہوت طبعی کا گردہ کی شرکت سے ظہور ہوتا ہے اور یہ بالکل صاف بات ہے کہ جب جماع کا ارادہ کیا جاتا ہے اس وقت خواہش اور خون اور زبردست ریح غلیظ روح سے خالی پٹھے اور دوسرے جزو پر ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عضو مخصوص کے مخصوص حصے ریح سے اور شرائین روح سے اور رگیں خون سے بھرتی ہیں اسی پر عضو کی لمبائی اور فربہی اور سختی کا دارومدار ہے۔ تندی اسی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماع کی حرکت طبعی چیز ہے۔ جب کہ قوت ارادی یعنی قلبی کی بھی اس میں شرکت ہو ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر صرف ارادہ ہی مان لیا جائے تو طرف ثانی کی موجودگی میں اس کا ظہور ہو سکتا ہے نہیں تو نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ ایسا نہیں طرفین کی موجودگی طبیعت کا کسی امر اہم کی طرف رجوع ہوتا جماع کے خیال کو بھلا دیتا ہے اور جب طبیعت اس کام سے فارغ ہوتی ہے تو پھر اس کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر آلہ مخصوص کی تندی جماع پر راغب کرتی ہے اسی لیے حرکت جماعی امر طبعی کی مانع ثابت ہوئی۔ اور شراکت اختیاری بھی ضروری ہے یعنی امر اختیاری طبعی فعل کا مددگار ہوتا ہے کہ فعل تو طبعی ہے اور جماع کا سبب اور ارادہ قبول کرتا ہے اور روح اور ریح جو ارادے کے وقت عضو میں بھر جاتی ہیں طبعی اور حرکت دینے والے پٹھوں کو ارادی کہا گیا ہے۔ جماع کرنے والے کے لیے حرکت نفسانی بھی ضرور ہے۔ کیونکہ حرکت نفسانی انبساط نفس اور خوشی اور حصول لذت خاص کر منزل ہونے کے وقت کی لذت کے سبب سے ہوتی ہے۔ اور بدنی حرکت جماع کے وقت خاص کر انزال کے وقت تمام بدن کی حرکت کے سبب سے ہوتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ فعل جماع نفسانی اور بدنی کا تابع ہوتا ہے۔ اور چونکہ حرکت حرارت کا اور حرارت تحلیل ریاح اور رطوبات کا باعث ہوتی ہے اور انزال کے ذریعے سے بدن کا وہ آخری جوہر جو جزو بدن ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے خارج ہوتا ہے اور حصول لذت کی وجہ سے بدن کی تمام روحیں تحلیل ہوتی ہیں۔ اسی لیے جماع کے وہ تمام نقصانات اور فوائد جو تحریر کیے گئے ہیں کچھ تو بدن کی حرکت سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ نفسانی اور حیوانی حرکات سے متعلق ہیں۔ جاننا چاہیے کہ طبیب بدن کے تمام افعال کو طبیعت سے منسوب ٹھہراتے

ہیں- جو بدن کی اصلاح کرنے والی ہے- اور وہ ایک اس طرح کی قوت ہے عدیمۃ الشعور جو تسخیر کے ساتھ احاطہ کر کے بدن کی تدبیر کرتی ہے اور اہل فلسفہ اسی قوت کو نفس کہتے ہیں- اور قوت جسمانی بدن کی تکمیل کے لیے بدن کی محافظ ہوتی ہے- اور طبیعت کے خواص میں یہ بات بھی ہے کہ کسی دینی یا دنیاوی مقصد کے حصول کے قصد کے وقت تمام حرارت بدن کی معیت میں مصروف ہو جاتی ہے اور ان سے بھاری مدد چاہتی ہے تاکہ وہ غرض حاصل ہو جائے- اس وجہ سے کہ کوئی آدمی جب تک کسی کھیل کو دشطرنج وغیرہ میں مستغرق رہتا ہے تو کھانے پینے اور حوائج ضروری تک کو بھولا رہتا ہے اور یہ بات اس سبب سے ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقابل پر غلبہ حاصل کرنے میں منہمک ہوتا ہے---اور---انسان کی طبیعت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جب اس کو کوئی غرض لاحق ہوتی ہے تو وہ اپنی بدنی اور نفسانی قوتوں کو اپنا شریک بنا کر پورے طور سے ادھر توجہ کرتی ہے- اور باقی تمام افکار سے وقتی طور پر قطع نظر کر لیتی ہے یہاں تک کہ سب ضروری باتیں بھی چھوٹ جاتی ہیں- اگر عشق حقیقی یا مجازی ہوتا ہے تو اس میں بھی ایسی ہی محویت ہوتی ہے-

دوسرے مقالے کے پہلے باب کی پہلی فصل

عقلمندوں پر یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ نوعیت کے اعتبار سے خصیوں کی ریاست ظاہر ہے کہ وہ منی کے پیدا ہونے کی جگہ ہے جو پیدائش کا سبب ہے- اور جمہور میں سیدھے خصیہ کو بائیں سے زیادہ قوی اور بڑا مان لیا گیا ہے اور اس کے خلاف شاذ و نادر ہوتا ہے اور کلانی میں اس کا ظہور عورتوں کے خلاف واقع ہوا- کیونکہ عورتوں کے بیضے چھوٹے اور چپٹے ہوئے ہیں اور مردوں کے یہاں آلہ تناسل کی جڑ میں اور عورتوں کے یہاں رحم کی گردن کی جڑ میں ہوتے ہیں- اور درمیانی درجہ خصیوں میں یا انثیین کا بڑا ہونا کثرت تولید منی کا باعث ہوتا ہے اور منی کا زیادہ پیدا ہونا مردوں کی کثرت قوت باہ کا سبب ہوتا ہے مگر کبھی کبھی حد سے زیادہ رطوبت کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور

Scanned by CamScanner

مرطوب جگہ کے رہنے والوں میں اکثر رطوبت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے- بلکہ رطوبت کی زیادتی حرارت غریزی بجھا دیتی ہے اور یہ بات جلد سے جلد رطوبت مزاج کے بڑھانے کا مولود میں سبب ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے بیضوں کی کلانی کا وہاں کے لوگوں میں یہ عالم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اٹھنا بیٹھنا اور حرکت دشوار ہو جاتی ہے- اور دزیائے شور کے قریب کے لوگوں میں یہ مرض زیادہ لاحق اور یہ حالت بیشتر پیدا ہو جاتی ہے- کیونکہ برودت اور رطوبت کا ان کے مزاجوں پر غلبہ ہوتا ہے چنانچہ کلکتہ وغیرہ میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے- اور باہ کی کمی بلکہ اس کے جاتے رہنے کا سبب ہو جاتا ہے- اسی طرح خصیوں کا چھوٹا ہونا کلانی کے خلاف اثر کرتا ہے یعنی جن کے بیضے چھوٹے ہوتے ہیں ان کی باہ کی قوت کمزور ہوتی ہے- چنانچہ مابون اور ضعف الباہ اور زنانوں میں یہ بات پائی جاتی ہے اور چونکہ خصیے جو بہت سی رگوں پٹھوں ان کی شاخوں اور روحوں وغیرہ سے مل کر بنے ہیں اس لیے چوٹ کے متحمل نہیں ہوتے- بلکہ تھوڑے سے صدمہ کے پہنچنے سے ان پر ضعف طاری ہوتی ہے اور زیادہ چوٹ لگنے سے موت کے واقع ہونے کا گمان ہوتا ہے- اور نشہ باز اور بڈھے اور زیادہ جماع کرنے والے کی منی میں تولید کی قوت نہیں رہتی بلکہ اس سے استقرار حمل ہی نہیں ہوتا- اور جن آدمیوں کے کچھ عضو یا اعضا میں سے کوئی عضو ناقص ہوتا ہے ان آدمیوں کی منی سے جو بچہ کی تولید ہوتی ہے وہ بھی سلیم الاعضا یا صحیح نہیں پیدا ہوتا- اگر چہ یہاں موقع کے لحاظ سے یہ چاہیے تھا کہ انثیین کی تشریح ضرور ہوتی مگر چونکہ باوجود کوشش کے بھی ان کے صحیح حالات دستیاب نہ ہو سکے لہٰذا اس کو مشرح اور مصرح نہ لکھ سکا اور مجمل جو کچھ منی کے راستے اور منی کے رہنے کی جگہ کا حال معلوم ہو وہ اس کے حوالے سے منی کے حالات میں لکھ دیا گیا-

دوسرے مقالے کی دوسری فصل

شیخ بو علی سینا کا یہ مقولہ کہ مجامعت سے عضو خاص قوی اور مضبوط ہوتا ہے اور اس

Scanned by CamScanner

کے چھوڑنے سے دبلا پن پیدا ہوتا ہے اور بقراط نے بھی فصول بقراطی میں یہی لکھا ہے کہ جو کام جس عضو کے متعلق ہے اس کے کرنے سے وہ عضو فربہ اور طاقتور ہوتا ہے۔ اور اس کام کا ترک کرنا دبلے پن کا باعث ہے اور بعض اشخاص کا خیال ہے کہ یہ افلاطون (طبیب جو کہ بقراط سے بھی پہلے گزرا ہے) کا مقولہ ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ بلوغ کے زمانے میں جماع کا فعل قوت شہوت کا سبب ہوتا ہے۔ اس لیے کہ یہ فعل ابتدا ہیں رگوں کی کشادگی کی وجہ سے خون کے زیادہ داخل ہونے کا باعث ہوتا ہے یا یہ کہ اس طرف خون کا دوران بڑھ جاتا ہے۔ افلاطون کا یہ قول بھی ہے کہ طاقت کا زیادہ دنوں تک سکون کی حالت میں رہنا اور کام میں نہ آنا اس کو سخت کمزور اور ضعیف کر دیتا ہے۔ اور اس عضو کے مخصوص قویٰ کی محنت اور قویٰ کی طاقتوں کو زیادہ کرتی ہے۔ مرد کے عضو مخصوص کی درازی اور عورت کے مقام مخصوص کی عدم وسعت اور کمی کی صورت میں ولادت ہونا محال ہے وجہ یہ ہے کہ منی جب تک رحم تک پہنچے پہنچے اصلی حرارت کو بایں وجہ کہ پہلے رحم کے پہلوؤں سے ملتی ہے خراب کر کے رحم کے سرد کرنے کی قوت قائم نہیں رکھ سکتی۔ جماع کرنے والے کے پیشاب میں خطوط ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ استنجا نہ کرے۔ سردی کے وقت جاڑوں کے موسم میں وہ شہر جہاں ٹھنڈک زیادہ ہوتی ہے۔ خنک ہوا میں اس وجہ سے کہ باہر کی سردیاں تمام قوتوں اور تمام حرارتوں کو اندرونی جانب اکٹھا کر دیتی ہیں اور اس صورت میں بخلاف عورتوں کے مردوں کی قوت باہ کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اور بعض تجربہ کار اس کے خلاف بیان کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ عورتوں کی قوت باہ سردی کے موسم میں بڑھ جاتی ہے اور مردوں کی کم ہو جاتی ہے۔ مگر ظاہرا اس قول پر پہلے قول کو ترجیح ہے۔ اس لیے کہ چونکہ مردوں کا مزاج حار ہے اور خارجی ٹھنڈک ان کی حرارت کو اندر کی طرف سمیٹتی ہے اور یہی چیز کثرت باہ کا سبب ہو جاتی ہے۔ نیز سردی ظاہری سے فرحت اور انبساط نفس کے حاصل ہونے کی وجہ سے طبیعتوں کا باہ کی طرف میلان ہوتا ہے ایسا بھی ممکن ہے کہ سرد مزاج والے مردوں پر دوسرا قول درست ہو سکے اور صادق آئے۔ باہ کی زیادتی اتفاق سے کسی کے حصہ میں آتی ہے درحقیقت وہ مرض نہیں ہے بلکہ عیاش لوگوں کو تو اس کی تمنا ہوتی ہے

مگر- چونکہ وہ غیر طبعی چیز ہے اور خواص بشری کے بموجب کبھی کبھی داخل مرض بھی ہو جاتی ہے جیسے ودی پیشاب کے بعد آنے لگتی ہے- اگر ایسا اتفاق ہو تو بوقت ضرورت ان نسخوں کا استعمال کیا جائے جو آگے چل کر لکھے جائیں گے-

دوسرے مقالے کا دوسرا باب

اس باب میں منی کا سبب اور اس کا احوال درج ہے- منی دراصل عضو کے چوتھے درجے کے ہضم کا فضلہ ہے یعنی جسم کے اندر جذب ہو جانے والی رطوبت جو جمنے اور بستہ ہونے کے قریب ہوتی ہے- چوتھے ہضم کے بعد انثیین کی رگوں میں جمع ہو کر منی ہو جاتی ہے اور ان رگوں میں اس کے بننے کی یہ صورت ہے کہ وہ خون جو خصیوں کی رگوں میں آتا ہے لطیف اور نضج پایا ہوا ہوتا ہے- پھر خصیوں کے راستوں میں جو شریان- ورید اور طرح طرح کی رگوں پٹھوں جھلیوں کی بے تعداد شاخوں کے جالدار بنے ہوئے ہیں روح کے ساتھ ساتھ حرکت پا کر ابخرات لطیفہ پیدا کرتا ہے اور یہاں سے منی کے رہنے کے مقام میں جو ایک رگ گردوں اور ایک پٹھ سے ہوتی ہوئی خصیوں میں آئی ہے اور وہی منی کا خزانہ اور پکنے کی جگہ قرار پائی ہیں یہاں دوسری دفعہ پک کر وہ سرخی کہ جو نضج سے پہلے خون میں موجود تھی زائل ہو کر معتدل قوام بن جاتا ہے- اور سفید ہو جاتا ہے- اسی کا نام منی ہے یہ منی یہاں حرکت پاتی ہے یہ حرکت وہ ہے جو انزال کے وقت ہوتی ہے آلہ مخصوص کی جڑ میں پہنچتی ہے اور بعد ازاں اس رستہ سے جو منی کے نکلنے کے واسطے مقرر ہے رحم کی طرف پھسل آتی ہے اور رحم کے منہ تک پہنچ جاتی ہے کیونکہ رحم کے اندر جذب کی خاصیت موجود ہے- لہٰذا رحم اس کو جذب کر لیتا ہے- پس جس صورت میں کہ مرد اور عورت دونوں ساتھ ساتھ منزل ہوتے ہیں اطبا نے اس کو جماع طبعی قرار دیا ہے لیکن اس سبب سے کہ منی کے مادے کو بھی بدن کا ایک

Scanned by CamScanner

فضلہ قرار دیا ہے اور اس پر یہ دلیل قائم کی ہے کہ جو چیز اعضا کی غذا سے فاضل رہے اور بدن کو اس کی ضرورت بھی نہ ہو تو اس کو فضلہ سمجھا جائے گا- مگر مادہ منویہ کے افضل اور اعلیٰ ہونے میں کہ دراصل حیات اسی کا نام اور اسی سے مراد ہے کیونکہ اعضائے رئیسہ کی بلکہ تمام جسم کی تقویت اسی کے ساتھ وابستہ ہے اسی واسطے کہا ہے کہ منی آنکھ کی پتلی کی طرح ہے بازوں کو مضبوط کرتی اور پنڈلیوں کے گودے اور تلی کو طاقت پہنچاتی پاؤں اور ہاتھ کو قوت دیتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو بھی بدن کی صالحہ خلطوں میں سے مان لیا جائے تو گنجایش ہے- پھر اگر منی کو بھی اس کے مادے کے سبب سے فضلہ خیال کیا جائے تو یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر منی بھی پسینہ' پیشاب' پاخانے' میل وغیرہ کی طرح ایک قابل دفع چیز ہے تو پھر اس کی کوئی افضلیت اور عمدگی ثابت نہیں ہوتی- وجہ یہ ہے کہ پسینے میل اور بول و براز وغیرہ کی بدن کو ضرورت نہیں ہوتی اور ان کے مقابلے میں منی کو آنکھ کی پتلی اور حیات وغیرہ بتایا گیا ہے- لہٰذا اس کو بھی ویسا ہی ایک فضلہ سمجھنا غلطی ہے- اور اگر اس وجہ سے فضلہ مانا جائے کہ جو اعضا کی غذا سے بچ جائے وہ فضلہ ہے تو یہ بات بھی تسلیم کرنے کے لائق نہیں ہے- کیونکہ اس سے خصیوں کی غذا حاصل ہوتی ہے- جیسا کہ شیخ نے قانون میں تصریح کی ہے- پھر اگر روح کو بھی عدم تغذیہ کے سبب سے فضلہ کہا جا سکتا ہے اگرچہ وہ بدن کی پرورش کرتی ہے- اور حیات کا دارومدار اسی پر ہے- مگر قوام بدن میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے بخلاف منی کے اور اگر منی اطبا کے نزدیک فضلہ ہی قرار پاتی تو یہ قول کیونکر درست ہوتا کہ اگر منی کے دس گنا خون نکل جائے تو اتنا ضعف نہیں ہوتا- پھر یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اگر منی واقعی فضلہ ہوتی تو اس کے جسم کے نکلنے سے ضعف کیوں لاحق ہوتا- کیونکہ فضلے کے خارج ہونے سے تو اور الٹا آرام پہنچتا ہے لیکن منی کے خارج ہونے سے بمقابلہ دوسرے فضلوں کے اس واسطے زیادہ ضعف پیدا ہوتا ہے کہ منی کا مادہ خون صالح اور نضج پائے ہوئے خون سے جو بہت سے استحالوں اور چار ہضموں کے بعد جمنے والی رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد ہو جاتا ہے حاصل ہوتا ہے یعنی ہضم چہارم عضوی ہونے کے بعد وہ باقی ماندہ حصہ جو اعضا کی تحلیل شدہ مقدار کے بدل میں باقی رہ

جاتا ہے- فاضل ہوکر منی کے خزانے میں مجتمع ہوکر تسکین کی غذا بنتا ہی اور پھر نضج پاتا ہے تو منی بنتا یا کہلاتا ہے- اور یہ مادہ مجتمعہ بطریق مدد تمام اعضا سے نکلتا ہے- یہ بات نہیں ہے کہ وہ ذخیرے کے طور پر رہتا ہے- پس جب جماع کیا جاتا ہے تو یہ مادہ آدھا خارج ہوتا ہے یا اس سے بھی کم وبیش غرض جتنا کم رہ جاتا ہے اس سے بہت زیادہ ضعف ہوتا ہے- چنانچہ اکثر تین چار مرتبہ مجامعت کرنے کے بعد اس کا خزانہ خالی ہو جاتا ہے اور پھر انزال ہونے میں منی کے بجائے خون آتا ہے- اس کے مقابلے میں خون جسم سے کم نکلتا ہے اور زیادہ مقدار جسم میں موجود رہتی ہے تو اس کا ضعف بھی جیسا کہ چاہیے ویسا نہیں ہوتا- اور یہ بھی ہے کہ خون ضرورت کے وقت جسم سے نکالا جاتا ہے- اور یہ جب ہی ہوتا ہے کہ خون میں کوئی فساد پیدا ہو جائے پس اخلاط فاسدہ کے خارج ہونے کے وقت طبیعت کو ایک قسم کی راحت ہوتی ہے- نہ کہ ضعف- بخلاف منی کے کہ ضرورت اور بے ضرورت لذت حاصل کرنے اور طبیعت کے اس فعل سے مانوس ہونے کی وجہ سے اس کے صالح ہونے کے باوجود خارج کرنی پڑتی ہے پھر وہ بھی درآں حالیکہ اس کی مقدار بھی کم ہوتی ہے اور اخراج زیادہ ہوتا ہے- اس کے مقابلے میں خون کی مقدار زیادہ اور اس کا اخراج ضرورتاً کبھی کبھی ہوتا ہے تو دونوں چیزوں کا مقابلہ ہی فضول ہے- بہت سے ردوبدل اور تبدیلیاں ہونے کی وجہ سے منی بمشکل حاصل ہوتی ہے اور پھر اس زیادتی سے وہ خارج ہوتی ہے جو ظاہر ہے اسی طرح خون اور خلطوں کی کثرت اور بر بنائے اتفاق کبھی کبھی ان کا نکلنا بھی پوشیدہ نہیں ہے- تو دونوں چیزوں میں کیا تقابل ہوسکتا ہے اتنا ضرور ہے کہ کوئی بھی مادہ ہو اس کے زیادہ خارج ہونے سے بدن میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور کمزور ہو جاتا ہے- مگر اس وقت کہ مادہ مرض پیدا کرنے والا ہو- کیونکہ کتنی ہی مرتبہ یہ اتفاق ہوا ہے- کہ اس وقت جب بدن کی خلطوں میں کمی تھی کسی ضرورت یا سبب سے مریض کے جسم سے باقی مادہ کو نکالا گیا تو مریض کو کمزوری اور ضعف ہوا یا غشی طاری ہوگئی- ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے اور بہت سے ایسے ردی حالات پیدا ہو گئے جو مادہ منی کے زیادہ نکلنے سے بھی نہیں ہوا کرتے- نیز کسی رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد کو فضلوں میں شمار نہیں کیا- اسی طرح

کسی نے یہ بھی نہیں کہا کہ وہ لذت جو روح کے تحلیل ہونے سے جماع میں حاصل ہوتی ہے کسی فضلے کے اخراج سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ روح کثیر کا تعلق بھی فضلے کے ساتھ اس کے ردی ہونے کے سبب سے نہیں ہوتا۔ بہر حال منی کا افضل ہونا ایک تو بلحاظ رطوبت قریبۃ الانعقاد کے ثابت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں بہت سی تبدیلیاں اور استحالے ہوتے ہیں خون کے ساتھ روحی تعلقات ہیں اور تمام جسم کی جڑ ہے۔ یہ سب اس کی افضلیت کو ثابت کرتے ہیں۔ پس منی ایک جسم ہے جو تر اور بہنے والی ہے جو بدن کے تمام حصوں سے تحلیل ہو کر نکلتی ہے اور اس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو جائے جو نوع میں اس سے الگ ہو یا قریب ہو جیسے کہ خچر گھوڑی اور گدھے کی منی کے ملنے سے پیدا ہوتا۔ یہاں جسم سے جسم طبعی مراد ہے۔ اور تر ہونے کا مقصد یہ ہے کہ آسانی کے ساتھ پھیل جائے اور غلبہ حاصل کر لے۔ اور استحالوں اور ہیئت کی تبدیلیوں سے یہ غرض ہے کہ ان اثرات کو جلد قبول کر سکے جو پیدائش اور خلقت کے کامل کرنے والے ہیں۔ اور سیال اس لیے ہے کہ جب دوسرے جسم میں وہ داخل کی جاتی ہے تو اس کے اجزاء کو نیچے کی طرف بہا دیتی اور پھیلا دیتی اور سہولت و آسانی کے ساتھ رحم کی جڑ میں پہنچا دیتی ہے۔ اور اسی سے پیدائش ہوتی ہے۔ رہا بدن کے حصوں میں تحلیل ہونا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بیضوں کے پاس کی رگوں اور بیضوں میں پہنچ جاتی ہے اور جب آخری جگہ پر پہنچتی ہے تو اور باقی رطوبتوں کو لے کر خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح خلط سے خلط مستحیلہ اور رطوبت قریب العہد بالانعقاد سے رطوبت ثانیہ پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ حکیم علی نے شرح قانون میں بیان کیا ہے۔ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے۔ رگوں کا ہضم جب ہو چکتا ہے تو پھر اعضا میں ان سے جو رطوبت ٹپکتی ہے اور منقسم ہو کر دوسرے اعضا کی غذا بنتی ہے اور ان کا ہضم پورا ہو کر پھر دوسرے اعضا کو خوراک مہیا کرتی ہے اور جو حصہ باقی رہ جاتا ہے وہ تمام اعضا میں جمع رہ جاتا ہے۔
اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ غذا نہ ملنے کے وقت وہ کام دے سکے وجہ یہ ہے کہ جب اعضا کو غذا نہیں پہنچتی تو پھر یہی فضلہ کچھ تبدیلی پا کر اعضا کی غذا بنتا ہے اور منی جس کا نام ہے وہ اسی کا بقیہ ہے۔ اور اس کو فضلہ اس واسطے کہا ہے کہ جو کچھ اعضا کی غذا سے بچ جائے

وہ فضلہ ہے۔ شیخ نے کہا ہے کہ منی رطوبت قریب العہد بالانعقاد کو کہتے ہیں۔ پھر اس کا بدن کے دوسرے فضلوں سے کیا موازنہ کیا جائے۔ اسی طرح مولف بحر الجواہر نے فضل بالضم کے معنی افزوں از چیزے لکھے ہیں جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ رد اور دفع کے قابل ہو۔ جیسے کہ پیشاب پاخانہ پسینہ اور میل وغیرہ۔ اور رگوں یا بدن کے حصوں یا بدن کے حصوں سے اس کے انیثیین میں پہنچنے کو بعض نے اس طریقہ پر بتایا ہے کہ معتدل خوراک کے بہتر (۷۲) گھڑی گزرنے کے بعد منی ہونے کی قابلیت پیدا کر کے تمام اعضا سے ان رگوں کے راستے سے جو غذا تقسیم کرتے ہیں جگہوں میں پہنچتی ہے اور ایسا استحالوں کے بعد ہوتا ہے۔ اور پھر جگر سے بہ توسل خلا گردوں میں اور گردوں سے بوسیلہ ان خلا کی شاخوں کے جو جال کے مانند خصیوں میں پھیلی ہوئی ہیں انیثیین میں پہنچتی ہے۔ اور دوسری مرتبہ طبخ پا کر منی بن جاتی ہے اور وہاں سے منی کے رہنے کی جگہوں میں پہنچ جاتی ہے۔ مگر قدیم حکما کہتے ہیں کہ خصیوں تک اس کے پہنچنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ رطوبت ہضم چہارم کے بعد خدائے جل شانہ کے حکم سے حرارت غریزی کے وسیلے سے دماغ میں بطریق تبخیر پہنچتی ہے یعنی بصورت بخارات پہنچتی ہے پھر وہاں سے غلظ اور گاڑھا پن اختیار کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دماغ کا مزاج سرد ہے لہٰذا وہ بخارات متکاتف ہو کر اس صورت پر آ جاتے ہیں جو چڑھنے سے پہلے رکھتے تھے۔ پھر وہاں سے کان کے پیچھے کی رگوں کے ذریعے سے ریڑھ کے حرام مغز میں پہنچتے ہیں اور اس جگہ پہنچنے کا فائدہ یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ دماغ سے وصول ہونے والی قوت قوی ہو جائے تا کہ دوسری بار استحالہ سے پہلے منی تبخیر کے قابل نہ رہے۔ وہی مادہ حرام مغز سے چل کر پیٹھ سے گزرتا اور گردوں میں پہنچتا اور پھر خصیوں کے قریب آ جاتا ہے۔ اور یہ ان رگوں کے ذریعے سے ہوتا ہے جو خصیوں سے ملی ہوتی ہیں اور ان رگوں میں وہ خون بھرا ہوتا ہے جو گردوں سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جب کہ نازل ہونے والا وہ مادہ جو دماغ سے نازل ہوتا ہے ان رگوں میں پہنچتا ہے تو اس میں ایک تعدیل کی صورت پیدا ہوتی ہے اور خفیف استحالے سے منی کے مشابہ ہو جاتا ہے یعنی اس میں سفیدی آ جاتی ہے اور پھر یہاں سے خصیوں میں پہنچ کر اس کی تعدیل

مزاجی اور نضج وغیرہ تمام ہو: ہے- اور سفیدی پوری ہو جاتی ہے- وہ کیسہ منی میں نہیں جاتی- اس کو منی مجازی کہتے ہیں- کیونکہ وہ اصلی منی سے مشابہ ہے- اور یہ خصیوں کی غذا کا فضلہ ہے- اور مختلف الاجزاء نہیں- کیونکہ منی کے مادے کے لیے اس شرط کی خصوصیت ہے بلکہ یہ فضلہ مشابہتہ الاجزا ہوتا ہے- اور چونکہ یہ خصیوں کی غذا کا فضلہ ہوتا ہے اسی وجہ سے اس سے اصلی منی تیار نہیں ہوتی یہ مقولے وہ ہیں جو متقدمین حکماء کے ہیں-

دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی پہلی فصل

مگر بقراط نے مادہ منی کو دماغ سے متعلق بتایا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ کان کے پیچھے کی دونوں رگوں کے ذریعے سے حرام مغز میں جاتی ہے اور حرام مغز سے ہوتی ہوئی کمر میں اور کمر سے گزر کر گردوں اور گردوں سے اس رگ کے ذریعے سے جو گردوں اور خصیوں میں ایک واسطہ ہے خصیوں میں آتی ہے اس وجہ سے کان کے پیچھے کی رگ کے فصد کرنے کو قاطع نسل انسانی سمجھا ہے- اور اس مادہ کے دماغ سے نازل ہونے اور حرام مغز میں پہنچنے کو اس کے کامل ہونے پر دال سمجھا ہے- کہ بعد مسافت مادہ منی میں تغیر نہ پیدا کرے- بقراط کی رائے کو جالینوس نے نہیں مانا ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے- اور شیخ بوعلیسینا نے قانون میں کہا ہے کہ جالینوس کے کلام سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان رگوں کے قطع کر دینے سے نسل قطع ہو جاتی ہے- شیخ کا خیال یہ ہے کہ ان دو رگوں کے کاٹنے سے مرد بانجھ ہو جاتا ہے- اور اس سے بقراط کے قول کو تقویت پہنچتی ہے- جمہور اطباء دماغ کو منی کا اصلی اور پیدائش کا مقام بتاتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ ایسا نہیں کہ صرف دماغ ہی سے تعلق ہو- بلکہ کہتے ہیں کہ وہ بدن کے تمام عضووں سے فراہم آ کر تینوں رئیس اعضا میں آتی اور ان سے انثیین میں پہنچتی ہے- اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بچہ میں ماں باپ کی شباہت ہوتی ہے- بلکہ یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ جو عضو ماں باپ کا کمزور ہوتا ہے وہی بچہ کا بھی- علامہ نے جالینوس کے مذہب کو مانا ہے-

Scanned by CamScanner

اور اس بات پر حجتیں قائم کی ہیں کہ کان کے پیچھے کی رگوں کی فصد سے نسل منقطع نہیں ہوتی کہ درصورت منی کے دماغ میں پیدا ہونے کے یہ بات لازمی ہے کہ یا تو کان کے پیچھے کی رگیں کٹنے کے بعد منی گردے میں پہنچ ہی نہیں سکتی - یا اس لیے کہ مادہ جب تک ان رگوں میں ہوتا ہوا خصیوں میں اور خصیوں سے آلہ مخصوص میں اور وہاں سے رحم میں نہیں جاتا - اس میں حمل ٹھہرانے کی طاقت نہیں ہوتی - یا اس لیے کہ ان رگوں کے خون میں سے کوئی جز و حاصل نہیں کر سکتا - پہلی بات تو اس واسطے درست نہیں ہے کہ کان کی گریں کٹ جانے کے بعد بھی منی کا گردہ میں پہنچنا ثابت ہوا ہے دوسرا امر یوں غلط ہے کہ صرف خصیوں کے خارج کر دینے سے باوجودیکہ دونوں رگیں صحیح سلامت موجود ہوتی ہیں تولید و تناسل کا سلسلہ جاری نہیں رہتا - شیخ کا یہ قول نہایت درست ہے کہ کان کے پیچھے کی رگیں ذریعہ ہیں منی کو گردے میں پہنچانے کا تو منی کا گرزہ میں پہنچنا چاہے بند ہو یا نہ ہو مگر دماغ سے منی کا نزول ضرور بند ہو جاتا ہے - اور اسی طرح یہ بات ظاہر ہے کہ جب مادہ منویہ دماغ سے نہ ہو تو اس میں پیدا کرنے کی طاقت اور استعداد نہیں ہوتی - اور یہ بھی بدیہی بات ہے کہ ماں باپ کے کسی عضو کا نقص لازماً بچہ کے بھی اسی عضو کو کمزور ہونے کو واجب کرتا ہے سوائے اعضائے رئیسہ کے - تو یہ بھی ضرور ہوا کہ دماغ سے منی کا نہ ہونا - بچہ میں دماغ پیدا نہ ہونے دے - یہاں تک تو ہے کہ کسی عضو رئیس کا ورم اور زخم یا اور کوئی تکلیف اکثر اوقات مہلک ثابت ہوتی ہے تو پھر خیال کرنا چاہیے کہ دماغ جو ایک عضو رئیس ہے وہ جب کلیتاً ہی موجود نہ ہو تو پیدائش اور بقائے نسل کا سوال ہی کیا ہے - منی کے پیدا ہونے میں خون سے مراد صرف خون ہی نہیں ہے - بلکہ تمام اخلاط کا مجموعہ ہے کیونکہ منی کا پیدا ہونا تمام اخلاط سے بحیثیت مجموعی ہوتا ہے - تو خون کا اطلاق محاورہ میں اشتراک لفظی کے ساتھ مجموعہ پر صادق آتا ہے - کیونکہ رگوں میں کہیں بھی بغیر دوسری اخلاط کے خون نہیں پایا جاتا - اتنا ہے کہ دوسرے اخلاط کے مقابلے میں قلت و کثرت کا معاملہ ہوتا ہے - اور مجموعی اخلاط ہی کے غلبہ کے وقت فصد کی جاتی ہے - جیسا کہ درد قولنج کی شدت کے وقت امالہ یعنی (مادہ کو دوسری طرف رجوع کرنے کے لیے فصد لیتے ہیں اگر چہ یہ اکثر مادہ بلغمی

Scanned by CamScanner

سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی ذات الجنب میں جو بلغم اور صفرا کی ترکیب سے اکثر ہوتا ہے فصد کو مسہل پر مقدم مانا گیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ منی کا رنگ اپنی تھیلی کی مناسبت کی وجہ سے سفید ہوتا ہے کیونکہ وہ خصیوں کے گوشت میں پیدا ہوتی ہے بلکہ اکثر اس جگہ کی ارواح کی بسبب کف کے پیدا کرنے کے سفیدی زیادہ کر دیتی ہے مگر باہر نکلنے کے وقت جوش کی وجہ سے اس کی سفیدی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جوش کف کو کم کرتا ہے۔ منی خون سے زیادہ گاڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دوسری دفعہ پکتی اور جوش کھاتی ہے۔ پھر بھی اس کا گاڑھا پن اصلی نہیں ہے۔ کیونکہ جب خارج ہوتی ہے تو اس کا جوش اور کف کم ہو جاتا ہے اور وہ پتلی پڑ جاتی ہے۔ بخلاف اس کے کہ خون سردی پانے سے جم جاتا ہے۔ عورتوں کی منی کے مقابلے میں مرد کی منی زیادہ سفید اور گاڑھی ہوتی ہے۔ یہ قول سراسر خلاف ہے کہ کالے رنگ کے آدمی کی منی کا رنگ بھی کالا ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ منی خون ہے اور خون حبشی تک کا کالا نہیں۔ اور یہ بات فصد کے وقت تجربہ میں آئی ہے۔ گوشت بھی از روئے خلقت سفیدی مائل ہوتا ہے۔ علی الخصوص چھاتیوں میں پہنچتا ہے تو دودھ بن جاتا ہے اور خصیوں میں منی ہو جاتا ہے۔ اور دونوں چیزیں سفید ہیں۔ یہ بھی معلوم ہے کہ حبش کی رہنے والی عورتوں کا دودھ بھی کالا نہیں ہوتا۔ یہی صورت حبشی مردوں کی منی کی بھی ہے۔

دوسرے باب کے دوسرے مقالے کی دوسری فصل

حکیموں اور طبیبوں میں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ مرد عورت دونوں کی منی میں حمل کے قائم کرنے اور حمل کے قبول کرنے کی قوت موجود ہے یا نہیں ہے مگر حکما کہتے ہیں کہ اگر دونوں کی منی میں یہ قوت مان لی جائے تو پھر یہ بھی لازم آئے گا کہ ایک طرف کی منی سے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے در آنحالیکہ مشاہدہ اور تجربہ اس کے خلاف ہے۔ لیکن بعض طبیبوں نے جالینوس کی طرح یہ بات مان لی ہے کہ طرفین کی منی میں یہ قوت

موجود ہے اور اس پر دلائل پیش کیے ہیں مگر یہ بھی کہا ہے کہ مرد کی منی میں ٹھہرانے اور عورت کی منی میں قبول کرنے کی قوت بدرجہ اولیٰ اور غالب ہے مگر میں ان حالات کو اچھی طرح نہیں جانتا اور کسی کے ثبوت میں دلیل نہیں دے سکتا مگر اتنی بات ضرور سمجھ میں آئی ہے کہ چونکہ مرد کی منی گرم و خشک اور عورت کی سرد و تر ہوتی ہے تو جس وقت تک دونوں جمع نہ ہوں گے فاعلہ اور منفعلہ کیفیت پیدا نہ ہوگی اور تولید کی قابلیت نہ پائی جائے گی۔ اس میں بھی یہ شرط ہے کہ دونوں طرف کی منی اصلی حالت پر ہوں۔ اور اس میں کسی قسم کا تغیر مزاجی نہ ہوا ہو۔ اس حالت میں مرد کی منی فاعل اور عورت کی منی منفعل یعنی اول اثر کرنے اور ٹھہرانے والی اور دوسری اس کے اثر کو قبول کرنے والی ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

دوسرے مقالے اور اس کے دوسرے باب کی تیسری فصل

حکماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منی تمام اعضا سے نکلتی ہے کس لیے کہ وہ چوتھے ہضم کا فضلہ ہے۔ اور یہ بھی متفقہ قول ہے کہ منی جس میں متشابہ الاجزا ہے مگر یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ کہ حقیقی منی مختلف الاجزا ہوتی ہے یا نہیں۔ بعض حکماء اس بات کے قائل ہیں کہ مختلف الاجزا ہوتی ہے اور اس پر یہ دلیل قائم کرتے ہیں کہ بچے کے تمام اعضا وہی ہوتے ہیں جو ماں باپ کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ آنکھیں آنکھوں کے جزء منجذب سے اور ناک ناک کے سے۔ علیٰ ہذا القیاس تمام اعضا کے جزا سے ظہور پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہے یہ بات نہیں ہے کہ آنکھوں کے جزو منجذب سے ناک بن جائے اور ناک سے آنکھ پیدا ہو۔ کیونکہ قرینہ ذہنی یہی چاہتا ہے کہ ہر عضو سے ہر عضو کا وجود ہو۔

فائدہ

نیز بعض قدیم حکماء کا آپس میں یہ اختلاف ہے کہ منی مشابہ الاجزا ہے یا متشابہ الامتزاج۔ تو ارسطو اور اس کے متبعین حکماء کا یہ قول ہے کہ چونکہ اس کا اخراج خصیوں

سے ہوتا ہے تو وہ متشابہ الاجزاء ہے۔ اور اس کی کل مقدار تعریف اور نام میں ایک طرح کی ہے مگر اس کے خلاف بقراط اور اس کے ماننے والے کہتے ہیں کہ وہ متشابہ الامتزاج ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ پورے بدن سے نکلتی ہے۔ ہڈی کی صورت ہڈی کی سی۔ ور گوشت کی صورت گوشت کی سی۔ ایسے ہی خصیوں کا بھی قیاس کرنا چاہیے۔ بسبب اختلاف اجزا کے کہ یہ جز واس سے نکلتا ہے۔ اور ایک جزو کی حقیقت دوسرے جذو سے مختلف ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں وہ متشابہۃ الاجزاء نہیں ہے۔ بلکہ ضروری ہے کہ متشابہۃ الامتزاج ہو۔ کس لیے کہ حس کی قوت باوجودیکہ ایک جزو دوسرے جزو سے حقیقت میں تمیز کے لائق ہے ان اجزاء میں کوئی تمیز نہیں کرسکتی۔ غرض یہ کہ ہر گروہ کے پاس اپنے ثبوت دعویٰ کی ایک دلیل موجود ہے جس کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔

تنبیہ

اس بات میں طبیب اختلاف رکھتے ہیں کہ پیٹ کے بچہ میں مرد کی منی شامل ہوتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ جالینوس معلم اول کی یہ رائے نقل کرتا ہے کہ جنین (پیٹ کے بچہ) میں مرد کی منی کی شمولیت نہیں ہوتی۔ نہ اس کا کوئی جزو بنتی ہے۔ مگر شیخ نے شفاء میں لکھا ہے کہ معلم اول کی یہ رائے نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی میں بطریق مادہ شامل نہیں ہوتی صرف اس کو ٹھہرانے کے واسطے ملتی ہے۔ یہی اعضا کے قوام اور مادہ میں اس کے داخل نہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ قوام میں داخل ہونے کی خاصیت روحی میں ہوا کرتی ہے۔ قوت تحلیل کو فائدہ پہنچانے کے بعد۔ مگر اصل یہ ہے کہ شیخ نے خود ہی اپنے قول کی شرح قانون میں کی ہے کہ جنین کے جوہر میں دونوں منی شامل ہیں مگر اس کے قول میں خود ایک قسم کا اضطراب ہے۔

دوسرے مقالے کے دوسرے باب کی چوتھی فصل

عورت کی منی کے وجود اور عدم وجود میں بھی طبیبوں کا اختلاف ہے۔ ارسطو کا خیال ہے کہ وہ ہوتی ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہے وہ حیض کا بند خون ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے ایک

Scanned by CamScanner

طولانی بحث کر کے ارسطو کی تحریروں سے یہ بات ثابت کی ہے کہ وہ عورتوں میں منی سے مشابہ ایک رطوبت کے وجود کا قائل ہے جو جنین میں شامل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو پھر عورتوں میں انثیین کا وجود ہی بیکار رہوتا۔ منی کو حیض کا بند خون جو ارسطو نے کہا ہے اس کی تردید اس دلیل سے کی ہے کہ خون حیض کا نکلنا باعث تکلیف ہوتا ہے اور منی کا اخراج باعث لذت ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے شیخ کا یہ قول بھی ہے کہ مرد کی منی میں ٹھہرانے کی اور عورت کی منی میں جمنے کا اثر قبول کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ جالینوس جانبین میں منی کے وجود اور دونوں میں دونوں اثروں کا قائل ہے۔ اور ٹھہرانے والی قوت مرد کے نطفے میں اور قبول کرنے والی عورت کی منی میں زیادہ مانتا ہے۔ مگر تمام حکماء صرف قوت عاقدہ کے مرد میں اور منعقدہ کے عورتوں میں قائل ہیں دونوں طرف سے اس بارہ میں کافی بحث کی گئی ہے اور متعدد دلیلیں پیش کی ہیں مگر یہاں اس کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

جب مرد اور عورت کی رطوبتیں آپس میں ملتی ہیں تو مرد کی منی اگر کوئی خاص بات روک دینے والی نہ ہو حمل قائم کرتی ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی طرف کوئی کمی یا نقصان ہو تو ظہور فعل قیام حمل میں بھی نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اور بات ہو تب بھی یہی ہوتا ہے۔ تمام حکیم متفق ہیں کہ مرد کی منی عورت کی منی میں ملتی ہے تو بستہ کر دینے کا اثر پیدا کرتی ہے۔ اور عورت کی منی خون حیض سمیت اس مادے میں جو جنین کے جسم میں ہوتا ہے بڑا اثر رکھتی اور بچہ کی روح میں مرد کی منی کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ اور اس کی ایسی مثال ہے جیسے کہ دودھ میں ضامن دیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ عورت کی منی کے وجود کے بارے میں ارسطو کے مقابلے میں جالینوس کی حجتیں زیادہ پسند خاطر ہوئیں اس واسطے کچھ ان میں سے نقل کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ عورتوں کے منی کے مقام کے رہنے کی جگہ میں ایک لیسدار سفید رطوبت موجود ہے۔ دوسرے یہ کہ جب کسی عورت سے عرصہ تک جماع نہیں کیا جاتا تو اسے اختناق الرحم کا عارضہ ہو جاتا ہے اور اس کو انزال ہوتا ہے تو وہ اخراج منی سے لذت پاتی ہے اور وہ لذت ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ جماع سے ہوتی ہے۔ اور اس مرض سے ان کو نجات مل جاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر

عورتوں میں منی نہ ہوتی تو پھر انثیین کی خلقت ان میں بیکار ہوتی - چوتھے تولید اصلی اعضا مثل رگ اور ہڈی وغیرہ کے بمقابلہ خون کے یقینی رطوبت لزج سے جوان کی منی سے مراد ہے البتہ آسان ہوتی - پانچویں یہ کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے اس سے ظاہر ہے کہ مرد و زن دونوں کی منی شریک ہوتی ہے چھٹے یہ کہ اگر تمام اعضا خون سے بنتے تو ہر ایک عضونیست ہو جانے کے بعد پھر پیدا ہو جاتا اور اصلی اعضا قطع ہونے کے بعد مل جاتے کیونکہ ان کا مادہ اور فاعل موجود تھا کیونکہ مادہ فاعلی موجود رہتا ہے- اور شیخ نے ارسطا طالیس کی طرف سے شفا میں جالینوس کے دلائل کے جو جوابات دیے ہیں وہ جوابات ایسے کمزور ہیں کہ شیخ کی طرف منسوب کرتے ہوئے حجاب آتا ہے- اصل یہ ہے کہ عورتوں کی منی سے انکار کرنا حکماء و اطباء کی تحقیق کے خلاف ہے جنہوں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ مردوں کی منی میں حمل کے قائم کرنے اور عورتوں کی منی میں حمل کے قبول کرنے کی قوت ہوتی ہے اگر عورت میں منی کا وجود نہ ہوتا تو تمام اطباء حمل رہنے کے لیے توافق انزالین کے قائل کیوں ہوتے- رطوبات اور خون حیض و منی کا فرق اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان چیزوں کے نکلنے میں لذت کا احساس نہیں ہوتا-صرف منی ہی سے لذت محسوس ہوتی ہے- دوسرے چیزوں کے نکلنے میں وہ علامات جو انزال کے متعلق اپنی اپنی جگہ پر بیان ہوئیں، ظاہر نہیں ہوتیں- حیض کے جاری ہونے میں عورت کو تکلیف ہوتی ہے جو ان ایام میں رہتی ہے اگرچہ بدن کی رطوبات میں سے منی بھی ایک قسم کی رطوبت ہے اور اس میں شرکت کی وجہ سے اس کو مشترک خیال کیا جا سکتا ہے- مگر منی کا اطلاق ان پر اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ بدن کی رطوبت دوسری مرتبہ منی کے رہنے کی جگہ اور خصیوں میں پک نہ جاوے-

تیسرا مقالہ

یوں تو زمینوں اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے خدا نے اتنی طرح اور اتنے

Scanned by CamScanner

اقسام کی مخلوقات پیدا کی ہے جو ہمارے خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ مگر معائنہ سے جن باتوں کی تصدیق ہوئی ان کو لکھا جاتا ہے۔ منجملہ ان کے خواجہ سرایوں کی خلقت تین قسم کی ہوئی۔ بادامی اور پستی اور صندلی بادامی کا عضو مخصوص بادام کی طرح اور پستی کا بقدر پستہ کے اور صندلی کے یہاں سوائے پیشاب کے سوراخ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ بادامی قسم میں انزال کے وقت منی رقیق پانی کی طرح نکلتی ہے اور یہ اس قسم میں اکثر ہوتا ہے۔ مگر پستی میں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ مگر صندلی میں دونوں باتیں ہوتی ہیں ان پر جب مردیت کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ سحق یعنی جسم سے جسم کو رگڑنے کی علت میں گرفتار ہوتے ہیں اور جب کہ انوثیت یعنی زنانے پن کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ علت ابنہ میں گرفتار ہوتے اور اغلام کراتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ جسم کی جیسی ساخت ہوتی ہے اور جیسے مزاج کا غلبہ ہوتا ہے اسی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اور ڈاڑھی موچھیں جو مردوں اور عورتوں میں ایک فارق علامت ہے۔ بادامی میں پائی جاسکتی ہیں مگر دوسری قسموں میں اتفاقی طور پر ہوتی ہیں۔ اور ان کا سحق یعنی جسم سے جسم رگڑنا عورتوں کی طرح ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ عورت جو کسی عورت یا کسی خواجہ سرا کے ساتھ علت مساحقت میں گرفتار ہوتی ہے وہ مرد کے کام کی نہیں رہتی۔ اور اس بدعادت یا اس علت کا علاج عورتوں کے سحق کے بیان میں کیا گیا ہے ضرورت کے وقت اس پر عمل کریں۔ اور ایک قسم خلشی ہوتی ہے جس میں مرد یا عورت کا مقام مخصوص نہیں ہوتا۔ اور صرف ایک پیشاب کا سوراخ ہوتا ہے اور صندلی خواجہ سرایوں کی قسم اسی طرح کی ہوتی ہے، اور بعضے خواجہ سرایوں میں مرد اور عورت دونوں کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ اور مادہ کی پیدائش اس کا سبب ہوتی ہے۔ مگر اس پر بھی مزاج کا غلبہ اپنا کام کرتا ہے اور کسی ایک جانب کو ترجیح ہوتی ہے۔ ایسے آدمی کو غلبہ کے زمانے میں حیض کا آنا اور حمل کا رہ جانا بھی اتفاقیہ طور پر پایا گیا ہے۔ اور یہ قوت اور اصلیت پیشاب کے خارج کرنے والے آلے سے قیاس کی جاسکتی ہے۔ جیسے حمل کا رہنا اتفاقیہ ہے اسی طور سے جب علامات مردی کا غلبہ ہوتا ہے تو حمل قائم کرا دینا اور منی کا خارج ہونا بھی اتفاقیہ ہے ایسے آدمی کا یہ علاج ہے کہ جو عضو زائد بیکار اور کمزور ہو اس کو کاٹ کر معدوم کر دیں اور پھر مرہموں وغیرہ سے

اس کا علاج کر کے اچھا کریں- اصطلاح فقہ میں ایسے شخص کو خنثی کہتے ہیں- میرے دادا صاحب مرحوم و مغفور کا ایک بیان اس بات کا گواہ ہے- اور ہندوستان میں ایک قسم کے ہجڑے ہوتے ہیں- یہ لوگ چونکہ ان کے مزاج پر عورت پن کا غلبہ ہوتا ہے تو اپنے عضو کو کٹوا دیتے ہیں اور پھر مرہموں وغیرہ سے علاج کرا کے مابونیت کا پیشہ کرتے ہیں- ان میں ایک کو گرو مان لیتے ہیں جو اس پوری جماعت کے قصوں قضیوں کو طے کرتا ہے- اور یہ بات اس قدر مشہور اور مصدقہ ہے کہ اب کسی شک وشبہہ کی گنجائش اس میں نہیں ہے کہ ان میں جب کوئی نیا آدمی شریک ہوتا ہے تو نیاز کے طور پر پیر بھچڑی کی کڑاہی کرتے ہیں- اور اس حالت میں کوئی کیسا ہی مرد اور دلیر آدمی وہاں بیٹھا ہو اس کی مردانگی قریب قریب ختم ہو جاتی ہے اور وہ انہیں میں شریک ہو جاتا ہے یہ ایک جادو معلوم ہوتا ہے- ایک طرح کے ہجڑے ایسے ہوتے ہیں جو زنانوں کے نام سے مشہور ہوتے ہیں- اور انوثیت یعنی عورت پن کا غلبہ زیادہ نہیں ہوتا ہے اس لیے عضو کے قطع کرانے کی حرکت تو ان سے سرزد نہیں ہوتی مگر پھر بھی فعل شنیعہ کراتے اور ناچنے گانے کا پیشہ کرتے ہیں- اور رنڈیوں اور عورتوں سے زیادہ ناز ونخرے دکھاتے ہیں اور اکثر اوقات جب کہ مردانہ مزاج کا ان پر غلبہ ہوتا ہے تو خود فاعل بنتے ہیں اور ان سے توالد وتناسل بھی ہوتا ہے اور یہ صاحب اولاد ہوتے ہیں- اس لیے بہرصورت ہر ایک کے سبب ولادت کا اظہار ضروری ہوا اور ہر ایک قسم کی پیدائش کی ایک وجہ ہے- طب کے دلائل سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مردوں کا مزاج گرم خشک اور عورتوں کا سرد وتر ہوتا ہے اس لیے لازمی طور پر منی کا بھی مزاج ہوگا- اور وہ ان دونوں جنسوں کے مزاج ہی کے مطابق ہوگا- مرد اور عورت اگر دونوں ساتھ ساتھ منزل ہوں تو مرد کے نطفے کی گرمی اور خشکی اور عورت کے مزاج کی تری اور سردی دونوں مل کر حمل قبول کرنے کی صورت پیدا کریں گی- اور اس میں اعتدال ہوگا- اور پھر نتیجہ کے طور پر بچہ بھی معتدل مزاج ہوگا- اور جب کہ یہ اعتدال نہ ہوگا تو مزاج میں ایک طرف غلبہ ہوگا- اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے مردانہ مزاج کی حرارت تیس درجہ اور مردانہ مزاج کی برودت ۲۰ یعنی سردی ۲۰ درجہ اور خشکی ۱۵ درجہ تری ۱۵ درجہ ہے اور عورتوں کے مزاج کی برودت

۳۰ درجہ حرارت ۲۰ درجہ رطوبت ۱۵ درجہ اور خشکی دس درجہ پر مقرر کی جائے اور توافق انزالین کے وقت مرد کی حرارت اور یبوست منی میں غالب ہو تو اس صورت میں بچہ میں تمام مردانہ خواص اور صفات ہوں گے اور اپنے اصلی مزاج پر پیدا ہوگا۔ اور جب کہ یہ باتیں کم یا زیادہ ہوں گی تو اس صورت میں تو مردانگی میں خلل آئے گا اگر عورتوں کے مزاج کا فیضان اس پر پڑا تو بچہ میں باوجودیکہ اعضا مردانہ ہوں گے مگر چند خواص اور اوصاف زنانہ ہوں گے اور جوانی میں مابونیت کی طرف راغب ہوگا۔ تو جوان ہو کر لونڈوں کی طرف اس کا رجحان ہوگا۔ نہ کہ عورتوں کی طرف کیونکہ قوائے جسمانی خلقتاً کمزور ہوں گے۔ اور ان کی کمزوری اور ضعف مزاج اناث کی وجہ سے لابدی ہے۔ اور جب کہ جوانی ختم ہو جائے گی تو پھر علت ابنہ میں گرفتار ہوگا۔ اگرچہ زنانوں کے گروہ میں شمولیت نہ کرے گا مگر فعل بد کا مفعول ضرور رہے گا۔ اور اگر زنانہ مزاج کے فیضان میں کمی ہوگی تو بری صحبتیں پاکر بچپن میں علت ابنہ میں گرفتار ہوگا۔ اور جب قوائے حیوانی کا ظہور اور جوانی کا جوش ہوگا تو امرد پرست اور مغلم بن جائے گا اور شاذونادر طریقہ پر مفعولیت کا بھی مرتکب ہوگا۔ مگر جب کہ یہ دور ختم ہو جائے گا اور بڑھاپے کا زمانہ شروع ہوگا اس وقت مفعول ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ عادت قبیحہ اس کی ذات میں متمکن ہو جاتی ہے۔ ایسا بھی اتفاق اکثر ہوتا ہے کہ مردانہ مزاج تو ضرور ہوتا ہے مگر بچپن میں بری صحبت کے اثر سے ترغیب پا پا کر مفعول ہوتے ہیں اور لالچ میں آ کر ایسا فعل کراتے ہیں۔ اور زنانے فرقہ میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر جب نیک و بد کی تمیز آتی ہے تو اس فعل سے باز آتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کا آدمی پہلی قسم کی نسبت مردانہ حالات کی جانب زیادہ متوجہ رہے گا۔ اس قسم کا قوی المزاج آدمی جن کے لیے شہوت اور حرارت غریزی کا قوی ہونا ضروری اور لازم ہے بچپن کے زمانہ میں مفعول ہوگا اور جب کہ حرار غریزی کامل ہو کر ظہور کرے گی اس صورت میں وہ محض فاعل ہوگا بات یہ ہے کہ مردانہ مزاج کی قوت اور حرارت غریزی کا کمال و ظہور اور قوتوں کا پورے درجہ پر پہنچنا زنانہ مزاج پر غالب آ کر اس کو دبا لیتا ہے بلکہ اس کو غائب کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ از روئے خلقت کمزور ہے اور اگر زنانہ مزاج کا فیضان مردانہ مزاج

کے نقص کا باعث ہوا ہے مگر اصل پیدائش کے مقابلے میں کمی ہے تو بچہ زنانہ ہوگا - پھر یہ نقص اگر زیادہ ہے تو مخنث ہوگا اور آلہ تناسل کو قطع کرا کے ہجڑوں میں شامل ہوگا اور ایسے ہی اگر زنانہ مزاج کا فیضان تو نہ ہو - اور صرف مردانہ مزاج کی پیدائش کی اصلیت میں کمی واقع ہو تو مردانہ عضو کے مادہ کی قلت و کثرت کے لحاظ سے خواجہ سرا بادامی یا پستی مردانہ صفات کا پیدا ہوگا - یعنی وہ مابون نہ ہوگا - مگر آلت کی کمی کی وجہ سے فعل جماع پر قادر نہ ہو سکے گا - پھر بھی سحق میں مبتلا ہوگا - ایک درجہ یہ ہے کہ مردانہ مزاج کی بھی کمی ہے اور مردانہ مادہ بھی ناقص ہے تو زنانہ مزاج کا لگاؤ ہوگا اور خواجہ سرا صندلی ہوگا اس صورت میں اگر اعضا اور اوصاف میں مردانہ غلبہ ہوگا تو خواجہ سرا کہلائے گا اور زنانہ پن کے غلبہ کی صورت میں مخنث سمجھا جائے گا کیونکہ مخنث سے مراد یہ ہے کہ اس میں مردانہ یا زنانہ کوئی علامت موجود نہ ہو - غرض کہ جس قدر کہ مزاج اناثی کے فیضان کا اثر کم ہوگا اسی درجہ پر مفعولیت اور فاعلیت بھی کم ہوگی - اور مردانہ مزاج کے حسب حال فعل مزاج اور طاقت وغیرہ زیادہ ہوگی - مگر اتنا ہے کہ چونکہ پیدائشی مزاج کمزور ہوگا تو کبھی کبھی مفعولیت کی طرف بھی رجوع ہوگا - نتیجہ سب باتوں کا یہ کہ جس آدمی کا پیدائشی مزاج مردانہ ہوگا اس کے افعال بھی مردانہ ہوں گے اور دل بھی مضبوط ہوگا - اور شیر کے مانند اس کے دل میں حرارت ہوگی بخلاف عورتوں کے جن کے مزاج میں حرارت کے بجائے برودت قوی ہوتی ہے جیسے خرگوش کے مزاج میں مردانہ مزاج کی پہچان یہ ہے کہ اعضا سخت ہوں گے اور عورتوں کے یہاں سردی اور تری ہوتی ہے - ایسی عورت اگر اپنے اصلی زنانہ مزاج پر پیدا ہوئی ہے تو اس میں وہ تمام صفات ہوں گی جو عورتوں میں ہونا چاہیے اور اگر اس میں مردانہ مزاج غالب ہے تو کچھ عجب نہیں ؛ گر وہ سحق کو پسند کرے - بخلاف اس کے دونوں مادوں کی مساوی طور پر کمی ہے تو دونوں مادے مساوی ہوں گے اور زنانہ یا مردانہ مزاج غالب ہوگا - بہر صورت بچہ مخنث ہوگا یا دونوں مادے برابر ہوں اور مردانہ یا زنانے مزاج کو غلبہ ہو تو بچہ اس قسم کا مخنث ہوگا کہ عضو مخصوص یا شرمگاہ کی جگہ صرف پیشاب کے واسطے صرف ایک سوراخ ہوگا جس سے مردانہ اور زنانہ حالت کی کوئی تخصیص اور تعیین نہ ہو سکے گی - نہ کوئی مردانہ اور زنانہ

Scanned by CamScanner

علامت پائی جائے گی۔ زنانہ غلبہ کی صورت میں مقام زنانہ ہوگا۔ غرض کہ ایسی ہی صورتیں ہوں گی جن کی تشریح مصنف نے دوسری کتب سے انتخاب کر کے کی ہے۔ مگر مترجم ان باتوں کو اصل مبحث سے علیحدہ سمجھتا ہے اور جو کچھ کہ لکھ چکا ہے اس کو بھی کچھ مفید اصل مطلب نہیں سمجھتا۔ اس بارہ میں جو کچھ لکھا وہ صرف اتباع اصل کتاب تھا۔

تیسرے مقالے کا پہلا باب

عورتوں کے مزاج کے سردی کی علت غائی کو چند وجوہات پر منقسم کیا ہے۔ اول یہ کہ بچہ بنے اور مکمل ہونے کے لیے غذا پانے اور پیدائش کے بعد اس کے نشو ونما پانے کے لیے جو دودھ سے ہوتی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے اور مزاج سرد جب ہوسکتا ہے جب کہ عورت کے مزاج میں مادہ اصلی دبا رہے کس لیے کہ حرارت غریزی اس کو فنا کر دیتی ہے دوسرے ان کے بدن کا از روئے پیدائش ست اور کاہل ہونا ضروری ہے کہ اس میں بڑھنے کی گنجائش رہے کہ اس کے سبب سے ماہواری مادے وغیرہ کو ضرورت کے وقت جمع رکھ سکے۔ تیسرے سردی سے ست مزاجی پیدا ہوتی ہے اور اس سے یہ فائدہ متصور ہوتا ہے کہ عورتیں خانہ نشینی پر مجبور رہیں۔ اور امور خانہ داری میں تندہی سے کام کر سکیں۔

تیسرے مقالے کے پہلے باب کی پہلی فصل

یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمانہ میں بارہ برس سے لے کر پندرہ برس تک عورت عورت کی حد میں داخل ہوتی ہے اور جسم کی موزونی اور گوشت پوست اور چھاتیوں وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر شرم ولحاظ کے باعث جماع کی حلاوت سے بے خبر رہتی ہیں مگر ان کا بیس برس کے سن کا زمانہ عین شباب کا زمانہ ہے اس وقت میں جماع جانبین کی لذت کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس کی انتہا ۳۰ سال کی عمر تک سمجھنا چاہیے۔ اسی سن میں ان میں ناز وغمزہ خود نمائی بناؤ چناؤ اور دلچسپ ادائیں پائی جاتی ہیں۔ مباشرت کی

Scanned by CamScanner

آرزومند رہتی ہیں اور اس وقت کے جماع سے اولاد جلد پیدا کرتی ہیں- جماع سے زیادہ مرد کی کسی محبت کی قدر و قیمت ان کی نگاہ میں نہیں ہوتی - چالیس برس کی عمر سے بڑھاپے کا آغاز ہوتا ہے بدن کا گوشت ڈھیلا پڑ کر ہڈیوں پر لٹک پڑتا ہے بشاشت خوبصورتی تروتازگی رخصت ہونے لگتی ہے نمائش بناؤ سنگار کی طرف رغبت ہوتی ہے اور مردوں کے لبھانے کے لیے مزاج میں منت و سماجت اور ایک قسم کی نرمی پیدا ہوجاتی ہے-شوہر کی رعایت اور توجہ کی زیادہ خواستگار ہوتی ہیں- اس عمر کے بعد وہ اس قابل نہیں رہتیں کہ مرد ان کی طرف متوجہ ہو اور ان سے صحبت کرے- اس عمر میں ان کے جماع سے نقصان کے سوا کوئی لذت اور لطف محسوس نہیں ہوتا- پچاس برس کی عمر ایسی ہے کہ ان سے الگ رہنا بہت ضروری ہے- اگر مرد ان سے ہم صحبت ہوگا تو وہ اس کی قاتل ثابت ہوں گی- مگر یہ نہیں کہ وہ بالکل بیکار ثابت ہوتی ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ امور خانہ داری اور بچوں کی تربیت وغیرہ کے لیے بہت مفید ہوتی ہیں- ساٹھ برس کی عمر سے آخر عمر تک جوان سے مجامعت کرے خدا اور فرشتے اور آدمی سب کی اس پر لعنت- اور یہ بھی مسلم ہے کہ جتنا اس کا سن بڑھتا جائے گا اس کی شہوت میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا-

تیسرے مقالے کے پہلے باب کی دوسری فصل

زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا نے اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کا ایک خاص مزاج بنا کر پیدا کیا ہے اور بے انتہا خاصیتیں اور اندرونی صفات عطا فرمائی ہیں- مگر آدمی کی اندرونی طبیعت کے علاوہ باہر کے اعضا کے ساتھ ایسی علامتیں بھی رکھی ہیں جن سے اس کے اخلاق و عادات و حالات پر روشنی پڑتی ہے اور ان کو دیکھ کر لگانے والے طرح طرح کے حکم لگاتے ہیں اور اس علم کو علم قیافہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں- پہلے حکماء نے بے حد کوشش اور محنت کے بعد اس علم کو مدون کیا اور تجربے کیے ہیں اور اسرار ذہنی معلوم کیے ہیں- بہت سی باتیں تو اس قسم کی ہیں جو عورتوں اور مردوں میں

یکساں پائی جاتی ہیں- یہاں صرف نسوانی قیافے کی بابت چند باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں- اگر تمام اعضا جسامت میں بڑے بھی ہوں- اور پر گوشت بھی ہوں تو اس سے عورت کی تمام جسمانی قوتوں کی زیادتی اور درستی کا پتہ چلتا ہے- اسی طرح جسم کے مقابلے میں جو عضو چھوٹا ہوگا- اس کی کمزوری کی علامت ہے یا اگر جسم کے مقابلہ میں وہ زیادہ بڑا ہوگا تو تمام جسم کے مقابلے میں وہ زیادہ زوردار ہوگا- جو عورت سبزہ رنگ، لمبی- لاغر جسم ہوگی یہ اس بات کی پہچان ہے کہ وہ جلد منزل ہو جائیگی- اگر اس کے برعکس ہے تو نتیجہ بھی برعکس ہوگا- اگر سر پر بال زیادہ ہوں تو یہ دلیل قوی المزاج کی ہے- اور اگر بال سر پر کم ہیں تو ضعیف المزاج خیال کرنا چاہیے- اگر چہرہ سخت بے ڈول اور بے ڈھنگا ہو اور اس پر کمینہ پن برسے تو وہ بے باک اور پر شہوت ہونے کی علامت ہے- چہرہ کا گول اور پر گوشت ہونا مقام خاص کی تنگی اور فربہی کی علامت ہے اور اس کے خلاف صورت ہو تو حالات بھی مختلف ہوں گے-- جس قدر چہرہ پر سفیدی اور نرمی ہوگی اس قدر شہوت بھی کم ہوگی اور اگر چہرہ پر سرخی ہوگی تو اس کے خلاف حالت ہوگی یعنی وہ عورت شہوت ناک ہوگی- چہرہ کا گندمی رنگ ہو تو وہ اس سے بھی زیادہ پر شہوت ہونے پر دال ہے- علیٰ ہذا رنگ تیرہ ہو تو اس سے بھی زیادہ صورت ہوگی- پیشانی کا بلند ہونا دولتمندی کا نشان ہے اور گربہ چشمی شہوت پرستی کی علامت ہے- برعکس اس کے اگر سیاہ چشم ہو تو یہ کمی شہوت کی دلیل ہے- اور صورت برعکس میں برعکس- آنکھیں بڑی اور مخمور ہوں تو مقام مخصوص کی وسعت کا پتہ دیتی ہیں- اور مرد اس کو پسند کریں گے نیچے کا ہونٹ زرد ہونا اور زبان کی سرخی دونوں تنگی مقام مخصوص پر دلالت کرتی ہیں اور اگر زبان کا سرا اتنا گول ہو کہ گویا کٹی ہوئی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام مخصوص میں رطوبات زیادہ موجود ہیں- چہرے کا بڑا شاندار اور گردن کا مضبوط اور قوی ہونا اس کے وسیع اور بڑے ہونے کی دلیل ہے چھاتیاں پنڈلیاں قدم موٹے موٹے ہوں تو مقام کے بہت بڑے ہونے کو ظاہر کرتے ہیں- اور بتاتے ہیں کہ شوہر کی طرف سے اس کو رنج پہنچے گا بلکہ یہاں تک کہ کسی وقت وہ شوہر کے سایہ سے محروم بھی ہو سکتی ہے یعنی بیوگی کے رنج اٹھائے گی اگر شوخ چشم ہو اور آنکھوں کی پتلیوں میں

حرکت ہو خاص کر جب کہ مرد سے باتیں کرے تو آنکھوں میں حرکت زیادہ ہو یہ باتیں عورت کے بدکار ہونے کو ظاہر کرتی ہیں- ناک کا لمبا اور موٹا ہونا فربہی رحم پر دلیل ہے اور اس کے برخلاف ہو تو معاملہ برعکس ہوگا - ناک کی بلندی سے عمق فرج کا بھی قیاس کیا جاتا ہے- دہانہ کی چوڑائی اور تنگی مقام مخصوص کی تنگی اور فرانی کی نشانی ہیں- اسی طرح اگر وہ خوبصورت ہو تو فرج بھی خوبصورت ہوگی اور بحالت بدصورتی بدصورت- ہونٹوں کی موٹائی سے کنارا مقام مخصوص کی موٹائی اور باریکی سے باریکی سمجھنا چاہیے- اگر عورت کے اوپر کے لب پر بال زیادہ ہوں تو پیڑو کے نیچے کے بال بھی زیادہ ہوں گے- ٹھڈی کا لمبا ہونا عمق مقام کی علامت ہے- اسی طرح اس کا چھوٹا ہونا برعکس حال بتاتا ہے- گردن کا موٹا ہونا مقام کے بڑے ہونے اور کندھے کا بڑا اور پر گوشت ہونا اس کے پر گوشت ہونے کے نشان ہیں- اور اگر شانے بھرے ہوں اور ہڈی چوڑی ہو تو یہ قوائے بدنی کے قوی ہونے پر دال ہیں- چھاتیاں پر گوشت سخت کھڑی ہوئی درانحالیکہ کمر پتلی ہو پر شہوتی کی علامت ہیں اور مردوں کی مرغوب طبع ہونے پر دلالت کرتی ہیں- پیٹ کا بڑا ہونا جماع پر زیادہ مائل ہونے کی علامت ہے ایسے ہی پیٹ کا چھوٹا اور پتلا ہونا کمی خواہش جماع کی نشانی ہے- اگر پیڑو کی ہڈی اٹھی ہوئی ہو گوشت اور چربی اس پر کم ہو تو وہ عورت جلد منزل ہوگی اور اس کے برعکس ہو تو اثر بھی برعکس ہوگا - ایسی عورت مساحقت پر جلد راغب ہو جاتی ہے- پیڑو کا بدن کی موزونیت کے مقابلے میں زیادہ چوڑا اور وسیع ہونا عمق فرج کی علامت ہے اور ایسا نہ ہو تو ایسا نہ ہوگا - بلند اور اٹھے ہوئے سرین بھی اسی بات پر دال ہیں اور برعکس برعکس پر- سخت ران اور پنڈلی کا بھی یہی اثر ہوگا - ایسے ایسے علامات جہاں پائے جائیں تو ان پر اسی کے مطابق حکم لگایا جائے گا-

فائدہ:

کہا گیا ہے کہ جس قدر عورت کے دہانے میں چوڑائی ہوگی- اسی قدر مقام مخصوص میں اور جتنا کہ چھوٹا ہونٹ پتلا ہوا اتنا ہی اسے تنگ سمجھنا چاہیے زبان کی سرخی

Scanned by CamScanner

اس کی خشکی کی دلیل ہے اور ایسی گول زبان جو معلوم ہو کہ اوپر سے تراش کر درست کی ہے۔ رطوبت کا نشان ہے۔ چوڑا چہرہ موٹی گردن بزرگی مقام پر دلالت کرتے ہیں خواہ وہ تنگ بھی ہو۔ چھاتیوں اور پنڈلیوں کا پر گوشت ہونا دونوں پانوں کا بھاری پن بھی اسی کی علامت ہیں مگر اس کو شوہر کی جانب سے کوئی صدمہ پہنچتا ہے۔ اور اکثر بیوگی کی اذیت اٹھانا پڑتی ہے۔ منہ کا حار اور سرخ ہونا پستان کی سختی اور لمبائی جو نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہوں نکاح کے لیے کچھ خطرناک نہیں ہیں۔ وہ عورت جس کا رنگ سرخ ہو بلی کی سی اس کی آنکھیں نہ ہوں وہ پر شہوت ہوتی ہے۔ بچھڑے کی سی بڑی بڑی آنکھیں ہوں تو یہ عورت کی علیت کو بتاتی ہیں۔ کندھوں کولوں کا بڑا ہونا یا آنکھوں کا اوپر کی طرف کھنچا کھنچا اور مائل ہونا مقام مخصوص کے وسیع اور بڑے ہونے کی دلیل ہیں۔ پر گوشت مقام مخصوص اسی وقت لذت محسوس کرتا ہے کہ طرف ثانی کا عضو دراز اور کم از کم بارہ انگشتی ہو۔ عورت کا اندام نہانی اگر چسپیدہ اور طویل ہو تو سریع الانزال ہونے کی اور صغیر لحمی بطی الانزال ہونے کی علامت ہے۔

تیسرے مقالے کا دوسرا باب

عورت کی چھاتیوں کے واقع ہونے کی جگہ عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرینہ عقلی اس بات کا مقتضی تھا کہ ان کی جگہ رحم کے قریب قرار پاتی۔ تاکہ مادہ رحم کا حمل کے زمانہ میں پستان تک بآسانی پہنچ جاتا۔ مگر حکمت ایزدی نے اس میں یہ مصلحت رکھی ہے کہ آدمی کا بچہ چونکہ پیدا ہوتے ہی اٹھ بیٹھ نہیں سکتا بلکہ لیٹا رہتا ہے۔ بچہ اٹھنے بیٹھنے کی بدن میں صلاحیت پاتا ہے اس لیے دودھ پلانے کی آسانی اور پستان کی گھنڈی کے بہ سہولت منہ تک پہنچنے کے واسطے پستان کا مقام مرتفع قرار پایا تاکہ وہ مولود لیٹے لیٹے بآسانی دودھ پی سکے۔ اس کے علاوہ جسمانی موزونیت بھی اسی صورت کی داعی تھی۔ اور چونکہ حیوانوں کے بچہ میں یہ صورت نہیں ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر میں اول سے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے تک کی طاقت ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی پستان رحم سے قریب تر

واقع ہوئیں۔

عجیب فائدہ:

خالق مطلق نے عورتوں کی پستان تین قسموں کی پیدا کی ہیں۔ ایک وہ کہ چھوٹی ہوتی ہیں مگر جڑ سے موٹی اور سرے پر سے پتلی ہوتی ہیں، اور ان میں بلندی کم ہوتی ہے۔ ان کو چکیا کہتے ہیں۔ اس قسم کی چھاتیاں ضعف ولاغری یا دودھ پلانے کے سبب سے یا بڑھاپے کے زمانے میں غائب ہو جاتی ہیں۔ اور سینہ ایک مسطح تختے کی طرح رہ جاتا ہے۔ دوسری قسم وہ ہیں کہ وہ موٹی اور بھاری ہوتی ہیں اور بدن پر اچھی نہیں لگتیں ان کو گھیا کہتے ہیں۔ اس قسم کی چھاتیاں دودھ پلانے یا بڑھاپے کی وجہ سے سست ہو کر لٹک جاتی ہیں بلکہ مردوں کو ان کے دیکھنے سے ایک قسم کی نفرت معلوم ہوتی ہے۔ اور پنجاب کی اکثر عورتوں کے پستان اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ تیسری قسم وہ ہے کہ بڑائی اور چھوٹائی میں متوسط ہوتی ہیں کہ باوجود جڑ کے موٹی اور مضبوط ہونے کے بلند اور اوپر سے بھی موٹی ہوتی ہیں۔ اس قسم کی چھاتیوں کو رائے پستان کہا جاتا ہے اور ان کو سب سے بہتر مانا ہے۔ اگر دودھ پلانے یا مرض یا لاغری یا بڑھاپے کی وجہ سے ان میں کوئی خرابی بھی پیدا ہوتی ہے تب بھی ان کی صورت اصلی باقی رہتی ہے۔ اور معدوم نہیں ہوتیں۔ اکثر عورتیں جو محرم کا استعمال نہیں کرتیں اگرچہ ان کی چھاتیاں اچھی قسم کی ہوں تب بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ معلوم کرنا چاہیے کہ پستان کی گھنڈی جسے ہندی میں بھٹنی کہتے ہیں یہ بھی چھوٹی بڑی ہوتی ہیں۔ یعنی بڑی چھاتیوں میں بڑی ہوتی ہیں اور کہیں کہیں قسم سوم میں بھی بڑی ہوتی ہے اور چھوٹی چھوٹی قسم سے مخصوص ہوتی ہیں۔ اگرچہ دودھ پلانے کے زمانے میں یہ بھی کچھ موٹی معلوم ہوتی ہیں۔ اور بڑی بہ خلاف چھوٹی کے اکثر مساس کے مناسب ہوتی ہے۔

تنبیہ:

اگر پستان کے چھونے میں یہ معلوم ہو کہ اس میں گرہیں سی پڑی ہیں جیسے کہ نوعمر

لڑکیوں اور لڑکوں کے یہاں یہ کیفیت ہوتی ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ عورت مدت سے مرد سے ہم بستر نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہے تو اس کی خواہش رفع نہیں ہوئی ہے۔ اس سے مستی اور منی کے مادہ کے جمع ہونے کا نشان ملتا ہے۔

جاننا چاہیے:

کہ جوانی کے آغاز کے زمانے میں وہ گرہیں جو پستان میں پڑ جاتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ منی اور حیض کے مادے کی زیادتی ہونے کے باعث طبیعت بحران کے ذریعہ سے اور تبخیر کی وساطت سے اسے مادہ منی کے رہنے کی جگہ سے ابھار کر پستانوں میں پہنچا دیتی ہے کیونکہ یہ دونوں جگہیں ملنے والی رگوں کے ذریعہ سے باہم ملی ہوئی ہیں۔ جب یہ انجزات وہاں پہنچتے ہیں تو سردی پانے کے سبب سے منجمد ہوتے ہیں اور نہایت گاڑھے ہو کر سخت ہو جاتے اور گرہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ان لطیف ترین حصہ چھاتیوں کے جرم سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور جب مادہ حیض کی کثرت ہوتی اور چھاتیوں کی حرارت کم ہوتی ہے تو چھاتیاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اور یہ حکیم علی الاطلاق کی قدرت کا نمونہ ہے کہ پھر بچوں کی پرورش کے واسطے انہیں میں دودھ کی گنجائش نکل آتی ہے۔ اور اسی وجہ سے کہنا پڑتا ہے کہ حکیم کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں ہوتا۔

تیسرے مقالے کے دوسرے باب کی پہلی فصل

جو لوگ تجربہ نہیں رکھتے وہ تو سرے سے منی عورت کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ مگر مشاہدہ صاف گواہی دیتا ہے کہ یہ خیال محض غلط ہے۔ عورت میں منی ہوتی ہے اور وہ رقیق رطوبت کے مانند ہوتی ہے اور اگرچہ یہ بہ نسبت مرد کی منی کے کم مقدار ہوتی ہے۔ مگر نہایت لذت کے ساتھ رحم کے انزال کے وقت اندر نکلتی ہے۔ جس کے بعد عورت کو

صحبت سے نفرت سی ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ مرد کا حال ہے کہ منزل ہونے کے بعد وہ بھی مجامعت کو پسند نہیں کرتا۔ ماسوا اس کے عورتوں کو کبھی کبھی احتلام بھی ہوتا ہے۔ حیوانات میں بھی یہ چیز مشاہدہ میں آئی ہے۔ یہ بات بھی مانی ہوئی ہے کہ عورتوں کی منی میں حمل کے قبول کرنے کی قوت ہے۔ جالینوس نے مشاہدہ کیا ہے کہ بعض عورتوں کی منی کا کیسہ سفید رطوبت سے جو منی تھی پر پایا گیا۔

تیسرے مقالے کے دوسرے باب کی دوسری فصل

عورت کے کنوار پن کا بیان

جب تک عورت کنواری ہوتی ہے اس کے رحم کا منہ بند ہوتا ہے اس پر ایک جھلی چڑھی ہوتی ہے اور اس جھلی میں رحم کی باریک باریک رگیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب پہلی مرتبہ جماع اس سے کیا جاتا ہے تو یہ جھلی اور رگیں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون نکلتا ہے۔ جب حیض آ کر ختم ہو جاتا ہے تو رحم کا منہ کھلنے کی وجہ سے یہ جھلی اور رگیں ست اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ مگر اس سے اس جھلی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور وہ پھٹ نہیں جاتی۔ پیشاب کا منفذ رحم کے منہ کے اوپر ہوتا ہے۔

فائدہ جلیلہ

رحم بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جو نرم اور لطیف ہوتا ہے جس پر اگر زور سے ضربات پڑتی ہیں تو اس کو نقصان پہنچتا ہے اس کو اصطلاح عام میں چڑیا دھرن کہتے ہیں۔ اس قسم کے رحم والی عورت بہ مشکل حاملہ ہوتی اور بمشکل بچہ پیدا کر سکتی ہے۔ دوسری قسم ایسی ہوتی جو اس کی بہ نسبت نہایت موٹا مضبوط اور قوی ہوتا ہے اور جب تک کہ ضربات قوی اس پر نہ پڑیں وہ لذت محسوس نہیں کرتا اس قسم کے رحم کو بھیلسیا دھرن کہتے ہیں۔ تیسری قسم کا رحم متوسط درجہ کا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح سے اس کی حالت جماع بھی درمیانی ہوتی ہے یعنی نہ بہت نرمی پسند کرتا ہے اور نہ زیادہ سختی۔ مگر انزال کے

وقت حرکات سخت چاہتا ہے اسے سوادھرن کہتے ہیں- یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ رحم ازروے پیدائش کے سخت اور قوی ہوتا ہے مگر کثرت جماع یا بچے پیدا کرنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتا ہے- اور پھر وہ زیادہ زور پڑنے کا متحمل نہیں ہوتا- مگر اس صورت کو اصلی صورتوں میں شمار نہیں کیا جاسکتا بلکہ امراض میں سے مانا جاتا ہے- اکثر یہ تجربہ ہوا ہے کہ اگر قویٰ مضبوط ہیں تو رحم بھی مضبوط ہوگا اور لذت پائے گا اور کمزور جسم والے کا رحم بھی کمزور ہوگا- [جو عورت جماع کی زیادہ دیر تک طالب ہو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ رحم بھی زیادہ مضبوط اور سخت ہے-

تنبیہ

اگر خواہش جماع کی کم ہو رغبت دیر میں ہو اور دیر میں فراغت ہو تو یہ سب بلغی مزاج ہونے کی دلیل ہیں- برعکس اس کے صفراوی مزاج کو خواہش زیادہ اور جلد رغبت ہوتی ہے اور جلد ہی فراغت حاصل ہوتی ہے دموی مزاج میں صفراوی مزاج والے کی بہ نسبت یہ باتیں کم ہوتی ہیں- اور سوداوی مزاج میں بلغمی سے بھی کم- علیٰ ہذا القیاس خلط غالب کا مرکب مزاجوں میں خیال اور لحاظ رکھنا چاہیے-]

تیسرے مقالے کا تیسرا باب

اس باب میں حیض کے آنے اور حمل کے رہنے کا بیان ہے یاد رکھنا چاہیے کہ نو یا دس برس کی عمر سے عورت کو حیض آنے لگتا ہے اور اکثر مستورات کی ۴۰ یا زیادہ سے زیادہ پچاس سال کی عمر میں وہ ختم ہو جاتا ہے' جب تک کہ حیض آتا رہتا ہے جبھی تک حمل قائم ہوسکتا ہے ورنہ جب وہ بند ہو جاتا ہے تو پھر حمل قائم نہیں ہوتا- جب عورت کی پچاس برس کی عمر ہو جائے تو پھر اتفاق ہی سے شاذ و نادر کہیں حمل قرار پاتا ہے- ورنہ نہیں کم سے کم مدت حمل چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ چار سال تک ہوتی ہے اور چھ ماہ کے حمل سے بچے پیدا ہونے اور اس کے زندہ رہنے کی شیخ نے گواہی دی ہے- ایسے ہی یہ بھی بتایا ہے کہ ایک عورت کے چار سال کے حمل کے بعد بچہ ہوا یہاں تک کہ درازی

مدت کی وجہ سے پیٹ ہی میں بچے کے دانت بھی نکل آئے تھے۔ حیض کے شروع ہونے کا زمانہ کم سے کم دس برس کی عمر تک بتایا ہے اگر اس سے پہلے عورت کو خون دکھائی دے تو جریان خون کا مرض خیال کرنا چاہیے۔ حیض کم سے کم دو دن اور زیادہ سے زیادہ سات دن تک جاری رہ سکتا ہے۔ اگر سات دن کے بعد جاری ہے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ جریان خون یعنی نذف الدم سمجھنا چاہیے۔ حیض کے رکے رہنے یعنی مہینے کی وہ مدت کہ اس میں حیض نہ آنا چاہیے کم سے کم بیس دن کی مدت ہے۔ اگر اس درمیان میں آنا شروع ہو تو اس کو بھی بیماری ہی سمجھنا چاہیے۔ اگر آٹھ سال کی عمر میں عورت کو خون آئے تو وہ بھی جریان خون کا مرض ہے۔

تیسرے مقالے کے تیسرے باب کی پہلی فصل

بقول مسیحی کے عورتوں کے حیض آنے کی عمر چودہ سال سے کم یا بیس سال سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔ بیس برس کی عمر اس کے آنے کی انتہائی مدت ہے اور اس کے موقوف ہو جانے کا زمانہ چھتیس برس کی عمر ہے۔ اور موقوف ہونے کے بعد حمل نہیں ٹھہرتا۔ اس کی وجہ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ حیض کا خون رحم میں بچہ کی غذا ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ خراب اور ناقص مادہ جس سے طبیعت کو تنفر ہوتا ہے اور وہ اس کو نکالتی ہے اور جو قابل دفع ہے وہ بچہ کی غذا کے کام آئے حالانکہ بچہ بہت نفیس اور لطیف مزاج رکھتا ہے اور اس کا بدن بھی بہت زیادہ لطیف ہوتا ہے۔ اس کی بناوٹ اور ساخت ضعیف ہوتی ہیں رطوبت اس میں زیادہ ہوتی ہے قوت کمزور ہوتی ہے اور ذرا سی خراب چیز بھی اس میں بہت برا اثر پیدا کرتی ہے۔ چہ جائیکہ خراب مادہ اس کی غذا قرار پائے۔ بلکہ حمل کے زمانہ میں خون حیض کے بند رہنے کی وجہ یہ ہے کہ رحم نطفے اور بچے کو مضبوطی کے ساتھ روکے رہے اور جب تک کہ بچہ پورا نہ ہو اس وقت تک رحم کی تھیلی کو بچہ کی حرکت سے محفوظ رکھے اور اس کے رکے رہنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پیدا ہوتے وقت وہ بچہ کو بہ آسانی اور پھیلا کر باہر لاتا ہے۔ اگر بچہ کی غذا یہی ہوتی تو تولید کے وقت اس قدر جمع شدہ خون کہاں سے نکلتا۔ اصل یہ ہے کہ بچہ اپنی ماں کے جسم کا

Scanned by CamScanner

سب سے بہتر اور افضل خون غذا کے طور پر حاصل کرتا ہے اور جس میں غذا بننے کی صلاحیت نہیں ہوتی وہ خون فضلہ سمیت باقی رہتا ہے۔ کہ پیدائش کے وقت خارج ہو۔ علامہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ حیض کا خون تین اقسام پر منقسم ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے جو بچے کی غذا کے کام آتا ہے دوسرا وہ جو دودھ کی صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اسی لیے وہ عورت کی چھاتیوں کی طرف صعود کرتا ہے۔ تیسرا وہ ہے کہ جو فضلہ ہے اور بند رہتا ہے اور وہ پیدائش کے وقت خارج ہوتا ہے۔ میرے نزدیک بھی علامہ کا قول درست ہے۔ جب کہ مسیحی کے خیال کو تسلیم کرتے وقت دودھ پلانے میں حیض کے خون کا بند رہنا جائز نہیں ٹھہرتا۔ حالانکہ مشاہدہ یہ ہے کہ عورت کو دودھ پلانے کے زمانہ میں اکثر حیض نہیں آتا۔ اور اگر ہوتا ہے تو کثرت حیض کے زمانے میں جو کہ جوانی کا زمانہ ہے یا شاذ و نادر۔ آخر جوانی کے زمانے میں ہرگز نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بغیر حمل کے بھی حیض ایک ایک دو دو مہینے تک بند رہتا ہے جس سے کوئی نہ کوئی مرض پیدا ہو جاتا ہے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ حمل کے زمانہ میں نو ماہ تک وہ بند رہے اور پھر بھی کوئی بیماری لاحق نہ ہو۔ حالانکہ وہ بقول مسیحی ردی اور اس طرح کا مادہ ہے کہ جس کو دفع ہونا چاہیے۔ اور جو مادہ قابل دفع ہے۔ اس کا رکنا ضرور بیماری کا سبب ہو سکتا ہے۔

تیسرے مقالے کا تیسرا باب اور اس کی دوسری فصل

حکیم مطلق نے عورتوں کے جسم میں حرارت کم رکھی ہے۔ اسی سبب سے حیض کا مادہ بالکل فنا نہیں ہوتا۔ بلکہ بطور غذا کے باقی رہ جاتا ہے کہ ضرورت کے وقت پیدائش کے بعد بچے کی غذا بن سکے اور بقیہ جمع شدہ ہر مہینے میں جتنا جمع ہوتا ہے حیض کے رستے خارج ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی بعض بعض مردوں کے یہاں جب کہ حرارت کم ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے کمزوری لاحق ہوتی ہے اور غذا کے زیادہ حصوں کے تحلیل میں کماحقہ کمی ہوتی ہے۔ اور پھر تقاضائے مزاج کے مطابق وہ مادہ جو جمع ہوتا ہے وہ بواسیر وغیرہ

کا خون بن کر خارج ہونے لگتا ہے- اور وہ عادی ہو جاتے ہیں- اور ظاہر ہے کہ عورتوں کی حرارت کی کمی ان رطوبتوں کو اس لیے جمع کرتی ہے کہ اس کے بدن کو ان کی ضرورت واقع ہوتی ہے کہ غذا بہم پہنچا سکیں - اور اسی کا بقیہ حصہ بچہ کی غذا کے کام آیا کرتا ہے- اور پیدائش کے وقت خدائے جل شانہ کے حکم سے چھاتیوں میں دودھ بن جاتا ہے- جو بچہ کے بچپن میں اس کی پرورش کرتا ہے- اور ان وقتوں کے سوا زیادتی میں رحم کی طرف رجوع کرتا ہے اور حیض کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے- رحم اور چھاتیوں کا تعلق ظاہر ہے- کہ حیض کے شروع ہونے کے زمانے میں ان میں نمو کی قوت اور صورت پیدا ہو جاتی ہے-

تیسرے مقالے کے تیسرے باب کی تیسری فصل

ایک انسانی حمل اور اس کے بچوں کی تعداد

عورتوں کے اکثر دو بچے ہوتے ہیں اسی لیے خدائے جل شانہ نے عورتوں کی دو چھاتیاں بنائی ہیں- یہی سبب ہے کہ کتیا کے اکثر آٹھ بچے ہوتے ہیں اور اس کے آٹھ تھن ہوتے ہیں- اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ پروردگار جل وعلا نے شروع ہی سے انسان کو دو چھاتیوں والا پیدا کیا ہے- لہٰذا عقل یہ چاہتی ہے کہ نوع انسانی کی بقا کے لحاظ سے اپنی جنس کی اصلی صورت پر پیدا ہو- کس لیے کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں نوعیت جاتی رہتی ہے- اور از روے دلیل طب چوتھے ہضم کے پورا ہو چکنے کے بعد بدن کے ہر حصے سے غذا علیحدہ ہوتی ہے اور خصیوں میں آتی ہے اور پھر دوسری دفعہ پک کر منی بنتی ہے اور بچہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ماں باپ میں جو عضو کم ہوتا ہے وہ بچے میں بھی کم ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عضو پیدائشی نہ ہو اور اگر پیدائش کے بعد کم ہو گیا ہو تو یہ اور بات ہے اس کا اثر اس پر نہیں پڑتا-

Scanned by CamScanner

عجیب فائدہ

یہ خدا کی قدرت ہے کہ ایک حمل سے بعض دفعہ کئی بچے پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ شیخ نے کتاب شفا میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے ایک حمل سے پانچ بچے جنے اور وہ زندہ رہے۔ ایک عورت کا بیان ہے کہ اس کے چار دفعہ میں بیس بچے پیدا ہوئے۔ اور پندرہ کا حمل ساقط کر دیا گیا معتبر طور سے معلوم ہوا ہے کہ ایک حاملہ عورت نے ایک تھیلی گرائی جس میں چھوٹے چھوٹے ستر بچے تھے۔ شاہجہاں آباد دہلی میں ایک عورت نے ایک حمل سے تین بچے پیدا کیے اور آخر میں ایک تھیلی گرائی گئی جس میں چھوٹی چھوٹی بہت سے شکلیں تھیں۔

تیسرا مقالہ اور اس کا چوتھا باب

جیسے کہ بعض مرد عورتوں کو عدم میسری کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے فعل قبیح لواطت کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں جو نان ونفقے کی طرف سے بے فکر ہوتی ہیں اور ان کو کوئی دوسرا کام نہیں ہوتا بیوہ ہوتی ہیں یا مرد ان کے خبر گیراں نہیں ہوتے یا گھر والے ان کی حفاظت نہیں کرتے یا اور ایسے ہی امور واقع ہوتے ہیں تو بعض عورتوں کو مساحقت کی عادت ہو جاتی ہے جسے چپٹی کھلینا کہتے ہیں۔ یہ عورتیں بہت بے حیا ہوتی ہیں اور ہر طرف عورت مرد ان پر نفرین کرتے ہیں اور گلی گلی بدنام ہوتی ہیں۔ بلکہ شریف عورتیں ان کو گھر میں نہیں گھسنے دیتیں۔ یہ فعل بھی نہایت قبیح ہے۔ اور لواطت سے کم گناہ اس میں نہ ہوگا۔ بعض عورتیں اس قسم کی ہیں کہ جو طبعاً اس فعل پر راغب نہیں ہوتیں وہ جبراً وقہراً ایسی بن جاتی ہیں۔ اور ان کے لیے کچھ اس قسم کی مجبوریاں مثلاً شوہر کا نہ ہونا یا بے التفاتی برتنا۔ یا عرصہ تک مرد سے علیحدگی میں رہنا۔ غرضکہ ایسی ہی صورتیں ہوتی ہیں مگر بعض ایسی ہوتی ہیں کہ وہ طبعاً اس فعل قبیح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور مرد کی موجودگی کے باوجود ان کو مرد کی ہم بستری سے کوئی تسکین نہیں ہوتی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کمزور ہے اور عورت زیادہ خواہش رکھتی ہے اور اس کی

خواہشات پوری نہیں ہوتیں تو وہ اس فعل میں پڑ جاتی ہے غرضیکہ اسی طرح کے سبب ہوتے ہیں۔ جب عورت اس طرح کے برے کام میں پڑ جاتی ہے تو اس کی وہ عادت عمر بھر نہیں جاتی اور مرد کی پروا نہیں کرتی۔ بلکہ مردوں کی صورت سے نفرت کرتی ہے۔ کیونکہ مرد سے یہ کام نہیں ہوسکتا۔

علامت

اکثر اس فعل کی مرتکب عورتیں دبلی فاق ہوتی ہیں ان کے جسم پر گوشت نہیں ہوتا۔ خاص کر مقام مخصوص اور پیڑو کی ہڈی اٹھی ہوئی ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسری عورتوں کے ان کی یہ جگہ اونچی ہوتی ہے۔ اور بمقابلہ دوسری عورتوں کے خواہش زیادہ رکھتی ہیں۔ عورتوں سے جلد تر بے تکلفی پیدا کر لیتی ہیں۔ اور عمر بھر مردوں سے انس و محبت نہیں کرتیں اور اس فعل کی دو طرح سے مرتکب ہوتی ہیں۔

قسم اول

وہ ہیں کہ انگریزی پیسوں کو برابر برابر رکھ کر اتنا لمبا ایک آلہ عضو تناسل نما تیار کرتی ہیں جو ان کی ضرورت کو رفع کر سکے۔ اس کے اوپر مخمل کا موٹا اور نرم غلاف چڑھا لیتی ہیں اور اس کے سرے پر مضبوط ڈورا رکھتی ہیں جب کہ ایک عورت دوسری کا ارادہ کرتی ہے تو اوپر والی اس ڈورے کو اپنے پیڑو کے برابر کس لیتی ہے اور پھر آلہ مذکور کو لعاب بہدانہ یا لعاب اسپغول سے تر کر کے داخل کرتی ہے اور مردوں کی طرح فعل کر کے نیچے والی کو منزل کرتی ہے۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ اوپر والی مصنوعی طور پر اپنی شکل وصورت مردوں کی طرح بنا لیتی ہے تا کہ مفعولہ زیادہ راغب اور متوجہ ہو۔ بعض سر پر پگڑی صافہ وغیرہ باندھتی ہیں اور بعض داڑھی مونچھیں لگا لیتی ہیں۔ جب عورت کو اس کا مزا پڑ جاتا ہے تو وہ فطری فعل کو چھوڑ دیتی ہے۔

دوسری قسم

وہ ہے کہ ان کو اس آلہ کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر اس کے عورت کے

Scanned by CamScanner

اوپر آ کر اپنے پیڑوں کی ہڈی اس کے پیڑو کی ہڈی پر آہستہ آہستہ ملتی ہے اور جب تک چاہتی ہے ایسا کرتی رہتی ہے عصبہ فرج پر علی الخصوص زیادہ ملتی ہے اس سے نیچے والی عورت اتنی لذت اندوز ہوتی ہے کہ منزل ہو جاتی ہے اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اتنا مزا آتا ہے کہ دونوں کے رحم باہر آ جاتے ہیں اور آپس میں مل جاتے ہیں اور دونوں منزل ہوتی ہیں۔مگر یہ بات خلاف قیاس معلوم ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ ناف کے پاس رحم اپنی جگہ پر رگوں اور پٹھوں سے کسا ہوا ہے وہاں سے الگ نہیں ہو سکتا جب تک کہ عمداً اس کو اس کی جگہ سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ لہٰذا اگر کبھی ایسا ہو بھی جائے تو وہ محض بر بنائے اتفاق ہوگا۔ رہا یہ امر کہ کمزوری کی حالت یا بچہ پیدا ہونے کے بعد اکثر بیٹھنے کے وقت رحم نیچے کی طرف لٹک جاتا ہے یہ کوئی اس امر کی دلیل نہیں ہے کیونکہ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اس پر آنتوں وغیرہ کا بار پڑ جاتا ہے اور وہ اس بوجھ کے تحمل نہ کر سکنے کی وجہ سے جھک جاتا ہے یا ڈھیلا نہ ہونے پر کسی اور صدمے سے ایسا ممکن ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پیدائشی اس کے پٹھے اور رگیں ڈھیلی اور اس قدر تیز حرکت کرنے والی ہوں اور دوسری کمزوریوں کا اس میں اضافہ ہو کر یہ صورت پیدا ہو جاتی ہو مگر یہ مشکل ہے کہ دونوں فاعلہ اور مفعولہ عورتیں ایک ہی سی مل جائیں۔ اور اگر مل جائیں تو پھر زندگی بھر ان دونوں میں جدائی محال ہوگی۔ اور پھر وہ دونوں جو کچھ بھی دعوے کریں وہ درست ہے۔ کیونکہ مرد اس طرح کی لذت پیدا کرنے سے معذور اور مجبور ہے۔ ایسی عورتیں ہرگز ہرگز مرد کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتیں۔ اس قسم کی عورت اتفاقیہ طور پر اگر مرد سے ہم بستر ہو بھی جائے تو دوسری دفعہ اس کا پھنسنا اور مرد کے پھیر میں پڑنا غیر ممکن ہے کیونکہ مرد غریب سے یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ جب تک چاہے عورت کی طرح رک رک کر مشغول کار رہے۔ اس قسم کی بدکار عورتوں کی عادت مرد کی متواتر کوششوں اور ہزاروں ترکیبوں کے کرنے سے بھی جا نہیں سکتی۔ پھر بھی اتفاق سے اگر کسی مرد کو ایسی عورت مل جائے اور وہ چاہے کہ اس عادت کو چھوڑ دے تو ترکیب یہ ہے کہ پہلے تو خوب اس قسم کی باتیں کرے جس میں اپنی قوت وغیرہ کا اظہار ہو اور اسی طرح کی اور باتیں جو اس بارے میں مفید ہوں غرضیکہ اس کو کسی نہ کسی طرح اپنا فریفتہ اور متوالا بنا

Scanned by CamScanner

لے- پھر چونکہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے وہ اس قسم کے دم دھاگوں میں جلد آ جاتی ہے- چنانچہ جو اس فن کی مشتاق عورتیں ہیں وہ نئی اور ناکردہ گناہ عورت کو پہلے اسی طرح اپنے دام فریب میں پھنساتی ہیں اور اس کے دل میں اس بدفعل کی خوبیاں نقش کر دیتی ہیں کہ جیسی لذت اس میں ہے مردوں کے ساتھ وہ ممکن نہیں عورتوں کے مقام مخصوص کا مساس کرتی ہیں اور چونکہ یہ عورتوں کو مرغوب ہوتا ہے تو وہ مست ہو کر اس فعل پر ر. غب ہو جاتی ہے بعد کو یہ حرکت قبیحہ شروع ہو جاتی ہے- للہٰذ اہل تجربہ نے جو تبدیریں اس کے دفعیہ کے لیے مقرر کی ہیں وہ دو آسنوں میں ہم بیان کرتے ہیں-

پہلا آسن:

یہ ہے کہ عورت کو مشتاق بنا کر زمین پر بستر بچھا کر لٹائے- اور مرد اس طور سے مجامعت کے لیے بیٹھے جیسے گھوڑے پر سواری کے لیے بیٹھتے ہیں- یعنی اپنے دونوں پانوں ادھر ادھر رکھے اور پھر وہ بھی پٹ لیٹ کر اس طرح حرکت کرے کہ پیڑو کی ہڈیاں باہم مل کر گھستی رہیں اور خیال رہے کہ رحم اور سر آلت باہم مل جائیں اور اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ عورت کے سرین کے نیچے نرم تکیہ رکھ دیں-

دوسرا طریقہ:

یہ ہے کہ زمین پر نرم بستر بچھا کر عورت کو لٹائیں اور اس کی ٹانگیں بطریق معمول اپنی رانوں کی جڑ میں رکھ لیں اور سرین کے نیچے تکیہ رکھ دیں اور اپنے پیڑو کو اس طرح رکھیں کہ اس کا مقام اس سے مس ہو اور مس کرتے رہیں- اس میں اس کی بے تابی کو دیکھتے رہیں اور زیادہ تر استخوان عانہ کے مس کا خیال رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو دیر کریں- بلکہ امساک کی دواؤں سے بھی کام لیں- یقینی اس میں مساھت کی برابر خود مفعولہ کو امساک نہ ہو گا- اور چونکہ یہ طریقہ ہائے علاج ہیں للہٰذا اپنے لطف اور لذت کا مطلق خیال نہ چاہیے بلکہ ہمہ تن اسی کی لذت کا خیال رکھیں امید ہے کہ یہ عادت قبیحہ چھوٹ جائے- واضح رہے کہ سلف میں سے کسی نے اس کا علاج نہیں لکھا ہے اس

Scanned by CamScanner

صورت سے اس لاعلاج مرض کا ازالہ ہو سکے گا-

تیسرے مقالے کے چوتھے باب کی پہلی فصل

مجامعت کے طریقے:

جو چار طریقوں پر مشتمل ہیں- بعض تجربہ کاروں کا قول ہے کہ عورت کے مقام مخصوص میں تری اور رطوبت کا پایا جانا بغیر لذت کے ممکن نہیں ہے بشرطیکہ عورت کو یہ مرض نہ ہو- بعض کا یہ قول ہے کہ عورتوں کے اندام نہانی میں رطوبت اس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ شہوت انگیز باتیں یا مساس وغیرہ نہ ہو- اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ رطوبت پیدا ہونا لذت پر موقوف ہے- اور عورت کی لذت اس کی رغبت پر منحصر ہے یعنی اگر کسی مرد سے کسی عورت کو کوئی لگاؤ نہیں ہے تو حصول لذت محال ہے اور وہ اس کے جماع پر راضی نہ ہوگی اور اس صورت میں رطوبت بھی نمایاں نہ ہوگی- عدم توجہ کی صورت میں عورت مرد کو کما ینبغی اپنے اوپر قادر نہیں ہونے دیتی اور پورا دخول بھی نہیں ہوتا- اس لیے مرد کو بھی لطف نہیں آتا بلکہ الٹی اس کو نفرت ہو جاتی ہے اور عورت کا آنا ایک بڑا دشوار کام ہے کیوں کہ وہ اگر خود بھی چاہتی ہے- تو اکثر نہیں آتی- تو ایسی حالت میں مرد کی سعی اور کوشش کی تو گنتی ہی کیا ہے- لہٰذا اگر عورت پر شہوت ہے اور اس مرد سے اسے محبت بھی ہے اور مدت سے اس شخص سے اس کا تعلق بھی ہے اور مرد بھی تجربہ کار اور شعوز دار ہے اور اس کے مزاج سے واقف بھی ہے اور ان سب کے باوجود پہلے عورت کو اس قسم کی باتیں کر کے جوش میں بھی لے آیا ہے تب مجامعت میں مشغول ہوا ہے اس صورت میں بھی اس کی ہیئت جماعی کو ملحوظ رکھا ہے تو چاہیے کہ اپنی توجہ کسی دوسری طرف رکھے اور بہتر تو یہ ہے کہ سر آلت سے رحم کے ڈھونڈھنے میں لگا رہے غرضکہ کسی طرح دل بٹا رہے- اور مفعولہ کی لذت کو ملحوظ خاطر رکھے- جب دیکھے کہ وہ آنے کو ہے تو خود بھی ساتھ ساتھ آ جائے- اور جماع کرنا اگرچہ پلنگ پر زیادہ تر رائج مگر میرے خیال میں زمین پر نرم نرم گدے بچھا کر زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس

Scanned by CamScanner

صورت میں حشفہ رحم کے ساتھ مل جاتا ہے- اس کے علاوہ اور بھی فائدے ہوتے ہیں جو اس فن کے ماہرین پر پوشیدہ نہیں ہیں اور اجنبی عورت سے کوئی لذت حاصل نہیں ہوتی - پس اگر یہ خبط سر میں سمایا ہو کہ اس کام سے لذت اٹھائے اور محبوبہ کو اپنا تابعدار کرے تو دو تین مہینے کی صحبت بے تکلفی اور اس کے مزاج پر پوری واقفیت حاصل کیے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا - اور جبکہ خود عورت کو بھی ایسی ہی فکر اور اسی قسم کا خیال ہو تو کیا کہنا - اگر چہ اس کام کے شائقین نے عورت اور مرد کی لذت کو مختلف امور پر موقوف رکھا ہے مگر میری سمجھ میں نہیں آتا میری رائے ناقص میں دونون کی لذت اس وقت ممکن ہے جبکہ دونوں کے مقامات برابر ہوں- مثلاً یہ کہ تجربہ کرنے والوں نے مرد کے آلت کو باعتبار طول کے تین قسم پر تقسیم کیا ہے چھ انگل- نو انگل- بارہ انگل اسی طرح عورت کے مقام کو بہ اعتبار وسعت تین قسم کا کہا گیا ہے- تو اگر دونوں کے مقاموں میں مطابقت ہے مثلاً نو انگشت کا مرد کا طول ہے اور نو انگل کا عورت کا عمق اور گہرائی تو اس صورت میں دونوں میں موافقت دوستی اور محبت ہو گی- اور خواہش جماع بھی برابر ہو گی- بلکہ چاہیے یہ کہ مرد بہ نسبت عورت کے زیادہ پر شہوت ہو کہ محبوبہ کی خواہش کے وقت دیر اور تامل نہ ہو- وہی آدمی اپنی خواہش کے زیادہ ہونے کے سبب سے ہمیشہ طرح طرح کے ہیجان پیدا کرنے والی باتوں سے مست بنا کر اس کو اپنی طرف راغب رکھے گا- اور کسی دوسری طرف اس کا میلان نہ ہو گا کیونکہ حصول لذت اس کے میلان طبع بلکہ مشتاق اور عاشق ہونے کا سبب بن جاتا ہے- اور یہ یقینی بات ہے کہ مشتاق اور ماہر فن سے جب کوئی عورت ملتی ہے تو پھر وہ عمر بھر علیحدہ نہیں ہوتی - مرد کی مردانگی اور فاسقوں کے عشق کے یہی معنی ہیں- مگر ہمیشہ یہ خیال رکھے کہ خود جبھی منزل ہو کہ عورت بھی آ جائے ورنہ اگر فاعل اپنی لذت میں مشغول ہو کر یا عورت کے ریب میں آ کر خود آ جائے گا اور اس کا خیال نہ رہے گا تو وہ دوستی اور محبت چند ہی روز میں ختم ہو جائے گی- اور اسی طرح کثرت مجامعت منی کے کم ہو جانے کا سبب ہے اور منی کا کم ہونا شہوت کے کم ہونے کا باعث اور کمی شہوت تنفر محبوبہ کی وجہ ہے- اس صورت میں چند روز نبھے گی اور پھر آخر میں جدائی ہو جائے گی- اور ساتھیوں ا۔

عزیزوں میں خفت حاصل ہوگی- کیونکہ جاننے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر عورت بھی ساتھ منزل نہ ہوگی تو اس کی آگ نہ بجھے گی اور پھر مرد کی صورت سے بیزار ہو جائے گی اور نہ معلوم کیا کیا فتنے فساد برپا ہوں گے۔ اور حالت یہ ہے کہ مرد آنے کے بعد مردمی کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔غرض ان مزخرفات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک عورت نہیں آتی اس وقت تک وہ خوش نہیں ہوتی اور ہوشیار آدمی اس بات کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتا ہے۔اور مرد کو زیادہ تجربہ کار ہونا ضروری ہے جب تک کہ وہ مشاق نہ ہوگا اس وقت تک یہ ممکن نہیں ہے بعض ناتجربہ کار کرتے ہیں کہ عورت روزانہ بلکہ ہر جماع میں منزل ہوتی ہے اور ہو سکتی ہے۔ یہ ایک بادھوائی بات ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ ایسا ہو تو عورت کا زندہ رہنا محال ہے ہاں ہوشیار تجربہ کار مرد سے ایسا ممکن ہے۔اس صورت میں بھی اگر متواتر دو تین ماہ تک ایسا ہوتا رہے تو عورت کا رنگ روپ جوانی وغیرہ کہ اس کی زندگی اسی سے مراد ہے سب ختم ہو جائے گی اکثر اہل تجربہ کا خیال ہے کہ عورت کا دھرن الٹی طرف پھرا ہوا ہوتا ہے۔اور بعض اس کے برخلاف سیدھی طرف کو بتاتے ہیں اور درست یہ ہے کہ اس کا رحم مقام مخصوص کے سوراخ کے مقابل ہوتا ہے۔اگر مجامعت کی کثرت یا اور کسی وجہ سے وہ کسی طرف جھک جائے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔اس واسطے کہ وہ اصلی نہیں بلکہ ایک مرض ہے۔مگر شرط یہ ہے کہ پیدائشی فرج کے سوراخ کے مقابل ہو۔اسی وجہ سے جن عورتوں کا رحم کسی طرف جھک جاتا ہے تو ان کو حمل نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر رحم کا منہ اس کے مقابل ہو تو نطفہ کا اس میں داخل ہونا اور پھر توالد و تناسل کا سلسلہ ہونا ممکن ہے۔کبھی پیدائشی ہی الٹی یا سیدھی طرف کو جھکا ہوا ہوتا ہے اس صورت میں پیدائشی مریض مانا جائے گا نہ کہ عارضی [اور مرد کو جماع اس وقت کرنا چاہیے جب کہ اس کی ناک کے سیدھے نتھنے سے سانس چل رہی ہو۔اور عورت کے اس کے برخلاف کیونکہ اس صورت میں مرد کو عورت پر غلبہ رہے گا اور اس کے برعکس نتیجہ برعکس ہوگا۔]

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عورت جب تک مست نہیں ہوتی جماع پر راضی یا اس کی آرزومند نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر یہ حالت طاری نہ ہو اس سے جماع کرنا فضول

Scanned by CamScanner

اپنے مادے کو برباد کردینا اور عورت کو ناراض اور خود کو کمزور کردینا ہے۔ چہ جائیکہ کوئی لطف اٹھانا [اور واضح رہے کہ عورت پر تین مساسوں کی وجہ سے شہوت غالب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ بھٹنی یعنی پستان کی گھنڈی کو دو انگلیوں میں لے کر آہستہ آہستہ مساس کرنا۔ یہاں تک کہ ان میں ایک قسم کی سختی پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اس کی نرمی عورت کی عدم شہوت کی دلیل ہوتی ہے دوسرے یہ کہ نیچے کا ہونٹ اور زبان چوسے۔ تیسرے یہ کہ اس کے مقام مخصوص کے اوپر کے حصے میں ایک پٹھا ہوتا ہے جس کے مساس سے عورت جلد مست ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں پر گوشت کم اور پٹھے زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اب عورت بے قرار ہوگئی ہے اور اسی بے قراری کی کمی اور زیادتی سے اس کی خواہش کی کمی یا زیادتی کا پتہ چلتا ہے اور جتنی زیادہ وہ بے قراری ہوتی ہے اسی قدر جلد منزل ہوتی ہے] اور عورت سے جماع کرنے سے پہلے کہدے کہ پیشاب کر کے طہارت کرے کیونکہ اس سے وہ رطوبات دھل جاتی ہیں جو دیر میں لذت آنے یا ڈھیلے کرنے یا اور ایسے امراض کا مردوں کے لیے سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح سے مقام مخصوص میں ایک قسم کی تنگی پیدا ہوتی ہے اور عورت کو لطف زیادہ آتا ہے بخلاف مردوں کے کہ ان کو پیشاب نہ کرنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت کی زیادتی کے باعث انزال جلد نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ تجربہ سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ شہوت میں جتنی کمی ہوگی اسی قدر فراغت جلد ہو جائے گی۔ یہ بھی چاہیے کہ جب کسی نئی عورت سے مجامعت کا اتفاق ہو تو چار گھڑی کے بعد اپنے پیشاب سے اپنا آلہ تناسل دھوئے تاکہ گرمی یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری لاحق ہونے سے محفوظ رہے اور جماع کے بعد جلد پیشاب کرنے سے کمزوری پیدا ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور اگر عورت فوراً بعد کو پیشاب کرے گی تو رنگ زرد ہو کر ضعف لاحق ہوگا اور حمل بھی قائم نہ ہوگا۔ پس دونوں کو یہ چاہیے کہ چار گھڑی بعد پیشاب کریں۔ اور یہ ظاہر کریں کہ مفعولہ کو ہونٹ چوسنے اور سر پستان کے ملنے سے خواہش جماع جلد پیدا ہوتی ہے۔ پس اس فعل کے شائق کو چاہیے کہ وہ ان امور کا خیال رکھے اور جماع کے وقت اپنے حشفے سے مفعولہ کے رحم کو دریافت کرتا رہے اور آہستہ آہستہ اس پر

ضرب لگاتار ہے اور اس میں طرف ثانی کی خواہش کا خیال رکھے غرض کہ ہر حکمت سے اس کو منزل کرائے اگر ہوشیاری سے کام نہ لے گا تو رحم کے پانے اور پیشاب گاہ کے مساس کے باوجود بھی اس کا آنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں لذت سے اس کو بیتاب کیا جا سکتا ہے اور اکثر ناتجربہ کار محض عورت کو رطوبت آنے سے یہ جانتے ہیں کہ میں نے منزل کرادیا۔ یہ محض نادانی اور ناتجربہ کاری ہے کیونکہ عورت ہوشیار اور تجربہ کار مرد کی انتہائی محنت کے بعد آتی ہے۔ ایسے ہی رحم کا دریافت کر لینا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بڑے ہوشیار کو یہ معلوم ہوسکتا ہے کیونکہ اس کی خلقی پیدائش رحم کے محاذ میں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ نیچے یا اوپر جھکا ہوا ہوگا اور اکثر اوقات کسی طرف سے الٹی طرف پایا جاتا ہے۔ اور کبھی سیدھی جانب۔ پس جس شخص کو اس کے معلوم کرنے کا ڈھب نہ آتا ہو تو پہلے شرمگاہ کے محاذ میں تلاش کرے اور اگر یہاں نہ پائے تو الٹی طرف اس طرح تلاش کرے کہ حرکت کے وقت اپنے جسم کو عورت کے سیدھی طرف کرے اس صورت میں حشفہ کا سر عورت کے بائیں جانب ہو جائے گا اور اگر وہاں بھی نہ پائے تو سیدھی طرف ڈھونڈھے غرضکہ ان ترکیبوں سے رحم کو دریافت کیا جاسکتا ہے اور اگر پہلے ہی انگلی سے ڈھونڈھ لے تو پھر ان جھگڑوں کی بھی ضرورت نہ پڑے گی۔ مگر یہ کسی ہمراز عورت ہی سے کیا جاسکتا ہے ورنہ وہ اس فعل پر راضی نہ ہوگی کہ انگلی سے دریافت کرے۔ کبھی آلت مرد کی کوتاہی اور چھوٹے ہونے کے سبب سے رحم کا دریافت کرنا ممکن ہی نہیں ہوتا اس لئے دوائیں اور تدبیریں تحریر کی جائیں گی۔ قصہ کوتاہی باوجود رحم کے دریافت کرنے اور دوسرے ڈھکوسلوں کے بھی اگر عورت کی مرضی نہ ہو تو وہ نہیں آ سکتی لہٰذا جیسے ممکن ہو اس کی دلجوئی اور دلدہی کر کے اس کے دل پر قابو حاصل کرے تاکہ کچھ لطف حاصل ہو۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی بے تابی اور زیادہ لذت میں مرد سے کہتی ہے ٹھہر جا۔ اور مرد اس کے کہنے میں آ کر اپنی جنبش ملتوی کر دیتا ہے تو عورت پھر نہیں آتی کیونکہ جب وہ آنے کو ہوتی ہے اس وقت کہتی ہے کہ رہ جاؤ۔ ٹھہر جاؤ چاہیے کہ اس وقت اس کا کہنا نہ مانے اور اپنے کام میں مصروف رہ کر اس کو فراغت کرائے۔

Scanned by CamScanner

تیسرا طریقہ:

جب عورت سے قربت کرنی چاہے تو پہلے آہستہ آہستہ سر ذکر کو اس کے اندام نہانی پر ملتا رہے تا کہ پوری تندی ہو جائے اور عورت بے قرار ہو جائے پھر چٹنے ہوا ایک دو انگل اندر کر کے آہستہ آہستہ کاروائی کرتا رہے۔ تا کہ وہ زیادہ بے قرار ہو جائے اس وقت پورا عضو داخل کرے اور حرکت کرے کہ اور زیادہ بے قرار ہو۔ مگر چاہیے کہ حالت مباشرت میں زور سے اوپر کی طرف سانس لیتا رہے۔ اور پھر عورت سے جدا ہو کر اور اپنے جسم کو رومال وغیرہ سے پوچھ کر اس کے نیچے کا ہونٹ چوسے اور پستان کا مساس کرے۔ اور پھر دخول کر کے کام میں مشغول ہو۔ جب سمجھے کہ اب پھر انزال ہونے کو ہے پھر جدا ہو جائے اور رومال سے صاف کر کے زور سے اوپر کی طرف سانس کھینچے اور پھر ہونٹ چوسے اور پستان کے مساس میں مشغول ہو کہ انزال کا دغدغہ جاتا رہے اور عورت کی بے قراری برقرار رہے اس طرح جب تک چاہے حسب خواہش ٹھہر سکتا ہے اور عورت سے مجامعت کی رغبت ظاہر کرتا رہے مگر کسی اور طرف مشغول اور مصروف رکھے اور اپنے جسم کو ڈھیلا رکھے کہ جلد منزل نہ ہو۔ اگر چہ فرقہ عیاش نے آسنون کے بہت سے طریقے لکھے ہیں مگر سب میں تکلف ہے اور ظاہر ہے کہ تکلف میں آرام کہاں۔ لہٰذا وہی آسن سب سے اچھا ہے جو دنیا بھر میں رائج ہے۔ اور اس کی بہتر صورت یہی ہے کہ عورت نرم بستر پر لیٹے اور دونوں ٹانگیں مرد کی رانوں کی جڑ میں رکھ لے اور مرد اپنے پاؤں کے بل بیٹھ کر جماع میں مشغول ہو۔ اور بعض اہل تجربہ کار کا قول ہے کہ مرد بستر نرم پر لیٹ جائے اور عورت مرد پر سوار ہو اور جماع میں مشغول ہو اس میں یہ خوبی بتائی گئی ہے کہ اختیار عورت کا رہتا ہے۔ یعنی جتنی آلت وہ چاہتی ہے لیتی ہے اور دلخواہ حرکت کرتی رہتی ہے مگر یہ ترکیب بغیر مشاق اور ماہرہ کے ممکن نہیں ہے اور یونانی اطباء نے اس طریقہ کو اس واسطے غلط اور معیوب سمجھا ہے کہ عورت کے جسم کے خراب رطوبات مرد کے سوراخ بول میں جاتی ہیں اور وہ سڑتی ہیں جس میں کہ سوزاک وغیرہ کی بیماری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

Scanned by CamScanner

چوتھا طریقہ:

جس روز کہ جماع کا ارادہ ہو اس دن کھانا کم کھائے اور جماع میں مشغول ہو جائے اور دخول کی حرکات کو ایک سے لے کر سو تک گنتا رہے پھر ٹھہر جائے کہ منی اپنی جگہ پر قرار پائے اور ساکن ہو جائے اور آدمی بھی دم لے لے۔ پھر اسی طرح سو گنتا رہے۔ اور پھر ٹھہر جائے یہاں تک کہ عورت انزال کے قریب پہنچ جائے۔ اور جب اس کو منزل ہوتا ہوا دیکھے تو خود بھی اس کے ساتھ منزل ہو۔ مگر انزال کے بارے میں عورت کے کہنے پر اعتبار نہ کرے کیونکہ یہ اکثر دھوکا دیا کرتی ہیں۔ جب فراغت حاصل ہو جائے تو فوراً تھوڑی سی کوئی میٹھی چیز کھائے تا کہ ضعف سے محفوظ رہے اور جلد پھر بھی جماع پر قادر ہو جائے۔ پھر جماع کرے اور بغیر فارغ ہوئے علیحدہ ہو کر رومال سے صاف کر ڈالے اور اس مرتبہ ہرگز منزل نہ ہو بلکہ یونہیں سو جائے اور دونوں جماعوں کے درمیان میں ہرگز سونا نہ چاہیے کیونکہ یہ قوت امساک کو باطل کر دیتا ہے۔ اگر یہ عمل دس روز کیا جائے تو امساک کے بارے میں عجیب عمل ہے جب عادت ہو جاوے گی تو پھر وہ دو دو تین تین روز تک نہ آئے گا اگر چہ عورت بھی انزال کرانے کی سعی کرے۔

فائدہ:

ہندوستان کے حکیموں نے لکھا ہے کہ جماع کی حرکتوں کو انزال تک شمار کرتا رہے دوسرے دن اس کی نصف حرکتیں کرے یعنی اگر پہلے دن سو حرکت شمار کی ہیں تو آج پچاس تک پہنچ کر علیحدہ ہو جائے اور منزل نہ ہو تیسرے دن آدھے سے ایک حرکت زیادہ کر کے الگ ہو جائے اور اسی طرح ایک حرکت کا روز اضافہ کیا کرے اور بغیر فراغت الگ ہو جایا کرے تو یہ عمل چالیس دن میں پورا ہو جائے گا اور وہ شخص مرد کامل بن جائے گا۔

(چوتھا مقالہ)

معلوم کرنا چاہیے کہ سستی کا مرض بعض لوگوں کو اس طرح پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جماع بہ کثرت کرتے اور اپنے مزاج اور ضرورت پر مطلق توجہ نہیں کرتے۔ نہ اور ممنوعات اور کرنے والی باتوں کو دیکھتے ہیں لامحالہ ان کو ضعف باہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور جب کمزوری آتی ہے تو وہ بغیر خواہش جماع مساس وغیرہ کر کے اپنی طبیعت بھڑکاتے ہیں۔ اور پھر یونہی کام نکالتے ہیں۔ اور پھر اسی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ چند روز یونہی کام چلتا ہے مگر کب تک آخر اس سے بھی کار برآری نہیں ہوتی۔ تو پھر دوسرے بیحیائی کے کام کرتے ہیں اور کچھ دن اس سے کام نکالتے ہیں اور اس کے نتیجے میں روزانہ ضعف لاحق ہو جاتا ہے اور آخر کار نفس اور طبیعت کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ اور بالکل از کار رفتہ ہو کر مقوی دواؤں کی فکر میں طبیبوں کے پاس دوڑے جاتے ہیں اور طبیب بغیر اصلی وجہ اور مرض کے دریافت کیے ہوئے نسخہ لکھ کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کے حکیم خود کوئی قابلیت نہیں رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے انکی ضرورت کے بغیر فضول تدبیریں اختیار کرتے ہیں اور بہت علاج اچھا برا کرتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ اس مرض میں خاص خاص وجوہات کے ساتھ ساتھ خاص خاص نسخے ہی کام دے سکتے ہیں۔ اور کوئی شک نہیں کہ نسخہ کیسا ہی اچھا ہو جب تک کہ مریض کے حال کے مناسب نہ ہوگا وہ فائدہ نہیں کر سکتا۔ اور خرابی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج یہ مشہور ہوگیا ہے کہ مقوی باہ کوئی نسخہ ہی نہیں ہے۔ یہ لوگ علم طب کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اور انکو یہ معلوم نہیں کہ خدا نے اس علم میں امراض انسانی کے سر سے پیر تک کے علاج پیدا کیے ہیں۔ نفس اور طبیعت کے تمام علاج اس سے ممکن ہیں یہ مشیت ایزدی کی امداد ازلی ہے اسی سبب سے ایسے ایسے اکثر مرض جن کا دفعیہ ممکن ہی نہ تھا صحیح تدبیروں سے دور ہو گئے ہیں اور ایسے دور ہوئے ہیں کہ پھر ان کا اثر تک باقی نہیں رہا۔ اب رہی موت اور زندگی سو وہ خدا کے قبضے میں ہے اور اس میں سب عاجز ہیں۔ چونکہ بہت سے حادثے اور سانحے

Scanned by CamScanner

ضعف باہ کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں اس کے معالجے کی طرف توجہ کی گئی۔ اور وہ ضعف باہ جو کثرت مجامعت سے ہوتا ہے اس کی ضروری تدبیریں درج کر کے بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا کیونکہ قدیم اطباء کی کتابوں میں مشروحاً درج اور ہمارا لکھنا تطویل لا طائل ہے۔

چوتھا مقالہ اور اس کا پہلا باب

سمجھنا چاہیے جب کہ مجامعت زیادہ کی جائے تو باہ کے کمزور ہونے کے بہت سے سبب ہوتے ہیں یا تو روح میں کمی ہو جاتی ہے یا خون میں یا ریح میں۔ اب مقامات کا لحاظ کرتے ہوئے روح کا گھٹنا تین طرح کا ہوتا ہے۔ یا تو دلی روح میں کمی آتی ہے یا دماغ میں یا طبیعی میں۔ پھر ان تینوں قسموں کی کمزوری ان کے اعضا کے نفس کے ضعف کے بغیر نہیں ہوتی جو اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ مگر خون کی کمی اکثر سردی یا تری وغیرہ کے اسباب جو کہ جگر پر اثر کرتی ہیں ہوتی ہے۔ اور ریح کی کمی جگر کی حرارت سے اکثر ہوتی ہے۔ اور خود نفس آلت کی ریح میں جب کمی آتی ہے کہ جب وہاں کی زاید رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ منی کی تھیلی کے نقصان یا معدے اور گردے اور مثانے کی کمزوری اعضا تناسل کے پٹھوں کی سستی سے جو کمی باہ میں آ جاتی ہے ان کے لیے قوت دینے والے نسخے لکھے جاتے ہیں۔ بوقت ضرورت ان کو کام میں لانا چاہیے۔ ماہرین اور تجربہ کاروں کو معلوم ہے کہ جن کی باہ کثرت مجامعت سے کمزور ہو جاتی ہے ان کو اتنے عرصہ تک جماع سے پرہیز کرنا چاہیے کہ قوائے بہیمی یعنی شہوانی قوتیں آرام پا کر اپنے حال پر آ جائیں اور پھر اپنی گم کردہ قوت کو واپس لا سکیں۔ اور اس واپسی کو یوں معلوم کریں کہ بغیر کسی مطلوبہ کی موجودگی اور بغیر اس قسم کے خیالات کے تندی اور شہوت پیدا ہو جائے۔ اس وقت سمجھ لینا چاہیے کہ اعضا میں قوت اصلی عود کر آئی ہے۔ عمدہ عمدہ لطیف اور طاقت پیدا کرنے والی غذاؤں کا استعمال مقوی ادویات سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ قوت پیدا کرنے میں دوا کی بہ نسبت غذا کو زیادہ دخل ہے۔ اور اس کی

Scanned by CamScanner

وجہ یہ کہ غذا سے منی پیدا ہوتی ہے اور منی خود قوت باہ کا مادہ ہے۔ جو شخص جماع سے باز نہ آئے گا اس کو نہ مقوی غذائیں فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں اور نہ اور غذائیں نہ ذبیریں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر چند روز تک دواؤں وغیرہ سے کام نکالا بھی تو کیا نتیجہ ہوگا۔ آخر کار وہی ضعف اور کمزوری کا سامنا ہوگا اور پھر دوا یا غذا وغیرہ سے کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔

چوتھے مقالے کا پہلا باب اور اسکی پہلی فصل

وہ کمزوری جو روح قلبی کے ضعف اور کمی سے پیدا ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سریع الانفعال ہے یعنی جماع کرنے کے خیال میں جلد اثر قبول کرتی ہے۔ اور جماع سے لذت کم حاصل ہوتی ہے۔ نئی اور اجنبی یا ناپسندیدہ عورت سے جماع کرنا معذور ہوتا ہے یا بڑی دقت سے آمادگی ہوتی ہے بلکہ اکثر نہیں ہوتی۔ پریشاں خاطری اور آزردگی رہتی ہے حرارت کی شدت کے وقت خفقانی حالت ہوتی ہے۔ اور شدت برودت کے وقت نامردی ہونا معمولی سے تردد سے زیادہ پریشانی بدن کی حرکات اور دلی ارادے میں کمی ظاہر ہونا [بلا وجہ خوف زدہ ہونا۔ ذرا ذرا سی خوشی کی بات پر خوشی کی افراط ہونا۔ دلی امور میں جرات نہ کر سکنا۔ تھوڑے سے غصے کی وجہ سے سرخ رنگ کا زرد پڑ جانا۔ لہٰذا جو ضعف کہ شدت حرارت کی وجہ سے پیدا ہو اُس کا علاج ایسے مقویات بارد سے یا خوشبودار چیزوں سے کریں۔ جن کا دل پر اثر ہو۔ جیسے خمیرہ مروارید۔ یا صندل کا خمیرہ یا دوا المسک بارد یا ٹھنڈی اور خوشبودار چیزوں کے سونگھنے سے جیسے صندل خس وغیرہ۔ اور کیوڑے اور موتیا وغیرہ کا عطر جو مفرح ہیں۔ یا ٹھنڈی چیزوں خرفہ وغیرہ کے کھانے سے اور گوشت اور شراب کے بچنے سے اور تسکین دینے والی ٹھنڈی دواؤں کے پینے سے جیسے سیب اور گڑھل کا شربت یا کیوڑے کا عرق ہے۔ ٹھنڈی جگہوں میں رہنا جہاں دھوپ اور سورج کا اثر نہ ہو۔ جاری پانی کے قریب قیام کرنا۔ اور محنت کے کام خاص کر وہ جو دھوپ میں کرنے پڑیں ان کو چھوڑ دینا۔ نیلوفر کا

Scanned by CamScanner

پھول اگر چہ سونگھنے اور کھانے پینے سے حرارت والے قلب کو فائدہ کرتا ہے مگر باہ کو کمزور کرتا ہے۔ سیب کا کھانا اور سونگھنا بھی قلب کو تقویت دیتا ہے۔ کیوڑے کا شربت اور عرق اگر چہ مائل بہ حرارت ہوتے ہیں مگر ان میں تفریح بے انتہا ہوتی ہے۔ اور چونکہ ان میں حرارت کم اور فرحت زیادہ ہے تو عمدہ مفرحات میں ہیں۔ اور قلب گرم کو بہت فرحت دیتے ہیں۔ مگر یہ مضعف معدہ ضرور ہیں۔ اور ککڑی کا پانی اور ماوالجبن بھی ایسے لوگوں کو مفید پڑتا ہے اور وہ کپڑا جو سفید صندل سے جو پانی یا گلاب میں پیس لیا گیا ہو بھگو کر دل پر رکھنا نہایت تسکین دیتا ہے۔

خمیرہ مروارید کا نسخہ:

بن بندھے موتی ایک تولہ۔ سنگ یشب پسا اور حل کیا ہوا۔ کہربا شمعی۔ صندل سفید پسا ہوا بلسلو چن سفید سب چھ چھ ماشہ مصری پاؤ بھر شہد کشمیری صاف کیا ہوا پانچ تولہ پاؤ پاؤ گلاب اور بید مشک کے عرق میں قوام پکا کر خمیرہ تیار کریں اور ایک درم سے ایک مثقال تک کھاتے رہیں۔

خمیرہ صندل:

سفید صنل کا برادہ بیس مثقال آدھ سیر گلاب کے عرق میں تر کر کے ایک رات دن رکھ چھوڑیں۔ اس کے بعد جوش دے کر اس کا شیرہ لے لیں۔ اور ایک سیر سفید مصری جس کا پاؤ بھر عرق کیوڑہ اور عرق بید مشک میں قوام پکایا ہو اس میں وہ شیرہ ملا کر خمیرہ تیار کر لیں اور چھ ماشہ چاندی کے ورق اس میں ملا دیں اور ایک تولہ روزانہ کھایا کریں۔

مفرح بارد

موتی بغیر بیندھے ہوئے۔ کہربائے شمعی ہر ایک مثقال۔ گاوزبان کے پھول۔ بلسلو چن سفید۔ گلاب کی کلی۔ صندل سفید مغز تخم کدوے شیریں۔ خرفے کے بیج مقشر۔ ہر ایک دو مثقال عنبر اشہب خوشبو سونے کے ورق۔ چاندی کے ورق جو حل کر لیے

ہوں۔ دو دو دانگ۔ رب سیب شیریں۔ رب بہی شیریں۔ ہر ایک بیس مثقال۔ سفید مصری ایک سو بیس مثقال گلاب یزدی۔ عرق بید مشک کشمیری ہر ایک پچیس مثقال بطریق معمول معجون بنالیں۔ خوراک ایک درم سے ایک مثقال تک۔

دواء المسک بارد:

بغیر بیندھے موتی۔ کہربائے شمعی ہر ایک ایک مثقال۔ ابریشم خام کترا ہوا۔ بنسلوچن سفید۔ گلاب کی کلی جس کا اوپر کا سبز حصہ دور کر دیا ہو خشک چھلا اور صاف کیا ہوا دھنیا۔ لوکی کے بیج کا مغز گاوزبان کے پھول۔ مشک خالص۔ عنبراشہب ہر ایک پانچ مثقال رب سیب شیریں پچیس مثقال۔ سفید مصری پچاس مثقال بدستور معجون بنائیں خوراک ایک مثقال۔ مگر اس کے برعکس اگر قلبی روح کا ضعف سردی سے ہو تو اس کا علاج دواء المسلک حار۔ مفرح گرم اور گرم پھولوں سیوتی وغیرہ کے سونگھنے اور عنبر مجموعہ اور گرم غذاؤں یعنی گوشت اور شربت گاؤزبان اور شربت کیوڑوں اور شربت بید مشک اور عرق بید مشک اور کیوڑے اور دوسرے حار دواؤں مفرح سے کرنا چاہیے کبھی کبھی ضعف قلب کے ساتھ ضعف دماغ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دونوں میں بڑی مناسبت ہے۔

دواء المسک حار:

نرکچور۔ درونج۔ مروارید ناسفتہ (بن بیندھے موتی۔) کہربا۔ مونگا۔ ہر ایک دو درم۔ ابریشم کترا ہوا چھ درم بہمن سرخ بہمن سفید۔ سنبل الطیب (بالچھڑ) تیز پات۔ الائچی۔ لونگ۔ ہر ایک پانچ درم چھڑیلا۔ پیپل۔ سونٹھ ہر ایک چار درم۔ مشک تین درم۔ شہد ایک سیر ابریشم کو اتنا باریک کتریں کہ غبار جیسا ہو جاوے۔ پھر جواہرات کو سمان کی کھرل میں خوب پیسیں اور باقی دواؤں کو کوٹ پیس کر شہد میں ملائیں اور آدھی مثقال خوراک رکھیں۔

مفرح حار:

موتھا۔ گلاب کا زیرہ۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ مصطگی۔ اسارون (تیتر والا) زرنب۔ زعفران۔ ہر ایک تین مثقال۔ جاوتری۔ الائچی بڑی چھوٹی۔ جوزبوا ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال۔ عود خام ساڑھے چار مثقال۔ صاف کیا ہوا شہد ستر مثقال معمول کے مطابق شہد میں ملا کر معجون بنالیں اور آدھے مثقال شربت سیب اور عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کریں۔

چوتھے مقالے کا پہلا باب اور اسکی دوسری فصل

دماغی روح کی کمی اور کمزوری کی پہچان ہے کہ مرد اور عورت کے اعضائے خاص کے ملنے سے بھی لذت کم محسوس ہوگی۔ مجامعت کا شوق اور اسکی جانب رغبت نہ ہوگی۔ جماع کے تخیل بھی دماغ میں نہ پیدا ہوں گے۔ تعشق کی جانب میلان خاطر نہ ہوگا۔ ہمیشہ نزلے اور زکام کا شکار رہے گا معمولی سبب سے بھی نزلہ اور زکام ہو جائے گا۔ بلند آواز ناگوار ہوگی۔ دقیق باتوں اور گہرے مضامین کو سمجھنے اور اس کا نتیجہ نکالنے سے دماغ عاری ہوگا بھول کا زیادہ ہونا ہوگا ناگہانی خبروں کے سننے سے پریشانی ہوگی۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر فکر ہوگی اور ایک قسم کی حیرانی سی رہے گی۔ اس خرابی کا تدراک یوں کرنا چاہیے کہ اگر وہ حرارت سے ہو جس کی علامت افعال دماغی کی پریشانی ہے تو خمیرہ ابریشم اور خمیرہ گاؤزبان دیں جو ذرا برودت لیے ہوئے ہوں اور مفرح ہوں اور ان میں ایسی ادویہ نہ ہوں کہ زکام و نزلہ کا سبب بن جائیں اور اسر مفرح بارد کا نسخہ جو قلبی روح کی کمزوری کے بارہ میں لکھا گیا ہے۔ کدو وغیرہ کی قسم کے ٹھنڈے تیل ناک میں ٹپکانا۔ ٹھنڈی خوشبوئیں بہار نارنج وغیرہ کا سونگھنا جو بحث قلب میں لکھی جا چکی ہیں۔ ان تدابیر سے کام لیں۔ کیونکہ دل اور دماغ کی اکثر دوائیں خصوصاً سونگھنے والی مشترک النفع ہیں۔ ان میں ایک کی تفریح سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لہذا وہی سب تدبیریں غذا وغیرہ کے بارے میں بھی کام میں لائیں جو قلب حار کی وجہ سے روح کی کمی کے بارہ میں ہم نے درج کیں۔ داخلی اور خارجی حرارت سے

سر کو محفوظ رکھیں۔

خمیرۂ گاؤزبان:

کافور دو دانگ۔ مشک آدھا درم۔ زعفران۔ گلاب کے پھول۔ برادہ صندل۔ سنبل الطیب۔ چھڑیلا۔ ہر ایک تین مثقال۔ بادرنجبویہ پہلے تین جزوں کے علاوہ سب کو پہلے دو رطل پانی اور گلاب میں بھگو دیں اور اوٹا لیں اور صاف کر کے آدھ سیر شکر کے ساتھ قوام کریں۔ اور پھر پہلے تین جزوں کو داخل کر دیں۔ اور خمیرہ بنائیں۔ عرق بید مشک اور گلاب کے ساتھ دو درم سے تین درم تک کھاتے رہیں۔

خمیرۂ ابریشم:

بنسلوچن سفید۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ دھنیا خشک۔ پوست بیرون پستہ۔ بن بیند ھے موتی۔ کہربائے شمعی۔ گل نیلوفر۔ گاؤزبان کے پھول۔ ابریشم کترا ہوا۔ ہر ایک دو درم۔ یاقوت رمانی چار دانگ۔ برگ گاؤزبان گیلانی دس درم۔ کافور قیصوری دو دانگ۔ عصارہ زرشک پانچ درم۔ صندل سفید تین درم۔ آملہ کا شیرہ پندرہ درم۔ زر محلول۔ دو دانگ۔ چاندی کے ورق تین دانگ۔ مشک تبتی آدھی دانگ۔ عنبر اشہب دو دانگ۔ شیریں سیب کا پانی۔ میٹھے انار کا پانی ہر ایک تیس مثقال۔ گلاب بید مشک عرق گاؤزبان ہر ایک پچاس درم۔ شکر سفید دو سیر بدستور معجون تیار کریں اور ایک درم سے دو درم تک کھایا کریں۔

پس جاننا چاہیے:

کہ اگر برودت کی وجہ سے دماغی روح میں کمزوری ہو تو حار دواؤں سے تدبیر کریں۔ مفرحات اور خمیرے اور حار دواء المسلک دیں۔ جو سوء مزاج بارد قلب میں لکھے گئے ہیں اور ان کے علاوہ جو کچھ مناسب تدبیریں ہوں کام میں لائیں۔ چنبیلی وغیرہ کے گرم تیل اور گرم خوشبوؤں شگوفہ نارنج وغیرہ کا سونگھنا اور گرم گوشت اور شربت مقوی دماغ دھونی حار میں بارد اور بارد میں حار بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اور اکثر ایسا

Scanned by CamScanner

اتفاق ہوتا ہے کہ دماغی برودت کے ساتھ دوسرے اعضا معدے اور جگر وغیرہ میں حرارت ہوتی ہے اس صورت میں گرم ادویہ کا استعمال دشوار ہوتا ہے لہذا صرف سونگھانے اور ناک میں ٹپکانے والی دواؤں سے کام لیں۔ اور معدے کی خرابی کی وجہ سے افعال دماغ میں بھی فتور رہوتا ہے بلکہ اکثر امراض دماغی معدے کے افعال میں فرق پڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کے پٹھوں کے ذریعہ سے تعلق ہے اور ایک دوسرے کے مقابل واقع ہوئے ہیں اس لیے دماغی علاج میں معدے کی اصلاح بھی ضروری ہوتی ہے جو غذا اور کھانے پینے کی چیزوں سے کرنی چاہیے۔ گلاب کی بو خاص کر بہت زیادہ نزلہ کی تحریک کرتی ہے۔

خمیرۂ گاؤزبان:

گاؤزبان گیلانی تین درم۔ گل گاؤزبان۔ دھنیا خشک ابریشم تراشا ہوا۔ بہمن سفید۔ تخم بالنگو۔ صندل سفید۔ تخم فرنج مشک ہر ایک ایک تولہ۔ عنبر اشہب آدھا درم۔ سوائے عنبر کے باقی دواؤں کو دو سیر پانی میں بھگودیں اور صبح کو جوش دیں جب تہائی پانی رہ جائے تو صاف کر کے سیر بھر شکر سفید اور پاؤ بھر شہد کا قوام کر کے بدستور خمیرہ تیار کریں اور قوام پک جائے تو عنبر داخل کریں اور چھ چھ ماشہ سونے چاندی کے ورق حل کردیں جتنا حل کریں گے زیادہ مفید ہوں گے اور کبھی کبھی اس ترکیب میں طاقت اور تفریح کے واسطے موتی۔ یاقوت زہرمہرہ ایک ایک مثقال اضافہ کرتے ہیں تو تریاق کا حکم رکھتا ہے اور کبھی دماغی رطوبتوں کو جذب کرنے کے واسطے تودری سفید اور سرخ۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس۔ عود صلیب۔ جدوار بنفشی ہر ایک ایک تولہ داخل کرتے ہیں اور یہ افعال میں بہت قوی ہوتی ہے اور بہت زیادہ حرارت پیدا کرتی ہے۔

خمیرۂ ابریشم۔

کہربائے شمعی۔ یشب۔ صندل سفید۔ عود عنبر۔ مصطگی ہر ایک آدھا مثقال۔ فرنج مشد۔ ابریشم قینچی سے کترا ہوا۔ بغیر بیندھے موتی ہر ایک ایک مثقال گاؤزبان کے

Scanned by CamScanner

پھول دو مثقال ان سب کو کوٹ لیں اور اوٹا لیں اور ابریشم خام دس تولہ شہد تیں مثقال۔ سفید مصری ستر مثقال گلاب دو سیر۔ ابریشم کو گلاب میں ایک رات دن بھگو کر اوٹا لیں۔ جب آدھا گلاب باقی رہ جائے تو صاف کر کے ایک مثقال گاؤزبان ایک مثقال بادرنجبو یہ تھوڑے سے پانی میں الگ جوش دیں اور پھر صاف کر کے اس میں ملا دیں اور شہد اور مصری ملا کر قوام پکائیں پہلے عنبر ملا کو خوب ملا لیں کہ سفید ہو اس کے بعد جو دوائیں کوٹی ہوئی رکھی ہیں وہ ملا دیں اور کام میں لائیں خوراک ایک درم سے آدھے درم تک۔

سونگھنے کی دوا (شمومی):

عنبر اشہب ایک درم۔ عود ہندی دو درم صندل تین درم عنبر کو گلاب میں چھوڑ دیں اور عود اور صندل کو باریک پیس کر اس میں ملا دیں اور سونگھا کریں۔"

چوتھے مقالے کے پہلے باب کی تیسری فصل

روح طبعی کی کمی کی شناخت یہ ہے کہ فعل جماع کی طرف طبعت کو رغبت نہ ہو مگر جب کہ دوسرے اسباب بھی جمع ہو جائیں اسی لیے طبیعت کا منی کے پیدا کرنے میں اہتمام کم ہو جاتا ہے بلکہ وہ تمام جسم کو پوری غذا بھی نہیں پہنچاتی اور جلد بوجہ عضو مغتذی کو پوری غذا نہ پہنچنے کے پھول جاتی ہے۔ چہرہ بوجہ جلد کے سرخ نہ ہو سکنے کے بے رونق ہو جاتا ہے کیونکہ خون پیدا نہیں ہوتا کہ جلد پر سرخی دوڑے ذرا سے تیز چلنے یا حرکت کرنے سے سانس پھولنے لگتی ہے کیونکہ زائد رطوبات کا غلبہ ہوتا ہے دوسرے اور اعضا کو ان کے غذا نہ پہنچنے سے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے جب کمزوری زیادہ ہوتی ہے تو ناخنوں کا رنگ سفید ہو جاتا ہے اور وہ پتلے پڑ جاتے ہیں۔ اور اس کا سبب بھی وہی غذا کا نہ پہنچنا ہے۔ اور ان کا پتلا پڑ کر انگلیوں کے گوشت سے چپک جانا اس لیے ہوتا ہے کہ رطوبات اصلیہ اس کے جوہر مستقر میں نہیں رہتی ہیں۔ اور بدن کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے کیونکہ خون اس کے جسم میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور یا رنگ مائل بہ سبزی ہو جاتا ہے کس لیے کہ

Scanned by CamScanner

خون کی کمی کی وجہ سے برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔اس کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر حرارت کے غلبے کی وجہ سے جس کی علامتیں یہ ہیں کہ پیاس زیادہ ہو اور اغذیہ لطیفہ سے بھی تبخیر ہو تو اس کو انار میٹھا اور مقطر کاسنی دیں اور دوسری ایسی تدبیریں کریں جو کہ جگر کو تقویت پہنچائیں۔ اور طلا اور لیپ تسکین دینے والے اور مقوی استعمال میں لائیں اور صندل اور گلاب میں کپڑا تر کر کے جگر پر رکھنا بھی جگر کی حرارت کو تسکین دیتا ہے [اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جگر کے مرض بڑی دشواری سے اچھے ہوتے ہیں علی الخصوص جب کہ اس میں حرارت یا برودت کا اثر ہو جو پیاس کی کمی اور تر چیزوں کے کھانے کے نقصان سے معلوم ہو جاتی ہے۔آخر کو ضعف جگر ہو کر سوء القنیہ بلکہ استسقا پیدا کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس کا تدارک گرم معجونوں سے کرنا چاہیے۔ جیسے کہ معجون دبید الورد اور معجون کلکلانج اور دوسری معجونیں جو مقوی جگر اور مفرح اور باہ کو فائدہ پہونچانے والی ہوں یعنی دفع برودت جگر کے ساتھ ساتھ ہی روح طبعی کو طاقت پہنچانے کی بھی معاون ہوں کام میں لائیں۔اور غذاؤں اور لیپ وغیرہ میں بھی یہی رعایت کرتے ہیں اور لیپ وغیرہ میں خوشبودار دوائیں ملانا چاہئیں تاکہ وہ ارواح کو تحلیل نہ کریں اور کاسنی دونوں قسم کے سوء مزاج جگر میں مفید ہوتی ہے [اسی طرح کاسنی سبز اور مکو سبز کا پھاڑا ہوا پانی اور آب انار جگر کی اکثر بیماریوں کو فائدہ کرتا ہے خواہ وہ حرارت سے ہوں یا برودت سے۔ کیونکہ حرارت اور برودت جگر کو دفع کرنے کے لیے کاسنی مخصوص ہے اور وہ اس بارہ میں بالخاصہ مفید ہے۔اور لوہے کا میل (خبث الحدید) بھی ضعف جگر کے لیے مخصوص ہے [اور جن لوگوں کا جگر ضعیف ہوتا ہے ان میں سے اکثر کو بواسیر کا مرض ہوتا ہے] اور جو دوائیں کہ جگر کو طاقت دیتی ہیں وہ اس کو بھی فائدہ کرتی ہیں اور بواسیر کے دوسرے علاج طب کی بڑی کتابوں میں دیکھنا چاہئیں کبھی کبھی بواسیر کے قطع کوانے سے ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے اس کام کے شائق کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے اور جگر کے کمزور ہونے سے معدہ کا ضعف بھی پیدا ہو جاتا ہے اور علی ہذا القیاس اس کے برعکس یعنی معدہ کا ضعف ضعف جگر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ جگر کمزور ہوتا ہے تو وہ پورے طور پر کیموس کو جذب نہیں کر سکتا۔اسی وجہ سے وہ معدہ میں رہ جاتا ہے اور اس کو

Scanned by CamScanner

کمزور کر دیتا ہے۔ اور اس کے ضعف کے دفع کرنے کا طریقہ بڑی بڑی کتابوں میں درج ہے اور سمجھ لینا چاہیے کہ معدہ عضو شریف ہے اس کی خرابی سے باہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ معدہ جب کمزور ہوتا ہے تو وہ غذا کو ہضم نہیں کرتا بلکہ غذا کی اس کو خواہش نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ہضم پر قادر نہیں ہوتا۔ اس کا علاج معدے کی اصلاح کرنا ہے اس کی تقویت دینے والی دوائیں بشرط رعایت باہ کے لیے بھی مفید ہوتی ہیں۔ مگر اس کے سبب کا علاج اور دفعیہ کرنے میں حرارت اور برودت کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ معدے کی ریاح کی زیادتی کثرت باہ کا سبب نہیں ہوتی۔ چنانچہ بعض اطباء کا قول اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معدے کے ریاح معدے کو تکلیف دیتے ہیں نہ کہ طبیعت کو آسودہ کرتے ہیں جس سے باہ بڑھے۔ اور یہی آنتوں کے ریاح کا حال ہے۔ بخلاف ریح عروق کے یقینی وہ باہ میں ہیجان پید کرتے ہیں جیسا کہ شیخ نے قانون میں بیان کیا ہے۔

تریاق کبد

جو کہ تمام امراض گرم و سرد جگر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ راسن خشک مرچ سیاہ۔ زیرا کرمانی۔ بالچھڑ۔ سوسن آسمان گونی کی جڑ۔ ہر ایک ایک درم۔ شحم حنظل۔ تخم فنجنکشت۔ گاؤزبان کی جڑ۔ گاؤ زبان کے بیج۔ تخم بلیون۔ بیخ بلیون۔ غار کی جڑ کا پوست۔ بیخ غافث کا پوست۔ بادام شیریں۔ تلخ بادام کی گری۔ بیخ لوف۔ جعدہ غاریقون۔ بابونہ۔ حب البان۔ زعفران ہر ایک ڈیڑھ درم۔ شیریں بہی کا پوست خشک۔ ناردین فو مو ہر ایک ایک درم اور ایک درم کی دو تہائی ۳/ ابورہ ارمنی۔ نمک اندرانی۔ زوفائے خشک، فورنج جبلی۔ (پودینہ کوہی) تیز پات۔ مصطگی۔ میتھی کے بیج۔ تخم مرد۔ رب السوس ہر ایک دو درم۔ سرخس سوئے کے پتے ہر ایک ڈھائی درم۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ افسنتین رومی۔ ورق حی العالم۔ قنطوریون دقیق مرصاف کہربائے شمعی۔ میعہ یابسہ۔ میعہ سایلہ ہر ایک تین درم۔ فطراسالیون۔ فقاح اوخر۔ تخم انجرہ۔ بیخ اوخر۔ لفاح۔ افیتمون ہر ایک چھ درم بھیڑیے کا جگر خشک کیا ہوا۔ حب آلاس۔ زبیب طائفی۔ ورق

طرخشقون حب کا کنج۔ ہر ایک دس درم۔ عیدانِ الملک۔ ریوند چینی۔ کھیرے۔ ککڑی اور خربوزے کے بیج ہر ایک پندرہ درم۔ عصارہ انبر باریس۔ ہلیلہ زرد۔ ہر ایک بیس درم۔ تمام دواؤں کو سوائے رمبیب ورق طرخشقون اور حب کا کنج کے کوٹ کر چھان لیں اور اس میں بعد کو یہ تینوں جز باقیماندہ ملا دیں اور مرکب کر لیں۔ لیکن باوجود ان سب کے یہ سب دوائیں اچھی طرح مل نہیں سکتیں لہٰذا شہد کے ساتھ ملانا زیادہ مناسب ہے جگر کے ٹھنڈے اور تر مرضوں میں ماء الاصول اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ حرارت جگر کے لیے ماء الشعیر کے ساتھ۔ اور اس کا لیپ ٹھنڈے اور سخت اور ورم جگر کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔

دبید الورد

بالچھڑ۔ مصطگی۔ زعفران۔ طباشیر۔ دارچینی۔ اذخر۔ اسارون۔ قسط شیریں۔ غافث۔ تخم کشوث۔ فوہ۔ لاکھ صاف کیا ہوا۔ کاسنی کے بیج۔ تخم کرفس۔ زراوند طویل۔ حب بلساں۔ عود۔ لونگ۔ الائچی ہر ایک ایک درم۔ گلاب کے پھول کی پتیاں جن سے سبزی دور کر دی گئی ہو۔ اور شہد سب دواؤں کے تین حصہ کی برابر دواؤں کو پیس چھان کر شہد میں ملا لیں۔ اور ایک درم سے دو درم تک نوش کیا کریں۔

شربت زرشک

زرشک منقی پچیس مثقال رات کو دو سو مثقال پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح جوش دے لیں۔ یہاں تک کہ آدھا رہ جائے اس کے بعد شیریں سیب کا پانی۔ شیریں انار کا پانی، ترش انار کا پانی۔ اور ترش سیب کا پانی لیموں کا عرق۔ انگوری سرکہ۔ ہر ایک پچاس مثقال سب کو ملا کر جوش دیں کہ چند ابال آئیں اور جھاگ اٹھائیں۔ پھر نیچے اتار کر رکھ لیں۔ اور چھوڑ دیں کہ اس کا تلچھٹ غیر صاف نیچے بیٹھ جائے۔ پھر نتھار کر صاف پانی لے لیں۔ کہ وہ گدلا نہ آنے پائے۔ اور آدھ سیر شکر سفید کے ساتھ قوام کر کے بدستور شربت بنائیں پھر چولھے سے نیچے اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ خوراک ایک اوقیہ۔

ضماد (لیپ)

جو جگر کی حرارت کے لیے مفید ہے۔ زعفران۔ ایلوا، مصطگی۔ افسنتین ہر ایک ایک جزو۔ سک۔ سنبل ہر ایک دو جزو۔ گلاب کے پھول تین جزو۔ روغن مور، کے ساتھ بقدر ضرورت ملالیں اور لیپ کردیں۔

کلکلانج بارد

مادر بون مدبر۔ غاریقون۔ زرد ہڑ، کا چھلکا ہر ایک پانچ درم۔ عصارہ افسنتین تین درم۔ سوسن کی جڑ گلاب کے پھول۔ کاسنی کے بیج۔ خربوزے کے بیج۔ رب السوس ہر ایک دو درم۔ ترنجبین۔ املتاس فانیند (شکر) سجری پندرہ پندرہ درم صاف کر کے قوام کریں اور دواؤں کو کوٹ پیس کر اس میں ملا دیں خوراک دو درم سے چار درم تک۔

کلکلانج حار

مازریون مدبر۔ غاریقون۔ پوست ہلیلہ زرد۔ سکبینج، ہر ایک پانچ درم۔ ایرسا تین درم۔ ریوند چینی عصارہ، غافث۔ بالچھڑ۔ انیسون۔ ہر ایک دو درم کوٹ چھان کر تین حصہ شہد کے ساتھ معجون تیار کریں خوراک تین درم سے چار درم تک۔

مفرح

جو ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ سانس کی تنگی وغیرہ کے لیے مفید ہے۔ زعفران دو مثقال۔ موتی۔ یاقوت۔ لعل بدخشی۔ کہربا۔ مرجان۔ ابریشم مقرض زرشک۔ بہدانہ۔ اناردانہ بریاں۔ زوفا ہر ایک ایک مثقال۔ گاؤں زبان نعناع خشک۔ باور نجبویہ۔ رب السوس۔ نارمشک۔ پوست بیرون پستہ ترنج کا چھلکا۔ تیزپات اگر فلنجمک۔ حب بلساں۔ تخم کاشم۔ سعد عود بلساں مصطگی۔ صندلین۔ طباشیر۔ گل مختوم۔ آملہ۔ ریوند چینی۔ دارچینی۔ انیسون لک صاف کردہ۔ افسنتین۔ اسطوخودوس۔ تخم کرفس۔ گلاب

Scanned by CamScanner

کے پھول زرکچور۔ تخم کشوث۔ درونج عقربی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ ثعلب مصری۔ اشنہ۔ بالچھڑ۔ چرائتہ۔ کگروندا۔ قسط تلخ۔ عصارہ عافث۔ فقاح اذخر۔ ناردین۔ افیتمون۔ مرزنجوش۔ حاشا۔ مشکطرامشیع۔ سونے چاندی کے ورق عنبر اشہب۔ مشک خالص ہر ایک آدھا مثقال۔ تین حصہ قند میں قوام کر کے ملائیں۔ خوراک ایک مثقال۔ غذا۔ نخود آب۔

چوتھے مقالے کے پہلے باب کی چوتھی فصل

لیکن خون کی کمی جو باہ کی کمی کا سبب ہو یہ ضعف کے لوازمات میں سے ہے جب کہ جگر کو تقویت پہنچائی جائے گی تو خون صالح پیدا ہوگا اور خون کی قلت رفع ہو جائے گی اور لطیف عمدہ غذائیں بھی خون صالح کی پیدائش کا سبب ہوتی ہیں۔ لیکن ریح کی کمی سے جو باہ میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو ریح پیدا کرنے والی نفاخ دواؤں سے اس کا علاج کرنا چاہیے۔ جیسے نخود سبز۔ اور ماش کی دال وغیرہ۔ اور اگر نفس عضو کی ریح جاتی رہی ہو تو یہی تدبیریں کریں اور نفس عضو کی ترتیب کا بھی خیال رکھیں اور اس قسم کے روغن کی مالش کریں جو اس کے لیے مفید ہے۔

فائدہ:

جاننا چاہیے کہ جس عضو کی شرکت سے باہ میں کمزوری آئی ہو پہلے اسی عضو کو تقویت پہنچانی چاہیے۔ اور اس کے بعد عارضی کمزوری باہ کے علاج پر توجہ کریں۔ مثلاً گردہ۔ جگر۔ مثانے معدہ وغیرہ کی وجہ سے باہ میں خرابی آئی ہو تو طب کی بڑی بڑی کتابوں میں ان اعضا کے علاج کی تلاش کر کے انہیں تدبیروں کو کام میں لانا چاہیے۔ اگر منی کی تحلیل کی وجہ سے باہ میں خرابی ہو تو مقوی دواؤں سے اس کا علاج کریں۔ اور علی الخصوص ان دواؤں سے کام لیں جو کھانے والی ہیں۔ گرمی کا علاج سردی اور سردی کا علاج گرمی سے کرنا چاہیے۔ اور منی کی خرابی کا نشان اس کا بودار اور پتلا ہونا ہے جبکہ وہ نکلے تو اس کو دیکھ لیں۔ بلکہ اکثر ایسی صورت میں جب عرصہ تک جماع کا

Scanned by CamScanner

اتفاق نہیں ہوتا تو پیشاب تک بدبودار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت بند رہتی ہے اور شدت کے وقت اس کا اثر خود پیشاب پر بھی پڑتا ہے اور جب برابر مجامعت کی جاتی ہے تو یہ بدبو کم ہو جاتی ہے اس کے علاج کے لیے نسخے جو ہم اس باب میں درج کرتے ہیں کام دیتے ہیں۔

اس ضعف باہ کا علاج جو خود قضیب کے پٹھوں کی سستی سے پیدا ہو اس میں طلاء اور ضماد اور سینک وغیرہ سے کام لیں جو پٹھوں کو طاقت پہنچائیں۔

اسی طرح اگر قضیب اتنا چھوٹا ہو کہ رحم تک نہ پہنچ سکے تو وہ دوائیں استعمال کریں جو اس کو دراز کرنے والی ہیں اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے جب تک آدمی کے بڑھنے کی قوت ہوتی ہے یعنی تیس برس انتہائی پینتیس برس تک ذکر کی درازی بھی ممکن ہے۔ اس کے بعد لاعلاج ہے مگر اس کی موٹائی ممکن ہے۔]

تنبیہ:

واضح ہو کہ جو دوا امساک شدت سے کرتی ہے وہ نشہ سے خالی نہیں ہوتی۔ اور جس کو نشہ کی عادت ہوگی اس کو استعمال کے وقت ایک قسم کی حیرانی سی اور باہ میں کمزوری معلوم ہوگی کیونکہ وہ عادت اس میں مستقل نہیں ہے۔ اور یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ ممسک دوا کے استعمال سے باہ جاتی رہتی ہے شاید یہ اسی سبب سے مشہور ہو۔ کہ چونکہ امساک کی زیادہ تر دواؤں میں افیون بھی شامل ہوتی ہے اور افیون کے ممسک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ سرد وخشک ہے اور اس میں سن کرنے کی بھی طاقت ہے اسی لیے آخر کار وہ باہ میں خرابی پیدا کرتی ہے [بلکہ تمام ممسک دوائیں جن میں امساک عادت طبعی سے زیادہ ہو سب باہ کو کمزور کرتی ہیں کیونکہ امساک کے معنی یہ ہیں کہ منی کی عادت طبعی سے زیادہ دیر تک روکے رہیں۔ تو حیرت طبع اور قوا کے ضعف کے سبب باہ بھی اس سے کمزور ہوتی ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ عادت طبعی سے زیادہ جتنی دیر تک مادہ منی کو روکے رکھا جائے گا وہ ضعف باہ پیدا کرے گا] کیونکہ اس سے طبیعت پر ایک جبر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو ایک گھڑی تک رکنے کی طبع عادت ہے

اور امساک کی دوا کھا کر جبر کر کے وہ دو گھڑی تک رکا رہے۔ یا کوئی روزانہ دو مرتبہ جماع کر سکتا ہے تو وہ ایک ایسے جماع سے جس میں دوائے ممسک سے کام لیا ہے دوسری مرتبہ جماع نہ کر سکے گا۔ پس از روے تجربہ امساک وہی سب سے اچھا ہے جو تدبیرات سے کیا جائے نہ کہ دوا سے اور اس کا اوسط درجہ یہ ہے کہ غیر معقول دوا یعنی ایسی دوا جو کہ کھائی نہ جائے استعمال کی جائے۔ کھانے والی دوا اس واسطے بہت خراب ہوتی ہے کہ وہ اپنی خشکی کی وجہ سے منی کو سکھاتی ہے اور سن ہونے کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ تدبیر سے امساک پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ جماع اس وقت کیا جائے جب کہ پیٹ بھرا نہ ہو اور نیند لینے کے بعد۔ اور جب کہ کوئی خوف و غم اور تردد و فکر نہ ہو۔ دل بشاش ہو۔ پھر حالت جماع میں لذت کی فکر میں نہ رہیں بلکہ امساک اور منی کے ضبط کا خیال رکھیں اور ان طریقوں کو پیش نظر رکھیں جو جماع کے بیان میں ہم نے تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ ایسی چیزیں جو تر ہیں اور مزلق یعنی پھسلانے والی ہیں ان سے بچے رہیں۔ جو دوائیں لیپ اور طلا وغیرہ کی قسم سے ہیں وہ غیر ماکول یعنی نہ کھائی ہوئی دواؤں کی طرح سمجھی جائیں گی۔

[جاننا چاہیے کہ لیپ اور طلاء کی وہ دوائیں اچھی ہوتی ہیں جو آگ سے کشید نہ کی گئی ہوں۔ یا آگ پر پکائی یا گرم نہ کی گئی ہو اس لئے آنچ کی کمی و زیادتی اور تاؤ کے نہ سمجھنے اور عدم اندازہ کی وجہ سے طلا اور روغنوں کا صحیح طور پر تیار ہونا دشوار ہوتا ہے اکثر کشید کرنے کا اتفاق ہوا بہت سی مرتبہ خراب ہو گئے۔ اور ایسا بہت کم ہوا کہ ٹھیک طور پر کھینچ سکے۔ اور خراب ہونے کا سبب یہ ہوتا تھا۔ کہ آنچ کے تیز ہونے سے دواؤں کا وہ جوہر جو فائدہ پہنچاتا ہے جل جاتا تھا۔ اور اگر آنچ کم ہوئی تو وہ جوہر کچا رہتا یا نکل نہ سکتا تھا۔ اور اس کا عمل باطل ہو جاتا تھا۔ ہاں متوسط درجہ میں البتہ وہ مریض کے کام آسکتا ہے اور اس طریقہ سے طلا وغیرہ کھینچنا بہت دشوار ہے۔ اور طلا یا لیپ وغیرہ اس وقت کام کرتے ہیں جب پٹھوں اور رگوں کی سستی سے باہ کا ضعف پیدا ہوا ہو] اور ملذذ دوائیں جب استعمال کرتے ہیں کہ مرد کا آلہ کار چھوٹا ہو اور اس کی وجہ سے وہ رحم سے نہ مل سکے ایسی صورت میں جب ملذذ دوا لگائی جاتی ہے تو رحم لذت پانے کے

وقت اپنی طبعی خواہش کی وجہ سے منی کو جذب کرنے کے واسطے جو حشفہ کے مس ہونے کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے نیچے جھک آتا ہے اور اس طرح سے دونوں بہتر طریقہ سے مل جاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ملذذ دوائیں جس قدر باریک پیسی جائیں گی اتنا ہی جلد اثر کریں گی اور وہ دوائیں جو عورتوں کو منزل کر دیتی ہیں وہ ملذذ ہیں اور چونکہ حصول لذت کی انتہا منزل ہونا ہے۔ لہٰذا لذت دینے والی دوائیں زیادہ منزل ہوتی ہیں ان دواؤں کی ضرورت جب ہوتی ہے جب کہ کوئی دیر میں آنے والی عورت کسی سریع الانزال مرد کے پلے پڑے۔ یا کوئی کمزور آدمی کسی قوی عورت سے ہم صحبت ہو۔ اور اپنے ضعف خلقی کی وجہ سے اس کی طاقت کا مقابلہ نہ کر سکے اس وقت ممسک دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور امساک کی دوا جتنی دردری موٹی کوٹی ہوئی ہوگی اتنی ہی دیرپا ہوگی اور جتنی زیادہ باریک ہوگی جلد اثر کرے گی۔ مگر تھوڑی سی دیر میں اس کا اثر جاتا رہے گا۔ ایسی ہی عورت کے اندام نہانی کے تنگ کرنے والی دوا جب دی جاتی ہے کہ وہ پیدائشی کشادہ ہو۔ یا رطوبتوں کی وجہ سے یا بلغمی مزاج کی وجہ سے ڈھیلی ہوگئی ہو۔ چونکہ یہ دوائیں رطوبت کو جذب کرنے والی ہوتی ہیں اس لئے ان کو سرمہ سا اور باریک پیسنا چاہیے۔ یا اس صورت میں جب یہ ارادہ ہو کہ اثر جلد کرے ورنہ موٹی پیسی جائے کہ اس کا دیر تک اثر رہے گا۔

جوارش آملہ:

یہ جوارش معدے کو قوت دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ جگر کی حرارت کو تسکین دیتی ہے جگر کو قوت بخشتی ہے۔ صاف کیے ہوئے آملہ کا شیرہ بارہ مثقال۔ بنسلوچن سفید۔ صندل سفید۔ ساق منقی۔ زرشک منقی۔ گلاب کے پھول۔ بادرنجبویہ۔ پستہ کے باہر کا چھلکا ہر ایک ایک مثقال۔ چھلا ہوا سوکھا دھنیا۔ تخم خرفہ مقشر۔ ہر ایک دو مثقال۔ بن بیندھے موتی چار دانگ۔ عنبر اشہب۔ سونے کے ورق۔ چاندی کے ورق۔ ہر ایک دو دانگ۔ مصری سفید۔ شیریں پانی۔ ہر ایک سب دواؤں کے وزن سے دوگنا موافق معمول کے جوارش تیار کرلیں اور سات ماشہ یا انتہائی ایک تولہ استعمال کریں۔

Scanned by CamScanner

لبوب مقویٔ باہ:

یہ دل ودماغ کو طاقت دیتا ہے اور جو لوگ ہمیشہ اس کا استعمال کرتے رہتے ہیں اور جماع سے پہلے اور بعد کو اسے کھاتے ہیں وہ عرق النساء۔ نقرس اور منی کے نقصان اور پٹھوں کی کمزوری وغیرہ کے مرض سے بے خوف رہتے ہیں۔ اس کا نسخہ یہ ہے مشک ڈیڑھ دانگ۔ دارچینی۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ سکند بالا۔ جاوتری۔ کبابہ موتھا۔ تج۔ پیپل۔ اگر۔ جائفل۔ نارمشک۔ عنبر اشہب۔ زعفران ہر ایک ایک مثقال۔ سونٹھ۔ بورزیدان۔ قسط شیریں۔ مغز حب الزلم درونج۔ حب بلساں۔ حب البان۔ سفید مرچ۔ خربوزے کے بیج کی گری۔ تخم خیار کا مغز۔ کدو کے بیج کا مغز۔ پیاز کے بیج۔ شلجم کے بیج۔ تخم کوچہ، تخم خشخاش سفید۔ خسکدانہ۔ تخم زہ تیزک۔ جنگلی گاجر۔ تخم سویا۔ تخم گندنا۔ تخم ہلیون۔ خسک مربی ہر ایک دو درم۔ شقاقل۔ خصیۃ الثعلب۔ بہمن سرخ و سفید۔ تودری سرخ و سفید۔ لسان العصافیر سقنقور تین تین درم۔ نارجیل۔ حب الخضرا۔ مغز بادام۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز پنبہ دانہ۔ تل مقشر ہر ایک سات درم شہد میں ملا لیں اور دو مثقال سے تین مثقال تک کھایا کریں۔

لبوب بارد:

یہ لبوب گرم مزاج والوں کے موافق آتا ہے۔ مغز بادام شیریں۔ مغز تخم خشخاش سفید ہر ایک چھ درم۔ مغز تخم کدو پانچ درم مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیار۔ مغز تخم کھیرا۔ تخم خرفہ مقشر ہر ایک تین درم کتیرا دو درم۔ تودری زرد تودری سرخ۔ گاجر کے بیج۔ تخم ہلیون۔ مغز چلغوزہ ہر ایک ایک درم۔ سونٹھ۔ خولنجان۔ شقاقل۔ ہر ایک پانچ درم کوٹ چھان کر ترنجبین صاف کردہ ایک سیر قوام پر لائیں اور دوائیں ملا کر استعمال کریں۔ خوراک دو درم۔

لعوق بصل:

یہ لعوق باہ کو بڑھانے والا اور منی پیدا کرنے والا ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔ سفید پیاز

لے کر آدھا رطل اس کا عرق ایک رطل صاف صاف کیے ہوئے شہد میں ملائیں اور پکائیں تاکہ عرق جل کر شہد باقی رہ جائے۔ اس وقت دوبارہ صاف کر کے چینی کے برتن میں رکھ دیں اور سوتے وقت دو چمچے چاٹ لیا کریں۔

معجون:

یہ باہ کو بڑھانے والا ہے۔ مغز بادام۔ مغز فندق۔ مغز چلغوزہ مغز خریزہ۔ مغز حب المزلم۔ مغز حب الخضراء۔ گشن خرما یعنی چھوارے کی گٹھلی مغز پستہ۔ مغز نارجیل۔ مغز حب القلقل۔ مغز انجلک۔ معز اخروٹ۔ مغز کنجشک۔ بہمن سرخ بہمن سفید۔ شقاقل مصری۔ صندل سفید۔ خصیۃ الثعلب تودری سرخ۔ تودری زرد۔ اندر جو ہر ایک ایک درم۔ مغز تخم خیارین۔ خرفہ مقشر۔ ہر ایک نو ماشہ۔ تخم کدو۔ تخم خشخاش ہر ایک چھ ماشہ۔ ابریشم کترا ہوا۔ دار چینی۔ الائچی کے دانے ہر ایک تین ماشہ۔ خسک مربی۔ گاوزبان تخم بلیون ہر ایک چار ماشہ۔ مایہ شتر اعرابی۔ گاجر کے بیج۔ شلجم کے بیج۔ بادرنجبویہ کے بیج۔ فرنجمشک کے بیج۔ کونچ کے بیج۔ ببول کا گوند۔ تخم بالنگو تخم جرجیر یعنی ترہ تیزک۔ تخم انجرہ۔ مصطگی۔ ہر ایک ایک درم۔ خولنجان۔ بوزیدان۔ خشک پودینہ۔ سونٹھ۔ زعفران۔ ہر ایک تین ماشہ۔ عنبر اشہب دو ماشہ شہد سفید دواؤں سے دوگنا۔ قند سفید سب دواؤں کے برابر معمول کے موافق معجون تیار کریں اور ایک درم سے دو درم تک نوش کیا کریں۔

یہ معجون باہ کے لیے مفید ہے اور ممسک بھی ہے:

نسخہ یہ ہے بن بیندھے موتی۔۔ کہربائے شمعی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ بہمن سرخ و سفید۔ شقاقل مصری۔ سونٹھ۔ خولنجان۔ تخم انجرہ۔ تخم شلغم۔ گاجر کے بیج خشخاش ہر ایک دو تولہ۔ مغز پستہ۔ مغز نارجیل۔ مغز چلغوزہ۔ چھلے ہوئے تل۔ مغز حب السمنہ۔ مغز حب الخضراء۔ ماہی روبیان۔ ریگ ماہی۔ ہر ایک چار تولہ۔ مایہ شتر اعرابی ایک ماشہ۔ سونے کے ورق دو ماشہ۔ چاندی کے ورق دو ماشہ۔ عنبر اشہب۔ مشک خالص ہر

ایک تین ماشہ۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربوزہ۔ ہر ایک پانچ تولہ۔ چڑیا کا بھیجا سات تولہ۔ ناگیسر چھ ماشہ۔ بزرالنبج۔ درمنہ خشک۔ زعفران۔ بیخ لفاح۔ بیخ موٹھ جو کہ دودھ میں بھگو کر خشک کر لی گئی ہو۔ دواؤں کو کوٹ کر گائے کے دس تولہ مسکہ میں چکنا کر کے قند سفید۔ شہد ہر ایک ایک سو تولہ۔ شیریں میووں اور ہلیون کے بیس بیس تولہ شربت میں قوام کر کے دواؤں کو حسب دستور ان میں گوندھ کر قرص بنا لیں خواہ معجون کی صورت میں رکھیں خوراک زیادہ سے زیادہ ایک تولہ رکھیں۔

گاجر کا حلوہ:

جو مقوی باہ ہے۔ گاجر سرخ اور میٹھی جس کی ہڈی اور چھلکے علیحدہ کر دیئے گئے ہوں ایک سیر۔ چھوارے موٹے عمدہ گٹھلی نکالے ہوئے آدھ سیر گائے کے دودھ میں اتنا پکائیں کہ گھل جائیں۔ پھر ان کو لکڑی کی اوکھلی میں خوب کوٹ لیں۔ پھر بھنے ہوئے چنوں کا آٹا۔ گیہوں کا میدہ پندرہ پندرہ درم تھوڑے سے گھی میں بھون لیں۔ اور قند سفید ایک سیر اور شہد خالص ادھ سیر کو پانی میں حل کر کے اور صاف کر کے قوام پکا کر ان چھواروں اور کوٹی ہوئی گاجروں کو دو تین جوش دے کر اتار لیں چالیس چڑوں کے بھیجے داخل کر کے خوب ملا لیں۔ پھر مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز نارجیل دس دس درم خصیۃ الثعلب۔ چھوارے کی گٹھلی۔ خسک مربی۔ دارچینی۔ سونٹھ۔ خولنجان تین تین درم۔ زعفران مشک خالص ایک ایک درم پیس کر ملا دیں ہر روز دس درم حلوا پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

معجون:

یہ معجون طاقت بڑھاتی ہے اور اسی کے ساتھ امساک بھی پیدا کرتی ہے۔ موتی بغیر چھدے پسے ہوئے۔ یاقوت رمانی رگڑے ہوئے۔ مونگا فرمزی پسا ہوا۔ زمرد سبز۔ عقیق زرد۔ کہربائے شمعی پسا ہوا۔ لعل بدخشی گھسا ہوا یشب سبز پسا ہوا۔ لاجورد مغسول کھرل کیا ہوا۔ ہر ایک دو مثقال۔ گاؤزبان گیلانی۔ گل گاؤزبان۔ ابریشم کترا ہوا۔

Scanned by CamScanner

بہمن سرخ اور سفید تودری سرخ اور سفید۔ شقاقل مصری۔ خصیۃ الثعلب۔ مصطگی۔
قرنفل۔ دارچینی۔ زعفران مشک۔ عنبر اشہب ہر ایک ایک مثقال۔ چاندی کے ورق۔
سونے کے ورق ہر ایک دو درم۔ چوب چینی قسم اول۔ پچیس مثقال۔ صندل سفید۔۔
صندل سرخ خارخسک پرورده۔ تخم خشخاش۔ تخم بلیوان۔ مغز پستہ ہر ایک دو مثقال۔ شہد
صاف کردہ ترنجبین خراسانی۔ قند سفید ساڑھے تین گنا۔ روغن چرس ایک سیر میں سات
آٹھ تولہ داخل کریں۔ اور آدھ پاؤ تک بھی ڈالا گیا ہے مگر اس میں نشہ بہت زیادہ پیدا
ہوجاتا ہے۔ اور روغن چرس کے نکالنے کا یہ طریقہ ہے کہ چرس لے کر بیس گنا گائے
کے دودھ میں حل کردیں اور ایک رات دن رکھ چھوڑیں اس کے بعد خوب جوش دے
کردہی جمادیں۔ پھر اس سے مسکہ نکال لیں صاف کر کے کام میں لائیں۔ اور اگر یہ
چاہیں۔ کہ چرس کی بدبو جاتی رہے تو مسکے کو لونگ۔ نکھ پان۔ جوز بوا ڈال کر داغ کرلیں
اور دو تین مرتبہ یہ عمل کریں بو جاتی رہے گی۔

باہ کو طاقت دینے والا طلا:

گھونگچی سفید مع پوست۔ کچلا۔ عاقر قرحا سفید کنیر کی جڑ۔ زہر میٹھا جمال گوٹہ کا
مغز دو دام۔ جمال گوٹے۔ اور زہر کے علاوہ سب کا سفوف بنائیں اور جمال گوٹے
اور زہر کو کپڑے میں باندھ کر ایک سیر بکری کے دودھ میں دو تین مرتبہ جوش دے لیں
اور نکال لیں اگر مرض سخت ہو تو بھیڑ کے دودھ میں جوش دیں اس کے بعد سفوف کو
ساڑھے تین سیر بکری کے دودھ میں جوش دیں اور اتنا کھرل کریں کہ دودھ خشک ہو
جائے اس کے بعد اس کی گولیاں بنا کر آتشی شیشے میں چو یہ نکال لیں۔ پھر پان لگا کر
اوپر کا حصہ اور سیون چھوڑ کر عضو مخصوص پر باندھ لیں اور اس پر کپڑا لپیٹ کر سو جائیں۔
صبح کے وقت کھول ڈالیں اور ٹھنڈا پانی نہ لگنے دیں۔ دو تین ہفتہ تک استعمال کرتے
رہیں۔

Scanned by CamScanner

باہ کا طاقت دینے والا طلا:

جلق کے مریضوں اور سردی سے پیدا ہونے والے مرضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ میٹھا تیلیہ دو دام۔ گھونگچی سفید جمال گوٹے کا مغز۔ سفید کیر کی جڑ کی چھال۔ بیر بہوٹی ایک ایک دام۔ بھیڑ کے آدھ سیر دودھ میں متواتر آٹھ پہر تک حل کریں اور سایہ میں خشک کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں پھر حسب دستور طلا تیار کریں اور ذکر پر لگائیں اوپر سے پان باندھ دیں۔

طلا کا دوسرا نسخہ:

جو جلق کی سستی کو دفع کرتا ہے۔ سپندان (کالا دانہ تخم اسپند) رینڈی کے بیج۔ رائی تین تین درم کوٹ کر چنبیلی کے تیل میں ملا کر گرم کر کے ذکر اور خصیوں پر مالش کریں۔

طلاء کا دوسرا نسخہ:

جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور کجی اور خمی کو مٹاتا ہے اس کے اجزا یہ ہیں۔ افیون مصری ایک درم جوز بوا ایک مثقال' دار چینی سوا مثقال۔ عاقر قرحا ڈیڑھ مثقال' پیاز نرگس ڈھائی مثقال کوٹ کر چھان کر چار گھڑی تک اس شراب میں جو اچھی طرح مقطر کی گئی ہو حل کریں۔ بعدہ قرص بنا کر سکھا کر رکھ چھوڑیں اور ضرورت کے وقت شراب میں پیس کر طلاء کریں۔

دوسرا نسخہ:

یہ جلق زدہ کو مفید ہے۔ کاہو کا تیل دو دام۔ ناگیسر آدھ پاؤ دار چینی چار دام۔ پھوکر مول چار دام سب کو پانی میں جوش دے کر رات کو تانبے کے برتن میں آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ صبح کے وقت وہ چکنائی جو اوپر آئی ہو علیحدہ کر لیں۔ پھر جمال گوٹے کی گری آٹھ دام۔ مصطگی ۱۴ ماشہ۔ پارہ ایک دام۔ لوبان کا ست جو پاؤ بھر میں سے نکلے۔ روغن بادام۔ روغن قسط روغن چمیلی دو دو دام۔ علاوہ پارے' لوبان کا ست اور روغنوں کے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر خوب کھرل کر کے نکیاں بنالیں۔ اور رات

بھر ایک پانی کے بھرے ہوئے پیالہ میں تر رکھیں۔ صبح کو پانی سے الگ کر دیں پھر سب روغنوں کو آگ پر گرم کر کے سب کو ملا لیں اور اس میں لوبان کا ست بھی ملا دیں اور پھر پارہ ملائیں اور رکھ چھوڑیں جب ضرورت پڑے طلا کریں۔

سینک کا نسخہ:

پیاز نرگس نر، تخم دار آٹھ دام، ہاتھی دانت کا برادہ یہ سب بھیڑ کے دودھ میں ایک رات دن بھگوئیں اس کے بعد مویز ج، تخم ابخرہ، دار چینی اعلیٰ، عاقر قرحا، تخم کرفس، جند بید ستر، لونگ، بیر بہوٹی ہر ایک سات ماشہ۔ قرنفل صحرائی۔ سفید کنیر کی جڑ کی چھال۔ مال کنگنی، دار فلفل، مصطگی۔ کیچوے، بنولے کی گری۔ پرانا کھوپرا، کالے تل رینڈی کے بیج، گھونگچی سفید۔ ہر ایک نو ماشہ۔ سب دواؤں کو دوآتشہ شراب میں بارہ پہر کھرل کریں بعدہ پوٹلی باندھ کے تیز شراب اور بھینس کے دودھ میں دو گھڑی تک سینک کریں۔ اور جب سینک کر چکیں تو یہ پسی ہوئی دوائیں جو پہلے سے تیار رکھی ہوں چھڑک لیں۔ کیچوے صاف کیے ہوئے۔ بیخ کنیر سفید کی چھال، مینڈک کی مستی۔ جند بید ستر۔ تخم ابخرہ۔ مینسل، کنیری جونک جو سر کی طرف سے آدھی آدھی لی گئی ہوں۔ عاقر قرحا۔ مرچ، پیپل، جوز بوا، مصطگی، تخم ابخرہ، چڑیا کے سر کا بھیجا، جمالگوٹہ یہ دوائیں چھڑک کر اوپر سے پان باندھ لیں اور کچے دھاگے سے لپیٹ دیں۔ اور گرم پانی سے طہارت کرتے رہیں اور اگر جلد چھل جائے تو چنبیلی کا تیل ملیں۔

سینک کا دوسرا نسخہ:

جو جلق زدہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنبہ ہلدی دو دام، ناگیسر، مال کنگنی، ہر ایک چار دام، سیاہ گھوڑے سیاہ بیل کا سم کالے گدھے اور ہاتھی کا ناخن، ہر ایک ایک دام ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر۔ کپڑے میں رکھ کر تین برابر برابر کی پوٹلیاں بنا لیں اس کے بعد گائے کا گھی اور پیاز کا عرق چار دام رکابی میں ڈال کر رکابی کو آگ پر رکھیں۔ اور پوٹلیوں کو اس رکابی پر رکھ کر گرم ہونے پر ایک ایک پوٹلی اٹھا کر ذکر اور ران کی جڑوں

کو چار گھڑی سینکیں۔ اور یہی پوٹلیاں دس مریضوں کے کام آ سکتی ہیں۔

نسخہ نارجیل

جو ممسک بھی ہے اور مبہی بھی ہے۔ پارہ، گندھک ہر ایک ڈھائی تولہ۔ کلونجی نو ماشہ۔ کٹھل کی جڑ دو تولہ۔ نارجیل ایک عدد پارے کو گندھک کے ساتھ کجلی کریں اور دوسری دواؤں کو باہم ملا کر پیس لیں اور پھر ناریل میں ٹانکی لگا کر اس میں بھر دیں اور اس کے منہ کو اسی ٹانکی سے بند کر دیں اس کے اوپر چاندی یا لوہے کا خوب مضبوط تار باندھ دیں اور دس سیر گائے کے دودھ میں چار پہر جوش دیں اگر دودھ کم ہو جائے تو اور دودھ ڈال دیں اس کے بعد ناریل کو دودھ سے نکال کر دو ٹکڑے کریں اور دواؤں کو دور کر کے اور ناریل کو کپڑے سے صاف کر کے رکھ چھوڑیں اور جماع سے ایک پہر پہلے ایک ماشہ سے نو ماشہ تک کھائیں۔

امساک پیدا کرنے والی گولیاں

جوز بوا۔ شنگرف۔ عاقر قرحا۔ افیون۔ ایک ایک درم ملا لیں اور کوٹ چھان کر شہد میں گھول کر بیس گولیاں بنا لیں اور ضرورت کے وقت ان میں سے ایک گولی لے کر عشاء کے وقت کھا لیں اور اوپر سے پان کا ایک بیڑا کھا لیں۔

دوسرا ممسک نسخہ

مویز منقی کا ایک بڑا سا دانہ لے لیں اور اس کا بیج نکال کر اس میں چنے کے برابر افیون بھر دیں اور چراغ کی لو پر اسے گرم کریں اور خوب مل کر گولی بنا لیں اگر افیون کھانے کی عادت ہو تو پوری گولی ورنہ آدھی گولی کھائیں اور اگر مزاج میں سردی اور رطوبت زیادہ ہو تو منقی کے بدلے لہسن کی پوتھی لیں اور حسب ترکیب معلوم گولی تیار کر لیں۔

دوسرا نسخہ جو خود ہمارا تجویز کیا ہوا ہے

بھنگ ایک ماشہ۔ افیون ۴ ماشہ مصطگی رومی، گل ارمنی۔ عاقر قرحا۔ شنگرف۔ تین

تین ماشہ کوٹ چھان کر صاف شہد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں۔ضرورت کے وقت ان میں سے ایک گولی لے کر کھالیں اور جب دوا کا اثر شروع ہوتو کام میں مشغول ہوں گولی کھانے کے بعد غذا خاص کر نمکین چیز نہ کھائیں۔اور اگر ضرورت ہوتو حلوایا دودھ مضائقہ نہیں رکھتا۔اور فراغت کے بعد اگر کھانا کھانے کا وقت ہوتو کچھ ہرج نہیں کھا سکتے ہیں۔

دوسرانسخہ

کہتے ہیں کہ اگر حنظل یعنی اندرائن کو تر کر کے دوٹکڑے کرے اور ایک کو سیدھے دوسرے کو بائیں تلوے پر اس قدر ملے کہ منہ میں کڑواپن محسوس ہونے لگے اس کے بعد مشغول بہ کار ہو۔امساک ہوگا۔

دوسری ترکیب

کہتے ہیں کہ اگر سفید کنیر کا چھلکا گلاب میں پیس کر قضیب پر طلا کریں اور خشک ہونے کے بعد جماع کریں تو امساک ہوگا۔

بعض کا قول ہے

کہ اگر کافور قیصوری ناف (توندی) پر لگا کر اور افیون اور کافور دونوں تلووں پر ملیں تو امساک پیدا ہوگا۔مگر یہ نسخہ محرور المزاج لوگوں کے لیے کارآمد ہے۔

ابوالقاسم فرشتہ کا قول ہے کہ اگر دھتورے کا تیل دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں اور پیڑو پر اس قدر مالش کریں کہ جلد میں نفوذ کر جائے تو ممسک ہے۔

جوز ماثل یعنی دھتورے کے تیل کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دھتورا ایک جزو اور گھونگچی سفید چوتھائی حصہ۔دونوں کو دردرا کوٹ کر شراب یا سبز پوستے کے پانی میں اور اگر سبز نہ ملے تو خشک پوستے کے پانی میں یا روغن گاؤ میں کچھ تر کر کے شیشے میں گل حکمت کریں اور نرم آنچ پر روغن کشید کر لیں۔اور ضرورت کے وقت کام میں لائیں۔

Scanned by CamScanner

یہ ظاہر ہے کہ امساک کی دوائیں نشہ کرنے اور داخلی اثر کے باوجود بھی ضعیف العمل ہیں تو لگانے والی دوائیں یا جو خارج سے کسی طور پر مستعمل ہوتی ہیں وہ اور بھی کمزور ہوں گی۔

ملذذ یعنی لذت دینے والی دوا۔ زعفران۔ عاقر قرحا ہر ایک چھ ماشہ مصطگی ۴ ماشہ۔ میعہ سایلہ دو ماشہ۔ چڑیا کا خون خوب حل کر کے گولیاں بنالیں ضرورت کے وقت پانی میں گھس کر طلا کریں۔

دوسری ملذذ دوا

مولسری کے خشک پھول کو پیس کر رکھ چھوڑیں اور ضرورت کے وقت گوند کا پانی سرآت پر لگا کر اس پر وہ پسے ہوئے مولسری کے پھول چھڑک دیں۔ اور جماع میں مشغول ہوں۔

ایضاً۔ پیپل۔ سہاگہ۔ سفید کبوتر کی بیٹ۔ کافور برابر برابر کوٹ چھان کر ضرورت کے مطابق شہد میں ملا کر مشغول کار ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ گلاب کا عطر مجامعت کے وقت استعمال کرنا طرفین کی لذت کا باعث ہوتا ہے مگر اول اول سوزش دونوں جانب پیدا کرتا ہے۔

ایضاً۔ مرچ سیاہ۔ دارچینی۔ سنبل الطیب۔ خولنجان۔ شکر۔ ہر ایک تین ماشہ اس شہد میں کہ جس میں سونٹھ پروردہ کی ہو ضرورت کے لائق ادو یہ مذکورہ بالا کوٹ کر چھان کر اس میں ملا کر ضماد کریں اور مشغول ہوں۔

فرزجہ

اس دواؤں کی پوٹلی وغیرہ کو کہتے ہیں جو عورتوں کے مقام مخصوص میں رکھی جائے۔ چنانچہ یہ فرزجہ مقام مخصوص کا تنگ کرنے والا ہے۔ نمک تین درم۔ لونگ ایک درم۔ مشک ایک قیراط۔ شراب ایک اوقیہ شراب کو گرم کریں اور دوائیں کوٹ چھان کر اس میں لت کریں اور باریک کپڑے کا لتہ اس میں بھر کر مقام میں رکھیں۔

Scanned by CamScanner

فرزجہ جو رحم کو مضبوط کرتا ہے

اور سیلان رطوبت کو روکتا ہے مومیائی۔ ببول کا گوند۔ گل ارمنی ہر ایک ایک درم۔ دم الاخواین۔ دو درم باریک پیس کر بدستور، اونی کپڑے میں جو انار کے جوشاندہ میں بھگویا گیا ہو بھرلیں اور فرزجہ کریں۔

جاننا چاہیے۔ کہ کچی پھٹکری کا بھی صحبت سے پہلے رکھنا فرج کو تنگ کرتا ہے۔ اسی طرح اسفنج صحبت سے ایک پہر پہلے رکھنا۔ اور مسی بھی جو دانتوں پر ملنے کے لیے عورتیں استعمال کرتی ہیں رکھنا اس بارے میں فوری عمل کرتا ہے۔

طلا

جو مرد کے عضو خاص کو دراز کرتا ہے۔ مینڈک اتنا بڑا کہ خشک ہونے پر پاؤ بھر رہے۔ گدھے کا بھیجا پاؤں سیر۔ جونک خشک پاؤ سیر۔ کیچوے خشک پاؤ سیر۔ سب کو باریک کوٹ کر گل حکمت کر کے شیشے سے چویہ کھینچ لیں اور استعمال کریں۔

ایضاً۔ اسگندر ناگوری۔ دو دام۔ دھتورے کے شیرے میں پیس کر گائے کے مسکہ میں ملا دے اور اس کو خالی کیے ہوئے دھتورے میں بھر کر سات روز رکھے۔ اس کے بعد آلہ مخصوص کی پشت کو پہلے بھینس کے گوبر سے ملیں اور پھر ان دواؤں کو قضیب پر طلا کر دیں۔ اور کپڑا باندھ کر رات کو سو جائیں اور صبح کو گرم پانی سے دھو دیں سختی اور لمبائی پیدا ہو جائیگی۔

چوتھے مقالے کا دوسرا باب

لیکن وہ گرمی جو بیماریوں کے پیدا ہونے کا سبب ہوتی ہے یا داخلی ہوتی ہے یا خارجی۔ یعنی جو جسم کے اندر کی گرمی ہوتی ہے جیسے جگر کی گرمی جس سے گردے کی گرمی بھی متعلق ہوتی ہے۔ اور اس کی شناخت یہ ہے کہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور وہ تھوڑی سی تبدیلی سے ذیابطس پیدا کر دیتی ہے۔ یا مثانے کی گرمی جس سے پیشاب میں جلن

پیدا ہو جاتی ہے بلکہ بے اعتدالی ہوتی ہے تو پیشاب کی نالی میں زخم پیدا کر کے سوزاک پیدا کرتی ہے۔منی کی تھیلی کا زیادہ گرم ہونا جماع کی خواہش زیادہ پیدا کرتا ہے کس لیے کہ منی رقیق اور پتلی پیدا ہونے کے سبب جلد تر نکل جاتی ہے۔اور جب کہ یہ گرمی زیادہ بڑھی ہوتی ہے تو جریان پیدا ہو جاتا ہے اور اس مرض کو ہندی میں پرمیو کہتے ہیں۔ بلکہ پیشاب کی جگہ کے تمام مرضوں کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔اس کے دور کرنے کے لیے طب کی بڑی بڑی کتب سے تدبیریں تلاش کر لیں۔

فائدہ

وہ حرارت جو آدمی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے وہ از روے پیدائش دو قسموں پر تقسیم ہوتی ہے۔ایک کا نام حرارت عزیزی ہوتا ہے جو نفس ناطقہ کے فیضان کے ساتھ فیض پاتی ہے اور یہی اصل حرارت ہے۔دوسری حرارت جو غیر اصلی ہے وہ اجسام کے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے اس اصلی سے جسم کا قوام ہوتا ہے اور وہ مرنے کے بعد باقی نہیں رہتی ہے۔غیر اصلی بدن کی ماہیت بتاتی ہے اور مرنے کے بعد باقی رہ جاتی ہے۔ اور ایسی حرارت جو کسی بیماری کی موجودگی میں بیکار اور زائد مادوں کے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔جیسے کہ میلے اور کوڑے کے ڈھیروں میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور ان کے سڑ جانے سے الخمر ات اٹھتے ہیں۔ یہ حرارت اصلی اور غیر اصلی دونوں کے علاوہ تیسرے قسم کی حرارت ہے اور یہ نہایت نقصان دہ ہوتی ہے۔اور بحالت تندرستی خود ہی فنا ہو جاتی ہے۔جب یہ حرارت پیدا ہوتی ہے تو چاہے پہلے کسی عضو میں بھی کیوں نہ پیدا ہو۔مگر خون کے دوران کے سبب سے رگوں کی نالیوں سے ہوتی ہوئی دل تک جاتی ہے اور وہاں سے جسم بھر میں پھیل جاتی ہے۔اسی کو تپ یا بخار کہتے ہیں۔ مگر عورت کے مزاج اور مرد کے مزاج میں جو اختلاف ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے جو گرمی زائد مرد کو لاحق ہوتی ہے اور اس سے جو مختلف مرض پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو آتشک مانا گیا ہے۔اگر چہ ان کی مختلف شکلوں کی وجہ سے نام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔سمجھنا چاہیے کہ جریان منی کا عارضہ جب لاحق ہوتا ہے کہ جب طبعی مزاج

Scanned by CamScanner

بدل جاتا ہے یا جب منی کی تھیلی کو حرارت پہنچتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس مرض کی وجہ سے باہ بالکل جاتی رہتی ہے اور اس وجہ سے گویا زندگی کا مزا ہی جاتا رہتا ہے۔ اور چونکہ حرارت کی زیادتی منی کے بہانے کا سبب ہوتی ہے اگر وہ بہت زائد ہوتی ہے تو ہم صحبت عورت کے اختلاف مزاج کے سبب سے وہ مثانہ کی طرف پہنچتی ہے اور پھر پیشاب میں گرمی اور حدت پیدا کر کے نائزہ میں زخم ڈال دیتی ہے اور اسی کو سوزاک کہا جاتا ہے۔ یہ مرض ایسا موذی ہے کہ تکلیف کے علاوہ شرم اور شرافت وغیرہ سبھی کو ختم کر دیتا ہے۔ اور اگر گردے میں بھی اس کا اثر پہنچتا ہے تو ذیابیطس کا مرض پیدا کر دیتا ہے اور بہت زیادہ گرمی بڑھا دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جگر سے گزر کر دل تک اس کا اثر ہوتا ہے اور اس سے اضطراب خفقان اور ہول دل وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہاں سے غذا تقسیم کرنے والی رگوں کے ذریعہ سے دماغ میں وہی گرمی پہنچتی ہے اور پھر دماغی امراض پیدا ہوتے ہیں وہاں کی زائد رطوبات اور مادے کو سڑا دیتی ہے اور طبیعت اس کو حلق اور ناک کے راستے سے دفع کرنا چاہتی ہے۔ اس سے ناک اور تالو میں زخم ہوتے ہیں کبھی ناک پک جاتی ہے اور کبھی خناق کا شدید اور سخت مرض پیدا ہوتا ہے۔ آواز میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے اس کا تدارک یہی ہے کہ اصلی مرض کے کھونے کی کوشش کی جائے۔ اور اسی میں ناک اور حلق کی رعایت کریں۔ اگر جسم کے عام حصوں میں اس کا اثر پہنچتا ہے تو جسم میں عام خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اسی لیے اس کو سب سے بدتر کہا ہے۔ اور کھال پر اثر پڑتا ہے تو جسم پر داغ اور نشان پڑ جاتے ہیں اور اگر یہ گرمی صرف قضیب کی کھال تک رہتی ہے تو اس کے سرے پر زخم ڈال کر عجب آفت اور تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے۔ مگر زیادہ تر یہی تجربہ ہوا ہے کہ یہ گرمی اعضا کے اندرونی حصوں کی طرف۔ رجوع کر کے ظاہری اعضا میں خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ خاص کر آلہ تناسل میں جس کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے اور جس کے سبب سے اس کا وجود ہوتا ہے۔ پھر اگر آتشک کی گرمی بدن میں فاسد مادہ پاتی ہے تو بدن کے باہر کے حصوں پر بھی اپنا برا اثر ڈالتی ہے۔ ورنہ خالی اسی عضو پر خرابی اور تباہی لاتی ہے۔ جس پر اس کا اثر پڑا ہے اس عضو کا مزاج بدل جاتا ہے یہ گرمی جب منی کی تھیلی میں پہنچتی ہے تو

اس کے بعد اعضائے رئیسہ تک پہنچتی ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ خون پہنچانے والی رگیں دل میں اور باقی دوسری رگیں جگر میں اس کو لے جاتی ہیں۔ اور پٹھوں کے ذریعہ سے دماغ میں پہنچتی ہے ان اعضا میں سے جہاں کہیں پہنچتی ہے اسی کو نقصان پہنچتا ہے دوراس میں خرابی آتی ہے اور اس میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور جب ان اعضاء میں برہمی آتی ہے۔ تو دوسرے اعضا کے مزاج میں نقصان آتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ ہم صحبت عورت کے مزاج کی مخالفت میں اس کی گرمی کا مرد کے جسم پر دو طرح اثر ہوتا ہے یا تو پیشاب کے راستے سے گرمی لاحق ہوگی اور اس سے سوزاک کی شکایت پیدا ہوگی اور یا پھر منی کے کیسے میں داخل ہو کر جریان منی اور اسی طرح کی دوسری بیماریاں پیدا کرے گی جن کو ان کے مناسب موقعوں پر تحریر کیا جائے گا۔

چوتھے مقالے کا دوسرا باب اور اس کی پہلی فصل

[جریان جو منی بہنے کا عارضہ ہے وہ کئی قسموں پر منقسم ہوتا ہے۔ یا تو منی پیشاب کرنے سے پہلے خارج ہوتی ہے۔ یا پیشاب کے بعد یا پاخانے کے بعد۔ مذی جو تندی سے پہلے یا اس کے بعد نکلتی اور عضو مخصوص کے تناؤ کو ڈھیلا کر دیتی ہے وہ بھی جریان ہی کی ایک قسم ہے۔ مگر جس مذی کے نکلنے سے تندی کم نہ ہو اس کو جریان کی قسموں سے نہ سمجھنا چاہیے] کس لیے کہ مذی کا ایسا ہی خاصہ ہے۔ تندی کے وقت منی کے رستہ کو نرم کرنے کو وہ اس سبب سے نکلتی ہے کہ مزاج اصلی کے خلاف حرارت پیدا ہوتی اور منی کے قوام کو گرم کر دیتی ہے اس لیے وہ بہ کر نکل آتی ہے۔ بعض آدمی جو عرصہ تک مجامعت نہیں کرتے ان کو بھی جریان لاحق ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ دھات بند رہتی ہے اور اس کی حرارت بڑھتی ہے تو وہ منی کو پتلا کر ڈال دیتی ہے پھر چونکہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اس لیے وہ بہنے لگتا ہے اس کو کثرت مادہ کی وجہ سے سمجھنا چاہیے جب جماع کرنے سے مادہ کم ہو جاتا ہے تو پھر یہ دفع ہو جاتا ہے۔ یہ جریان مرض میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ عارضی ہے۔ طب کی کتابوں میں اس مرض کے بہ کثرت ہونے کی وجہ سے اس کو

درج کر دیا ہے اور اس زمانہ میں ایک خاص قسم کا جریان ہوتا ہے اور اس کے پیدا ہونے کا سبب مختلف مزاج والی عورتوں سے زیادہ جماع کرنا ہوتا ہے وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے جسموں کی مختلف حرارتیں مرد کے مزاج پر اثر انداز ہوتی ہیں اور نتیجے کے طور پر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور چونکہ آج کل کے طبیب طب کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر نہیں پاتے تو وہ اس کو اس جریان پر قیاس کرتے ہیں جو کیسہ منی کی حرارت اور گرمی سے تعلق رکھتا ہے وہ اس کو الگ چیز نہیں جانتے اور اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے جریان کے بہت سے نسخے مریض کو استعمال کراتے ہیں اور چونکہ یہ سب دوائیں بے محل اور قیاسی ہوتی ہیں اس وجہ سے مریض کو نفع پہنچانے کی جگہ اور اس کے مزاج میں ایک تغیر پیدا کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جیسے باہ کے نسخے کمیاب ہیں اسی طرح سے جریان کے نسخوں کو بھی عنقا سمجھا جاتا ہے۔ بفضل الٰہی میں نے اس کے مریضوں کے علاج اپنی رائے سے خاص خاص وجہیں قرار دے کر اور دریافت کر کے کیے اور پورا پورا فائدہ ہوا۔ مرطوب مزاج یا بڑھیا سے صحبت کرنا بدیں وجہ کہ ان کے جسم مخصوص میں سردی اور تری بکثرت ہوتی ہے وہ اس گرمی کو دفع کرنے کے لیے بہت سود مند ہے جس سے منی پتلی پڑ جاتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جریان کی دوائیں اکثر دیر میں فائدہ کرتی ہیں۔ کیونکہ بیماری کا مقام دور ہے اور وہاں تک دوا کا اثر دیر میں پہنچتا ہے اکثر لوگوں کے یہاں یہ مرض اس وقت تک کم نہیں ہوتا جب تک کہ جوانی کی حرارت کم ہو کر ادھیڑ پن یا بڑھاپے کے سرد مزاجی تک نہیں پہنچتی۔ اسی طرح جب تک کہ تمام بدن میں ایک عام تغیر نہ ہو کسی ایک خاص عضو میں حرارت پہنچانا دوا کی تاثیر سے بعید ہے۔
اور اس کا زوال دشوار ہے اس مرض کا یہ بھی اثر ہے کہ اکثر انزال جلد ہو جاتا ہے اور اس کے دفعیہ کی تدبیر ان اسباب کا دور کر دینا ہے جن سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اس میں غلظت منی کا بھی خیال رکھا جائے۔ جاننا چاہیے کہ حب الصوبر میں یہ خاصیت ہے کہ وہ دواؤں کی تاثیر کو کیسہ منی تک پہنچاتی ہے جیسے کہ زعفران اور یہ دل کی تاثیر کو دل تک پہنچاتی ہے۔ لہٰذا ان دواؤں میں حب الصوبر ضرور شامل رہنا چاہیے جن کی خاصیت ظرف منی تک پہنچانا منظور ہو۔

Scanned by CamScanner

سفوف جو جریان منی کو دفع کرتا ہے

بیجبند سیاہ۔ بلبل کے بیج۔ تین دام۔ گوکھرو۔ تالمکھانہ۔ اندر جو شیریں ہر ایک چھ دام۔ لہسوڑہ چوبیس دام کوٹ چھان کر برابر شکر ملا کر ہر روز ایک تولہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھائیں۔

سفوف منی اور مذی کے بہنے کے لیے

ملٹھی دو درم۔ تخم کاہو تین درم انار کے پھول چار درم۔ گل سرخ۔ تخم سداب۔ تخم فنجنکشت ہر ایک پانچ درم کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین درم کھائیں۔

سفوف جو منی کو گاڑھا کرتا ہے

سنگھاڑہ خشک چھ ماشہ۔ مازو تین ماشہ۔ نشاستہ۔ تالمکھانہ چار چار ماشہ۔ گوند چھ ماشہ۔ خصیۃ الثعلب چار ماشے۔ مصطگی تین ماشہ۔ مصری سفید تمام دواؤں کے ہم وزن ملا کر سفوف بنائیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشے تک کھاتے رہیں۔

سفوف جو منی کی اصلاح کرتا ہے

شقاقل مصری۔ ثعلب مصری۔ مصطگی۔ دارچینی۔ بنسلوچن۔ تج۔ تالمکھانا۔ گوکھرو۔ سنگھاڑہ خشک لسوڑہ ہر ایک ایک دام۔ مصری تین دام سب کو کوٹ کر برابر برابر وزن کی چودہ پڑیاں بنا لیں اور ہر روز ایک پڑیا گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ ترشی اور جماع کرنے سے پرہیز کریں۔

سفوف حار جو منی کو خشک کرتا ہے اور جید ہے۔

حب الصوبر بریاں گوگل بریاں ہر ایک دو درم۔ گلنار فارسی۔ گل سرخ۔ تخم

فنجنکشت۔ ہر ایک پانچ درم، تخم سداب۔ سات درم سب کو کوٹ چھان کر سفوف اور سات ماشہ کھاتے رہیں۔

گولیاں جو مذی اور ودی کے بہنے کو دفع کرتی ہیں

عاقر قرحا جوز بوا۔ بسباسہ۔ دار چینی۔ لونگ۔ اسپند۔ سیاہ تل۔ افیون کوٹ چھان کر شہد میں گولیاں بنالیں سب دواؤں کا وزن دو دو درم ہونا چاہیے اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ تین دن تک کھائیں چوتھے دن دو گولیاں ایک صبح اور ایک شام کو کھائیں۔ اور اسی طرح اس وقت تک کھاتے رہیں جب تک کہ سب گولیاں ختم ہو جائیں۔

حریرہ جو منی کو گاڑھا کرتا ہے

بنولے کی مینگ ایک تولہ دو تولہ پانی میں پیس کر میٹھا ہونے کے لائق قند ملا کر قریب پاؤ سیر کے گائے کا دودھ لے کر فرنی بنالیں اور روزانہ غذا کے ساتھ کھایا کریں۔

معجون جو منی مذی ودی کے بہنے اور سیلان رطوبات رحم کے لیے مفید ہے

بن بندھے موتی۔ کہربا جلی ہوئی۔ کزمازج۔ عذبہ۔ پستہ کے پھول۔ سپاری کے پھول۔ شہدانج۔ جاوتری۔ عود صلیب۔ خولنجان۔ طباشیر سفید۔ کتھ سفید۔ جفت بلوط۔ ببول کا گوند۔ ببول کی پھلی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ شقاقل مصری۔ گلنار فارسی۔ ببول کی جڑ کی چھال۔ سپاری کا گوند۔ خشک دھنیا۔ سیمبل کے درخت کا گوند۔ خصیۃ الثعلب۔ تج صندل سرخ۔ آرد بلوط۔ ہر ایک مثقال۔ پستہ۔ بادام کی گری۔ ناریل۔ فندق۔ اور چلغوزہ اور حب الخضرا کی مینگ۔ خشخاش کے بیج۔ خرفے کے بیج جو دھوئے ہوئے ہوں ہر ایک دو مثقال مصطگی۔ علک البطم۔ سونے چاندی کے ورق ہر ایک آدھا مثقال۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ سیاہ جو روغن گاؤ میں بھون لیے ہوں ہر ایک دو مثقال۔ گلاب کی کلی دو مثقال۔ عنبر چمکدار آدھا مثقال۔ مویز منقی بیس مثقال۔ سفید

مصری تیس مثقال میٹھے سیب کا عرق۔ شیریں بہی کا عرق' شیریں انار کا عرق' امرود کا پانی ہر ایک چالیس مثقال' مصری سفید اسی مثقال' منقی بیس مثقال' شیریں میووں کا شربت کٹھل کا شربت۔ گلاب ہر ایک بیس مثقال' ان سب دواؤں کا حسب معمول معجون بنائیں اور ایک درم روزانہ کھائیں۔

چوتھے مقالے کے دوسرے باب کی دوسری فصل

پیشاب کا جلن اور سوزش کے ساتھ آنا جسے لوگ عموماً سوزاک کہتے ہیں وہ ایک زخم ہوتا ہے جو پیشاب کے راستہ میں اندر کی طرف ہوتا ہے جو مفعولہ عورت کی اس گرمی سے لاحق ہوتا ہے جو مرد کو پہنچے۔ اور اس سے پیپ اور کبھی خون خارج ہوتا ہے اور اس وقت جب خون یا پیپ نکلتی ہے مرد کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور مرض کے ابتداء میں اکثر تندی سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جگہ حرارت اور زخم موجود ہوتا ہے۔ مگر آخر میں تندی اور شہوت میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس صورت میں جماع کیا جاتا ہے تو زخم زیادہ بڑھتا ہے۔ کیونکہ زخم سکون چاہتا ہے۔ اور اس سے سکون کی حالت نہیں رہتی [بلکہ دیر تک جماع کرنا جس میں انزال نہ ہو۔ اور پیشاب روک رکھنا۔ پیشاب کے رستے میں آفات اور خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ اور سوزاک وغیرہ قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں] بلکہ اگر دونوں یعنی فاعل اور مفعولہ میں سے کسی کو خفیف سی آتشک کی شکایت ہوتی ہے تو دوسرے کو سوزاک ہو جاتا ہے بلکہ دونوں میں سے ایک کے مزاج کا تغیر دوسرے کے مزاج کو بدل دیتا ہے۔ دراں حالیکہ مزاج میں اختلاف ہو۔ اور سوزاک کی بیماری اکثر بسبب نقصان مجرائے بول کے ضعف باہ پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ ماہرین کا قول ہے۔ کہ پیشاب کے راستے کی بیماریاں باہ کو کمزور کر دیتی ہیں۔ اور یہ زخم جلد اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا کہ چاہیے وہ اچھا نہیں ہوسکتا۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ پیشاب میں تیزی ہوتی ہے اور وہ زخم پر سے گزرتا ہے۔ کیونکہ زخم کو تسکین کی ضرورت ہوتی ہے اسی لیے وہ جلد زائل نہیں ہوتا۔ مگر جب کہ فرحہ حدت بول کا خوگر

Scanned by CamScanner

ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر یہ مرض ادنیٰ سے سبب سے پھر پیدا ہو جاتا اور لوٹ آتا ہے۔ کھانے پینے کی بے احتیاطی سے بھی مرضی پھر پلٹ آتا ہے۔ اور یہ زخم تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو اوپر کے حصہ قضیب میں ہوتا ہے یا جڑ میں یا درمیان میں۔ اور اس کی پہچان یہ ہے کہ پیشاب کے وقت وہیں زیادہ درد ہوگا جہاں پر زخم ہوگا تسکین دینے والی پینے کی دواؤں کے ہمراہ شیاف اور پچکاری کا استعمال اس زخم کے لیے مفید ہے جواوپر یعنی سر قضیب کی طرف واقع ہو۔ پینے کی دوائیں اس زخم کے لیے زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ جو کہ جڑ میں ہو۔ اور درمیان کے زخم کے لیے درمیانی تدبیریں کرنا چاہئیں یعنی پچکاری اور پینے والی دونوں طرح کی دوائیں ہوں اور سوزاک چونکہ ایک خاص عضو کا مرض ہے۔ اس واسطے وہ دوسرے اعضا کی خرابی کا باعث نہیں ہوتا اور پیپ وغیرہ جو زخم سے نکلتی ہے۔ اس کی تیزی کی وجہ سے اور سوزاک کے زیادہ عرصہ تک رہنے اور ان پچکاریوں سے جو اس مرض کے دفعیہ کے لیے لی جاتی ہیں۔ بند کشاد کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنی پیشاب کا راستہ اور سوراخ زیادہ چوڑا ہو جاتا ہے۔ اور یہ مرض بہت دشواری سے رفع ہوتا ہے۔ یہ سوزاک کے توابع میں سے ہے اس لیے جب سوزاک جاتا ہے تو یہ بھی خود دفع ہو جاتا ہے اور چونکہ سوزاک سے اعضائے تناسل میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اس حرارت کی وجہ سے جو سوزاک کے لیے لازم ہے اور منی کے ظرف کے ضعف سے جو کہ منی کو روکنے پر صحیح طور سے قادر نہیں رہتا۔ اور بند کشاد کی موجودگی کی وجہ سے اکثر سرعت انزال کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اور اس کا علاج ان اسباب کے دفع کرنے والی اور ظرف منی کو تقویت پہنچانے والی دواؤں سے کیا جانا چاہیے۔ کبھی ناتجربہ کارانہ پچکاری لینے کی وجہ سے بے اعتدالی ہوتی اور پچکاری کی دوا فوطوں میں اتر جاتی ہے۔ جو ورم اور درد پیدا کر کے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے متعلق لیپ وغیرہ جو اس کے دفعیہ کے لیے کتابوں میں مذکور ہیں استعمال کرنا چاہئیں۔ اور سوزاک بغیر جماع کے نابالغ بچوں کو حدت بول کی وجہ سے خواہ وہ کسی سبب سے ہو لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج سکنات بول سے کیا جاتا ہے۔ اور حائضہ عورت سے جماع کرنا بھی فاعل کے مزاج کو حرارت کی طرف مائل کرتا ہے۔ بلکہ اکثر

Scanned by CamScanner

ایام معمول کا جماع مرد کے لیے سوزاک کا سبب بن جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات کثافت کی شدت اور غلاظت و گندگی اور بدبو اور حیض کے خون کے تغیر سے جو اس میں کسی وجہ سے پیدا ہوا ہو آتشک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی شدت اور کمی حرارت اور کثافت اور تعفن وغیرہ کی کمی بیشی پر منحصر ہوتی ہے۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن کی طبائع بذات خود کثیف ہیں ان پر بخلاف لطیف طبیعتوں کے ان چیزوں کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ لطیف طبیعتوں پر ادنیٰ تغیر کا اثر پڑتا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ سوزاک کا زخم جو پیشاب کی نالی میں ہو یہ بہ نسبت اس زخم کے جو منی کے نکلنے کے راستے میں ہو جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ منی کے رستہ کا زخم اکثر اچھا نہیں ہوتا۔ اور اس کی پہچان یہ ہے کہ انزال کے وقت شدید تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا علاج مسکنات منی اور ان کھانے پینے والی غذاؤں سے جو مسکن ہوں کرنا چاہیے۔ اور وہی مفید ہوتا ہے [پس جاننا چاہیے کہ اس مرض کے علاج میں پہلے مسکن دوائیں اور پھر ادرار کرنے والی دوائیں اور پھر زخم کے بھرنے والی دوائیں دینا چاہیے] کس لیے کہ اگر بغیر مسکنات کے پہلے ہی ادرار کرنے والی دوائیں دیں گے تو وہ زیادہ مادہ جو بدن میں موجود ہوگا' ان دواؤں کی مدد سے یا کم و بیش جتنا مادہ بھی بدن میں ہوگا زخم کی طرف رجوع کرے گا اور وہ اور مصیبت کا سبب ہوگا اور اکثر خرابیاں پیدا کرے گا۔ اور اگر مادہ صاف نہ کیا جائے اور بھرنے والی دوائیں دیدی جائیں تو بھی تکلیف بڑھ جائے گی بلکہ پیشاب تک رکنے پر نوبت آ جائے تو تعجب نہیں۔ اس لیے مسکن دواؤں کا اول میں دینا از بس ضروری ہے۔ پھر مادہ کو بہا دینے اور صاف کرنے والی اور پھر زخم کو بھر دینے والی دوائیں دینا چاہیے۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ زخم پیپ وغیرہ سے پاک ہو گیا ہوگا۔ ایسی صورت میں جب کہ زیادہ مادہ زخم کی طرف رجوع کرتا ہے اور پیشاب کو روک دیتا ہے تو درستی مزاج اور مادے کے دفع کرنے کے لیے فصد کی ضرورت پڑتی ہے اور کبھی ان چیزوں سے مرض نہیں جاتا تو ماء الجبن سے دفع کرنا پڑتا ہے اور بہروزہ کا استعمال اکثر مزاجوں میں بہت مفید پڑتا ہے جب کہ قرحے کو پیپ وغیرہ سے پاک کر چکے ہوں غرض کہ اس مرض کا علاج تشخیص اور وقت اور مزاج مریض کے مطابق کرنا چاہیے۔]

اندری جھاڑ

اس نسخہ سے وہ مادہ نکل جاتا ہے جو پیشاب کے راستے میں موجود ہوتا ہے۔ مولی کے آدھ سیر پتے لے کر اس کا شیرہ نکال لیں جو کچھ چار پانچ تولہ نکل سکے اور اس میں ایک ماشہ سے لے کر دو ماشہ تک شورہ ملا کر پئیں۔

پچکاری

جو سوزاک کو مفید ہے۔ سفیدہ کاشغری۔ پھٹکری ہر ایک دو ماشہ دونوں کو پیس کر رکھ چھوڑیں ضرورت کے وقت دو ماشہ اس دوا میں سے لے کر آٹھ تولہ گلاب اور چار تولہ روغن گل میں ملا کر پچکاری میں ڈال کر استعمال کریں اور پچکاری کے استعمال کے بعد تھوڑی دیر تک کے لیے سوراخ کو پکڑے رہیں اور بند رکھیں۔ اگر ایک مرتبہ میں آرام نہ ہو تو دو تین مرتبہ استعمال کریں مگر اس سے پہلے مندرجہ بالا اندری جھاڑ کے نسخہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر مسہل نہ لے سکیں تو فصد باسلیق لے لیں۔ ہاں پچکاری لینے سے پہلے ایک تولہ شہد میں آٹھ درم پانی ملا کر پچکاری لے لیں اس کے بعد پچکاری مندرجہ بالا لیں۔

دوسرا نسخہ جو زخم کو بھرتا ہے

گلنار فارسی، گل ارمنی، کندر، کدوے سوختہ بال جلائے ہوئے۔ انزروت شب یمانی۔ نشاستہ۔ گوند ببول۔ مرداسنگ سنگجراحت۔ دم الاخوائن، سفیدہ کاشغری۔ ہر ایک دو دو ماشہ سب کو سرمہ کی طرح پیس چھان کر اس میں سے تھوڑا سا ان عورتوں کے دودھ میں جن کے یہاں لڑکی ہوا استعمال کریں۔

قرحے کے دور کرنے کے لیے دوسرا نسخہ

توتیائے ہندی لے کر تیز آگ میں اتنا جلائیں کہ اس کا نیلا پن جاتا رہے۔ پھر

Scanned by CamScanner

اس کو کوٹ کر پانی کے پیالے میں بھگو دیں مگر پانی دریا کا لیا جائے۔ صبح کو اس کا نتھارا ہوا پانی لے کر پچکاری لیں۔

دوسرا نسخہ

بھنگ کے ہرے پتے ایک تولہ' پھٹکری پانچ ماشہ۔ بہدانہ' پانچ ماشہ۔ آدھ سیر بھیڑ کے دودھ میں اوٹا کے رکھ چھوڑیں اور جب پیشاب کریں اس میں کریں۔

شیاف

جو پیشاب کی نالی کو پیپ وغیرہ سے صاف کرنے کے بعد زخم کو بھرتا ہے۔ توتیا۔ مرداسنگ۔ ابلوا۔ جلا ہوا کدو۔ جلا ہوا تانبا۔ اقلیمیائے مغسول۔ طین قبرسی۔ شادنج مغسول۔ کندر۔ انزروت۔ مازو گلنار۔ پھٹکری۔ اقاقیا۔ زاج محرق۔ دم الاخوین۔ گل سرخ۔ اقماع انار ترش۔ جلا ہوا کاغذ جتنی دوائیں لے سکیں یا سب لیکر شیاف بنا کر استعمال کریں۔

شیاف جو بند کشاد کو مفید ہے

نبولی (نمکولی) کی گری دو تولہ کافور چار ماشہ۔ گل ارمنی ایک تولہ باریک پیس کر نیم کی پتیوں کے عرق میں دو جو کی لمبائی کے شیاف بنائیں۔ اور رکھ چھوڑیں۔ اور ضرورت کے وقت ایک اسمیں سے سوراخ ذکر میں رکھ کر لنگوٹا باندھیں اور تین روز یہ عمل کریں۔

ذرور

پیشاب کرنے کے بعد سفید کتھ کو باریک پیس کر پتلی نلکی کے ذریعہ سے مجرائے بول میں پہنچا دیں اور یہ عمل کرتے رہیں۔

سفوف جو سوزاک کے لیے مفید ہے

الائچی کلاں۔ ست سلاجیت۔ سنکھا ہولی۔ اصل السوس گو کھرو۔ ست گلو۔ تخم

تاج خروس تالمکھانہ۔ مغز تخم خیارین۔ پکھان بید۔ ہر ایک ایک درم۔ جو اکھار۔ طباشیر ہر ایک ڈیڑھ ماشہ کوٹ چھان کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھالیں۔ مقدار خوراک سات ماشہ۔

دوسرا نسخہ

کشتہ قلعی۔ سلاجیت، ست گلو۔ چھوٹی الائچی۔ پکھان بید ملٹھی۔ تال مکھانہ۔ بنسلوچن۔ ہر ایک ایک درم۔ مصری سب دواؤں کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ہر روز نو ماشہ سے ایک تولہ تک استعمال کریں۔

سفوف اس سوزاک کے لیے جس میں خون اور پیپ آتا ہو

ملٹھی چھلی ہوئی دس ٹانک۔ سلاجیت، شورہ قلمی۔ جو اکھار۔ بڑی الائچی ٹیسو کے پھول۔ ہلدی۔ مہندی کے پتے۔ سفید زیرہ۔ ہر ایک دو ٹانک مصری ستائیس ٹانک سفوف بنا کر ایک درم ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھائیں۔

سوزاک کے قرحے کو بھرنے والا

بنسلوچن دو درم۔ زرد گندھک دو درم۔ کھیرے ککڑی کے بیج کی مینگیں چار درم۔ تخم خرفہ آدھا مثقال ببول کا گوند دانق۔ کتیرا دانق۔ چینی مامیران دانق۔ زرشک۔ بہدانہ۔ افیون۔ زراوند۔ مدحرج۔ ہر ایک دو دانق۔ تل چھلکا اتارے ہوئے تین مثقال شکر سفید سب دواؤں کے ہموزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک ایک مثقال ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔

کشتہ قلعی کی ترکیب جو سوزاک کے نسخوں میں کام آتا ہے

پگھلائی ہوئی قلعی یعنی رانگے کو سات مرتبہ کڑوے تیل اور سات مرتبہ بچھیا جس نے ہنوز بچہ نہ دیا ہو۔ کے پیشاب میں اور سات مرتبہ چھاچ یا مٹھے میں بجھاؤ دیں۔ اور پھر پتلے اور چوڑے ورق بنا کر ٹاٹ کے تھیلے میں نیم کے پتے بچھا کر اس پر وہ

رق رکھیں اور تھیلے کو نیم کے پتوں سے بھر کر کسی مٹی کے برتن میں رکھیں اور جنگلی کنڈے یک گڑھے میں جو ایک ایک گز ہر طرف سے ہو ان میں وہ تھیلہ رکھ کر آگ دیدی جائے پھر ایک دو روز میں جب آگ بجھ جائے تو اسے نکال لیں اور ان ٹکڑوں اور ریزوں کو جو سفید ہو گئے ہوں لے لیں اور تھیلہ کا عرض چار گرہ اور طول آدھ گز ہونا چاہیے۔

چوتھے مقالے کے دوسرے باب کی تیسری فصل

آتشک اس زخم کا نام ہے جو آلہ ء تناسل کے باہر کے حصہ پر پڑ جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورت یا مرد کا مزاج زیادہ حرارت کی طرف مائل ہو اور اس سے دونوں کے مزاج میں اختلاف پیدا ہو جائے] اور یہ زخم عورت یا مرد دونوں کے پڑ سکتا ہے۔ مگر جب تک مزاجوں میں تخالف نہ ہو گا اس وقت تک ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ اس بات کو سمجھنا اور معلوم کرنا کہ عورت کو آتشک ہے یا نہیں۔ کئی طرح سے ہو سکتا ہے۔ لیکن بہت بہتر طریقہ یہی ہے کہ دخول کے بعد ہی جلن اور گرمی درجات آتشک کے مطابق یا بہت تیز یا کم تیز قضیب کو محسوس ہوتی ہے اگر دخول کے وقت یہ بات معلوم ہو تو جو صورت بھی ممکن ہو اس عورت کی صحبت سے احتراز کریں اور فوراً علیحدہ ہو جائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اندر انزال نہ ہونے دیں کیونکہ انزال کے وقت منی کا راستہ کشادہ ہو جاتا اور اسی راستہ سے مفعولہ کے مزاج کی گرمی اثر کر جاتی ہے اور اس سے آتشک ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی عورت کے جماع اور خاص کر اندر انزال ہونے سے پرہیز ضروری ہے۔ جو مرد نو جوان ہوتا اور اس کا مزاج درست اور صحیح ہوتا ہے۔ اس کو اس عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے جس میں مرض کی حرارت کی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جو آدمی تھوڑی سی حرارت مرض کو برداشت کر سکتا ہے اس پر عورت کے خفیف مرض کی حرارت اثر نہیں کرتی بلکہ وہ تو اس کا عین مزاج ہوتا ہے۔ مگر زیادہ حرارت والی عورت کا جماع درانحالیکہ مرد میں اتنی حرارت مرض نہ ہو مرد کے

Scanned by CamScanner

قلب تک یہ آگ پہنچا کر سوزاک میں مبتلا کر دیتا ہے ایسے ہی اگر مرد کے مزاج میں حرارت زیادہ ہے تو عورت اس میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جریان یا سوزاک یا آتشک کا مرض فاعل اور مفعولہ کے اختلاف مزاج حرارت سے لاحق ہوتا ہے۔ اب رہی مرض کی کمی بیشی وہ درجات حرارت مرض فاعل یا مفعولہ پر منحصر ہے [آتشک بہ نسبت سوزاک کے اگر طبیب ماہر ہو تو جلد دفع ہو جاتی ہے۔ اور اس مرض کا بہترین علاج منہ میں سوزش پیدا ہونا اور اس کا آنا ہے اس میں بھی نسخہ کی عمدگی کی شرط ہے]

فصد اس مرض میں بہت تکلیف دیتی ہے کیونکہ مادہ دوسرے اعضا کے خون میں پھیل جاتا ہے۔ اور ان دواؤں سے جو اس مرض کے لیے خاص ہیں دست دلانا بہت مفید ہے اگرچہ وہ اکثر قسموں میں مفید ہوتا ہے مگر اس مادہ کو جو جلد پر ظاہر ہوتا ہے نہایت ہی فائدہ دیتا ہے۔ کبھی کبھی ادویہ مسہل سے جو قے دلا دی جاتی ہے وہ بھی مفید ہوتی ہے۔ مگر کوئی ایسی دوا جس میں یہ تینوں نقصان بھی نہ ہوں اور مرض کو مفید پڑے کمیاب ہے۔ کیونکہ مادے کو خارج کیے بغیر کامل طور سے فائدہ پہنچنا بہت دشوار ہے۔ جب آتشک جاتی رہے تو احتیاط کرتا رہے پھر اس عورت سے صحبت نہ کرے جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ بلکہ ان سے بھی بچنا چاہیے۔ جن سے کہ مرض کے زمانہ میں صحبت کی ہو چاہیے کہ حتی المقدور اس قسم کی عورتوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے ورنہ پھر یہ منحوس مرض عود کر آئے گا۔ اور اگر بچنا ممکن نہ ہو تو پہلے اس عورت کا علاج کرے اور جب وہ صحت یاب ہو جائے اس وقت اس کا ارادہ کرے۔ چونکہ آتشک کا مرض کھال سے متعلق ہے اور کھال ہی سے اکثر اس کا ظہور ہوتا ہے چاہے وہ زخم ہو یا پھنسی ہو۔ مگر جب اس کی حرارت اندر کے اعضا میں اثر کر جاتا ہے تو پھر کبھی کبھی جلد پر اس کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ آتشک کا مرض اثر کر جاتی ہے۔ تو پھر کبھی کبھی جلد پر اس کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ آتشک کا مرض چونکہ منی کے جوہر کو جلا دیتا ہے اس لیے اس سے نسل منقطع ہو جاتی ہے اور اگر کسی وجہ سے اس جوہر کو نہیں جلاتی تو ایسا نہیں ہوتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اس مرض کی گرمی میں جوش پیدا ہوتا ہے تو وہ اس مادے کو جو بدن میں موجود ہوتا ہے محرق کر کے غیر طبعی سودا پیدا کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے طرح طرح کی تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

بلکہ جب فساد مادہ اور احتراق عام ہو جاتا ہے تو کوڑھ ہو جاتا ہے اور تمام اعضاء کی صورت بگڑ جاتی اور بے رونق ہو جاتے ہیں۔ زندگی کا مزا جاتا رہتا ہے اور یگانے اور بیگانے کو علیحدگی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ کبھی آتشک کے معمولی اثر سے چڈھوں میں بد اور بغل میں گکرالی نکل آتی ہے اور بڑی تکلیف دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جگر میں غیر طبعی حرارت لاحق ہونے سے اس کی موجودہ خلطیں جل جاتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو دفع کرتی ہے پھر جوان کے دفع ہونے کی جگہ ہے یعنی بن ران وہاں بد بن کر نکل آتی ہیں اور جب یہ حرارت غیر طبعی دل تک پہنچتی ہے تو لطیف خون جل جاتا ہے یا گرم ہو جاتا ہے اور اس کی جائے دفع یعنی بغل میں گکرالی پیدا ہوتی ہے۔ نیز چونکہ یہ اعضائے تناسل کی بیماری ہے اور یہاں سے جگر قریب ہے اور رگوں سے اس کا تعلق قریبی ہے اس واسطے اس میں گرمی کا اثر ہونا اور مثانے اور گردہ سے حرارت لاحقہ کا جگر میں پہنچنا آسان تر ہے۔ اس واسطے اس مرض کے ساتھ زیادہ تر بدیں نکلتی ہیں۔ اور گکرالی کا بوجہ مقام مرض کے دور ہونے اور شرائین یعنی رگہائے جہندہ کے کم ظہور ہوتا ہے اور جب یہ حرارت غیر طبعی دماغ کی طرف پہنچتی ہے اور اس کے فضلے میں داخل ہوتی ہے تو اس کو جلاتی ہے اور اس کے دفعیہ فضول طبعی کا مقام طبعی حلق ہے اس لیے خناق کا ظہور ہوتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ناک اور حلق دماغ کے مادہ طبعی کی جائے دفعیہ نہیں ہیں۔ کیونکہ اس مادہ کے دفعیہ کی جگہ جو نفس دماغ میں ہو کان کے پیچھے کا حصہ قرار پایا ہے۔ اور اسی سبب سے خناق کے مرض میں دماغ پر صدمہ نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا اور ناک اور حلق دماغی فضول اور مادے کے دفعیہ کی جگہ ہوتے تو خناق کی حالت میں دماغ ضرور صدمہ اٹھاتا۔ اور تجربہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ بات یہ ہے کہ دماغ ایک عضو رئیس ہے اور طبیعت اس کی محافظت کا اہتمام بہت کرتی ہے اور دماغ کا مزاج بھی سرد و تر ہے اس لیے وہ خفیف حرارت جو اس کو لاحق ہوتی ہے وہ جلد اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ دماغ مقام مرض سے بہت دور پر واقع ہے۔ لہٰذا اس قدر حرارت جو اس کے مزاج کو بدل دے اس تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ بخلاف اس کے طبیعت فضلے کی حفاظت میں اتنا اہتمام نہیں کرتی جتنا کہ عضو رئیس کی حفاظت میں کرتی

Scanned by CamScanner

ہے۔ ان خرابیوں کے ماسوا آتشک کے مرض سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کی تفصیل اور بیان کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔ سب کا علاج یہی ہے کہ ان مرضوں کی رعایت کرتے ہوئے اصلی مرض کا علاج کیا جائے چونکہ آتشک سے پیدا ہونے والے مرض صرف اسی مرض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ اصل چیز کا علاج بتا دیا جائے۔ جس کے دفع ہونے پر سب امراض بھی دفع ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ آتشک ہونا دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو یہ کہ مرض کہ گرمی بدن میں مادہ پاکر اسے خراب کرتی اور اپنے نقصان دکھاتی ہے۔ اور یہ صورت بڑی تکلیف پہنچاتی ہے۔ مگر کوئی ماہر حکیم اس کا معالجہ کرے تو وہ جلد جاتی رہتی ہے۔ یا اس مرض کی حرارت اس وقت لاحق ہوتی ہے جب کہ مادہ بدن میں موجود نہ ہو اور فساد کی صرف ایک کیفیت پیدا کر کے مزاج کو خراب کر دے۔ اس حالت میں وہ دیر میں دفع ہوتی ہے۔ اور اس کا اثر جلد پر نہیں ہوتا۔ کبھی اس کی حرارت کی کمی اور زیادتی کا لحاظ کرتے ہوئے مسکن اور ٹھنڈی اور تر دواؤں سے کریں۔ اور اصلی مرض کو دور کریں مگر دوائیں وہ ہوں جن میں یہی خواص ہوں چونکہ یہ مرض طرح طرح سے لاحق ہوتا ہے اس واسطے اس کے طرح طرح کے علاج ہیں جن کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں ہے اس لیے تھوڑے سے حالات لکھ دیئے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ امراض جو مرض آتشک کی وجہ سے حادث ہو جاتے ہیں اس وجہ سے کہ مادہ آتشک بدیر زائل ہوتا ہے۔ تھوڑی مدت میں بوجہ اس کے اختلاف حدوث کے دفع نہیں ہوتے ان کا علاج کرتے رہنا چاہیے اور مایوس ہو کر بیٹھ نہ رہنا چاہیے۔

گولیاں

جو بغیر دستوں اور بغیر منہ کے آلے آتشک کو کھو دیتی ہیں۔ ہڑتال گوبریا۔ مردا سنگ چار چار ماشہ پیس کر آٹھ تولہ پرانے گڑ میں ملا کر چار گولیاں بنا لے مگر جس قدر پرانا گڑ ہو وہ زیادہ بہتر ہے۔ ان چاروں گولیوں میں سے ایک گولی خدا کا نام لے کر

پس پشت ڈالدیں اور بقیہ تین گولیاں ایک ایک کر کے روزانہ کھاتا رہے۔ غذا تین روز تک دن میں صرف چنے بھنے ہوئے بغیر نمک مرچ وغیرہ کے کھالے اور اگر مریض مسلمان ہے تو وہ سری پائے پکا کر اور گرم مصالحہ ڈال کر دونوں وقت گیہوں کی روٹی کے ساتھ کھائے چوتھے دن ماش کی دال کے ساتھ دونوں وقت رُوٹی کھائے پانچویں دن کوئی پرہیز نہیں ہے جو چاہے کھائے پیئے مگر یہ ضرور ہے کہ چالیس روز تک مونگ کی دال یا وہ چیز جس میں مونگ کی دال پڑی ہو نہ کھائے۔ اس کا سخت پرہیز ہے۔

دوسرا نسخہ

آتشک اور گٹھیا کے لیے مفید ہے۔ رسکپور چھ ماشہ۔ لونگ ٹوپی دار۔ کالی مرچ بارہ بارہ دانے۔ سب دواؤں کو پانی میں پیسیں اور اٹھارہ گولیاں بنالیں اور تین دن تک دو گولی صبح دو دو پہر اور دو شام کو کھائیں۔ ان گولیوں کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ خمیری روٹی کے گودے میں لپیٹ کر یا گندھے ہوئے آٹے کی دو ٹکیاں بنا کر اور گولیوں کو کسی چیز سے پکڑ کر ان کے بیچ میں رکھ کر گولی بنا کر نگل جائیں اور دہی۔ شیرینی اور مونگ کی دال سے چالیس روز تک پرہیز کریں اور غذا میں سری پائے کھاتے رہیں۔ اگر گولیاں کھانے سے منہ آجائے تو ان دواؤں سے غرغرہ کریں کچنال کی چھال ببول کی چھال اور چنبیلی کے پتے پاؤ پاؤ بھر پانی میں جوش کریں اور غرغرہ کریں۔

دوسرا نسخہ جو تنقیہ کے بعد گرمی کے لیے مفید ہے

کالی ہڑ ایک تولہ۔ طباشیر چھ ماشہ۔ نیلا تھوتھہ تین ماشہ۔ ایک ہفتہ تک پاؤ بھر عرق لیموں میں کھرل کریں جب عرق خشک ہو جائے تو جنگل کے بیر کے برابر گولیاں بنالیں صبح اور شام ایک ایک گولی کھائیں شیرینی سے پرہیز رکھیں اور لیموں ہی کے عرق میں پیس کر لیپ بھی کریں۔

دوسرا نسخہ

Scanned by CamScanner

سنکھیا تین ماشہ۔ پپڑیا کتھہ۔ بنسلوچن چھ چھ ماشہ ضرورت کے موافق پانوں کے ساتھ خوب حل کریں اور ماش کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح کے وقت داغ کیے ہوئے گھی کے ساتھ کھائیں گھی چار پانچ تولہ ہونا چاہیے۔ شوربے یا گھی کے ساتھ روٹی کھائیں اور یا پلاؤ کھاتے رہیں۔ اگر گوشت نہ کھائیں تو اچھا ہے۔ مرچ اور کھٹائی سے پرہیز کریں۔ اور دو تین ہفتہ تک اس کو استعمال کرتے رہیں۔

دوسرا نسخہ

کہ بغیر منہ آئے آتشک کو فائدہ کرتی ہے۔ رسکپور ایک تولہ کو پاؤ بھر دو آتشہ شراب میں کھرل کریں اور خشک کرلیں جب خوب خشک ہو جائے تو ایک مٹی کے گھرے سکورے میں بھر کر دوسرا سکورا اس پر رکھ کر جوڑ ملا کر خوب مضبوط بند کردیں اور کپڑ روٹی یعنی گل حکمت کر کے اوپر کے سکورے کو پانی میں تر کر کے کپڑا رکھیں اور ایک تار کے ایک تاگے کی بتی کا فتیلہ بنا کر چراغ میں رکھیں اور پاؤ بھر گھی ڈال کر بتی کو روشن کریں اور رسکپور والے گل حکمت کردہ ظرف کو چولہے پر رکھیں اور ظرف کے نیچے وہ چراغ جلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ تمام گھی جل جائے پھر دونوں سکوروں کو خوب ٹھنڈا ہونے دیں جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں تو انہیں کھولیں اور اوپر کی ظرف میں سے رسکپور کا وہ جوہر جو اوپر اڑ کر جم گیا ہو چھڑالیں اور ایک رتی مویز منقی میں رکھ کر مریض کو سات دن یا زیادہ حسب مزاج کھلائیں اور جس قدر مریض کو گھی ممکن ہو کھاتا رہے۔ غذا گوشت روٹی اور اگر گوشت میسر نہ ہو تو کھیر کھائے اور جس چیز کو جی چاہے وہ کھائے لیکن غذا میں مرغن گوشت یا کھیر جو مصری سے میٹھی کی گئی ہو ضرور رہنا چاہیے۔ اور رسکپور کے پھوک اور مسکہ سے مرہم بنا کر زخموں پر لگاتا رہے۔

دوسرا نسخہ

اجوائن خراسانی۔ اجوائن دیسی۔ اجمودہ باؤبڑنگ پپڑیا کتھا۔ مردار سنگ۔ توتیا ہر ایک تین ماشہ۔ بھلانوہ۔ جمال گوٹہ ہر ایک سات عدد۔ پرانا کھوپرا۔ پارہ ہر ایک

Scanned by CamScanner

چار ماشہ۔ کالے حل ایک تولہ۔ گڑ چار تولہ۔ پہلے بھلانویں اور حل کو ہاون دستے میں خوب کوٹیں۔ اور کوٹتے وقت بھلاویں کی ٹوپی دور کردیں اور خوب باریک کرلیں اور تمام دواؤں کو الگ الگ کوٹیں۔ کہ خوب باریک نہ ہوں۔ بعد کو سب دواؤں کو ٹکر پارہ دواؤں میں ملائیں کہ سب دوائیں ایک ذات ہوجائیں پھر گرد سب دواؤں میں ملا کر اور ہاون دستے میں ڈال کر چھ پہر تک خوب کوٹیں اور اگر دوائیں کوٹنے سے خشک ہوجائیں تو تھوڑا سا گڑ اور ملالیں جب گولیاں بنانے کے قابل ہوجائے تو جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی کے چار ٹکڑے کرکے دہی کی بالائی میں رکھ کر نگل جائیں کہ دانتوں کو نہ لگنے پائے اسی طرح پر سات دن صبح کو کھائیں اگر سات دن میں مرض باقی رہے تو سات دن اور کھائیں۔ انشاءاللہ آرام ہوجائے گا۔ تین چیزوں سے پرہیز کرتے رہیں۔ مونگ۔ بکری کا گوشت۔ اور دودھ۔ باقی جس چیز کو جی چاہے کھائیں۔ اس دوا سے دست آتے ہیں۔

سفوف جو خاص کر اس آتشک کے لیے مفید ہے جسکا جلد پر اثر ہو

سیماب اور گندھک ہموزن لیکر کجلی کریں اور جس قدر کھرل زیادہ کریں گے۔ زیادہ مفید ہوگی۔ اور قے کم آئے گی۔ اور اگر کھرل کرنے میں کمی ہوگی تو قے زیادہ آئے گی۔ جب کجلی ہوچکے دونوں جزوں کے برابر جمال گوٹہ لیکر تینوں کو کھرل کریں۔ جب کھرل ہوجائے تو سنگ بصری گندھک اور پارے کے مساوی لے کر ملائیں اور پھر کھرل کریں یہاں تک کہ سنگ بصری خوب باریک ہوجائے پھر سب دواؤں کو ایک کورے مٹی کے برتن پر لیپ کی طرح لگادیں پھر کھرل کو دھو کر اس کا پانی اسی برتن میں ڈالدیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ پانی دوا پر دوا نگل رہے تو بہتر ہے ورنہ اور پانی ملا دیا جائے۔ اور آگ پر رکھدیں کہ پانی سوکھ جائے جب تھوڑا پانی اور رطوبت باقی رہے تو آگ سے نیچے اتارلیں اور سائے میں الٹ پلٹ کر رکھ چھوڑیں کہ رطوبت اور پانی تمام تر خشک ہوجائے۔ اس کے بعد اٹھا کے رکھ چھوڑیں اور دو رتی استعمال کریں یہ دوا سودا اور بلغم کے نکالنے میں بھی نہایت مفید ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ دوا کو منہ میں

Scanned by CamScanner

رکھ کر دودھ کی لستی کے ساتھ حلق سے اتار لیں اور دانتوں کو نہ لگنے دیں اس کے کھانے سے جو قے آئے گی وہ دستوں میں کمی نہ کرے گی بلکہ زیادتی ہوگی اور دست بغیر تکلیف کے آئیں گے۔ اور اس دوا کے کھانے کے دن سوائے کھیر کے کوئی غذا نہ کھانا چاہیے۔ اور چونکہ یہ مسہل قوی ہے اس لیے اس کا استعمال قوی آدمیوں پر ہی بہتر ہے۔

عیاشی کے بارے میں نصیحتیں اور خاتمہ

جاننا چاہیے کہ عورت کی تمام حرکتیں اور ساری باتیں شہوت کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے ہیں کیونکہ شہوت کا غلبہ عورت کی ذاتیات میں سے ہے اور اس کی عصمت اور پرہیزگاری عارضی چیزیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کی شہوت جوش پر آتی ہے تو وہ مرنے سے بھی نہیں ڈرتی۔ اور ذاتی مجبوری کی وجہ سے وہ مرد کی زیادہ محتاج ہے۔ لہٰذا مرد کی قوت اور عضو کی لمبائی اور فربہی کی خواہاں ہوتی ہے۔ اور ایسا طول چاہتی ہے کہ تندی کے بعد وہ سست نہ ہو جائے۔ اور وہ ظاہر میں گرمی باطن میں خشکی کی آرزو میں مجنون ہوتی ہے۔ پس اگر کسی کو شوق ہو کہ اپنے آپ کو اس کے موافق بنائے اور عورت اس کو عزیز رکھے تو اس کو ایسی کوئی بات نہ کرنی چاہیے جس سے کہ معشوقہ کو نفرت ہو۔ اور جو کچھ وہ پسند کرے اسی بات کے کرنے کی نیت رکھے۔ باتوں باتوں میں یا کسی معمولی بات پر اپنی خفگی اور ناراضگی کا اظہار نہ کرے۔ پھر ایسا بردبار بھی نہ ہو جائے جس سے اپنے آپ کو نقصان پہنچے۔ بلکہ درمیانی حالت رکھنا چاہیے۔ کیونکہ سب سے اچھی حالت درمیانی ہوتی ہے اور کبھی کبھی نرمی پر سختی کو نہ دینا چاہیے۔ خندہ روئی عمدہ اور پسندیدہ بول چال ہو۔ گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے سے بچنا چاہیے کھیل کود سے رغبت ہو اور دل دکھانے والی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ان سب باتوں اور عقل کامل کے باوجود بھی اس کام کی طرف طبیعت کی مناسبت خلقی طور پر ہونا چاہیے۔ کس لیے کہ بغیر ان مراتب کے حصول کے اس کی رغبت ممکن نہیں ہے اور رغبت طبع محبوب کے پائے جانے کے بعد اس کے انزال کا (جو اس کا اہم نتیجہ ہے اور

جس کے برابر دنیا کی کوئی لذت نہیں ہے) بھی ہونا ممکن ہے اور اس کو منزل کرنے والی یہ باتیں ہیں کہ خوشدلی ہنسی مذاق اور فحش باتیں ہوں اور دونوں جسموں کے زور سے ملنے کی آواز بھی سنائی دے اور مساس کی زیادتی جو جماع سے پہلے ہو وہ بھی محبوبہ کو مزہ دیتی اور جماع پر آمادہ کردیتی ہے اور جماع کے بعد نرم نرم باتیں اور حرکتیں بھی مرد کی محبت عورت کے دل میں پیدا کردیتی ہے۔ اور اس طرح کی فحش باتیں جن میں اس کام کا ذکر آئے بلکہ اس قسم کا گانا گاتا رہے۔ کیونکہ اس سے دونوں جانب کی خواہشوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اور عاشقانہ نظر کرنا اور تعشق بیقرارانہ کا اظہار اور نرم نرم مساس مقررہ جگہوں کا خاص کر جہاں جہاں محبوبہ کی خواہش پائی جائے۔ یہ سب باتیں جماع پر رغبت دلاتی ہیں۔ کیونکہ جزوی مساس کلی خواہش پیدا کرتا ہے اور عورت کو تمام لذتوں سے زیادہ تر لذت جماع میں حاصل ہوتی ہے۔ جس وقت کہ اس کو خواہش ہو بلکہ کہتے ہیں کہ اس کی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش مرد کی زبردست خواہش کا مقابلہ کرتی ہے اور عورت جب ادھیڑ ہوجاتی ہے تو اس کی شہوت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور چونکہ اس وقت میں حیا کم ہوجاتی ہے تو وہ اس بات میں اور بھی مدد کرتی ہے اور عورت جتنی موٹی ہوتی ہے اتنی ہی اس کی شہوت زیادہ ہوتی ہے بخلاف مرد کے اس کی فربہی ضعف باہ کی نشانی ہے۔ اور مرد کا ادھیڑ ہونا اور اس ضعف کو قوت پہنچاتا ہے اور بہترین معالجات کے پہلے ان سے برابر جماع کرتے رہنا۔ اور اس کی کثرت رکھنا عورتوں کے تمام تر امراض میں موثر اور فائدہ پہنچانے والا ہوتا ہے۔ خاص کر وہ جماع جو تیزی سے ہو اور جس میں عورت بھی منزل ہوجائے۔ وہ عداوت غصے وغم رنج وغیرہ کو ختم کردیتا ہے۔ اور اس کام کے بعد خفگی محبت اور خوشحالی سے بدل جاتی ہے۔ لہٰذا یہ سمجھنا چاہیے کہ عورت سے صحبت کرنا اس کے زخم پر مرہم رکھ دینے کے برابر ہے۔ اسی لیے کوئی عقلمند آدمی جب تک کہ مباشرت نہ ہوسکے ان کی صحبت سے بچتا رہتا ہے۔ چونکہ عورتیں زیب وزینت اور آرائش کرتی رہتی ہیں اس واسطے ان کی بدصورتی وغیرہ کا عیب نہیں کھلتا۔ اور بقول ناصحوں کے اس کی اصلیت اس وقت معلوم ہوتی ہے جب کہ وہ سوکر اٹھی ہوں اور عورتوں کی شروع جوانی کا زمانہ مردوں کے عشق کا زمانہ ہوتا ہے

اسی وقت مرد کو اس طرف توجہ ہوتی ہے اور اسی وقت وہ تعشق کرتا ہے۔ عورت کی آنکھوں کی تیز گردش اور جنبشیں خاص کر جب کہ وہ مرد سے رجوع ہو بہت زیادہ قوت باہ کا پتہ دیتی ہے اور اس کی بھٹنیوں یعنی پستان کی گھنڈیوں کا ڈھیلا پڑ جانا اس کی سرعت انزال کا گواہ ہے۔ اگر عورت کے پیڑو پر بال زیادہ ہوں تو یہ مرد کے نفرت کرنے کا سبب ہوتا ہے اور اس کے برعکس بالوں کی کمی باعث شوق ہے مرد کے عضو کا صحبت کرتے ہوئے سست پڑ جانا عورت کی محبت کو زائل کر دیتا ہے۔ اگر مرد اور عورت کو ساتھ ساتھ انزال ہوتا ہے تو اس سے محبت میں ترقی ہوتی اور دونوں طرف کی لذت کا باعث ہوتا ہے۔ اگر صحبت کے وقت مرد کو شرم و حیا وغیرہ آتی ہے تو اس سے قوت باہ کم ہو جاتی ہے۔ مرد کا لمبے لمبے ڈگ رکھنا اس کے پر شہوت ہونے کا نشان ہے [مردوں کے ہاتھوں کی انگلیوں کا فربہ اور دراز ہونا ان کے عضو مخصوص کی لمبائی اور موٹائی پر دلالت کرتا ہے خوش آوازی سے کوئی ایسی چیز گانا جس میں یہ بیان ہو کہ معشوق کی جدائی نے دل کو زخمی کر دیا مشتاق کو بسمل کر دیتا ہے کیونکہ گانا عورتوں کا منتر ہے عورت کے سامنے اظہار محبت کرتے کرتے رو دینا اس کو جلد فریب میں پھانس لیتا ہے] قوت باہ کا بہترین علاج یہ ہے کہ دنیا کے جھگڑوں سے آزاد رہے اور نوجوان حسین عورتوں کی صحبت میں بےفکر رہے۔ برعکس اس کے دل کا رنجیدہ رہنا باہ کو کمزور بلکہ اکثر ختم کر دیتا ہے مردوں کو زیادہ جماع کرنا بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ عورت کا صحبت کے بعد منزل نہ ہو سکنا اور مرد کا فارغ ہو جانا ایسی چیز ہے جو اس کو مساحقت پر راغب کر دیتا ہے اور چونکہ مساحقت ایک اختیاری فعل ہے یہ سوچ کر اس فعل کو جماع پر ترجیح دینا ایک غلط اور فضول دعویٰ ہے کیونکہ مرد کے عضو کے رحم کو مس کرنے میں وہ لذت ہے جو دو زنانہ جسموں کے رگڑنے میں ہرگز نہیں ہے۔ اسی طرح مصنوعی الت کا اصل کے سامنے کوئی درجہ اور کوئی وقعت نہیں ہے۔ مرد کو چاہیے کہ صحبت کرنے کے بعد وہ اپنے عضو کو نیم گرم پانی سے دھوئے اگرچہ نوجوان اپنی جوانی کے جوش اور بادہ منی کی کثرت اور تیزی کے سامنے ان سب باتوں کی کوئی پروا نہیں کرتے بلکہ الٹا نصیحت کرنے والوں کے اوپر ہنستے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے ایسے نقصان اٹھاتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ عمر بھر پھر ان کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔ عورت کے ساتھ ہمخواب ہونا حرارت غریزی کو کم اور جسم کو بے حس کر دیتا ہے۔ اور اس سے مرد کی شہوت میں فرق آ جاتا ہے۔ جو عام لوگ ہیں وہ اس علم کو نہیں جانتے وہ سمجھتے ہیں کہ بس ہمارا آنا ہی عورت کی تسلی کا سبب ہے اور اسی سے وہ خوش ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی خبط اور اسی خیال کی وجہ سے وہ بار بار مجامعت کرتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں اور اسی کو واقفیت فن عیاشی جانتے ہیں حالانکہ حقیقت سے ان باتوں کو ذرا بھی لگاؤ نہیں ہوتا۔ عورت کی تسلی اسی وقت ہوسکتی ہے جب دو تین مہینے تک وہ ساتھ رہی ہو اور اس سے مجامعت کی ہو۔ اس حالت میں البتہ ممکن ہے کہ وہ اپنے رازوں پر واقف کر کے مرد کو اپنا ہمراز بنالے۔ ورنہ دو تین بار مجامعت سے یہ حال کب کھلتا ہے اس صورت میں بھی کہ دو تین ماہ میں وہ ہمراز بن جائے اس وقت بھی اس مرد کو بڑا واقف کار کہیں گے۔

اگر کسی نئی عورت سے ملنے کا اتفاق پڑے اور طبیعت پریشان ہو یا اور کوئی گھبراہٹ پیدا ہو جائے اور جماع پر قدرت حاصل نہ ہو سکے تو پھر ہم صحبت ہونے کا ارادہ ہی نہ کریں۔ بلکہ متنفر ہو کر مساس وغیرہ سے بھی باز آئیں مگر اوباش اور عیاشوں کا یہ خیال اور یہ قول ہے کہ چاہے صحبت کر سکیں یا نہ کر سکیں مگر پھر بھی باتیں ایسی ہی ہونا چاہئیں مساس وغیرہ سے بھی ہاتھ نہ کھینچیں، ورنہ مرد کی توہین ہوتی ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے دماغ کی قوتیں ایام طفولیت ہی میں زوردار ہوتی ہیں وہ لوگ ایسی باتوں اور ان فعلوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اور جوانی کے زمانے میں جب اس فعل کی طرف رغبت کرنے والے قوئ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فعل کی طرف جھکتے ہیں اور پھر تا مدت العمر اس کو ترک نہیں کرتے۔ کیونکہ اس سن میں نقصان عقل زیادہ ہوتا رہتا ہے اور اس کے برعکس بھی نتائج ہوتے ہیں یعنی بچپن میں کم فہمی کی وجہ سے وہ اس فعل کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جوانی میں جب کہ ان کے قوائے دماغی نووارد ہونے چاہئیں اس وقت اس فعل کو چھوڑ دیتے ہیں غرض یہ ہے کہ جو جوانی میں اس فعل میں گرفتار ہوتا ہے وہ عمر بھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ اس سن میں اس فعل کا اختیار کرنا نقصان عقل پر دلالت کرتا ہے۔ اور جو اچھے برے کی تمیز نہ ہونے سے بچپن ہی میں اس فعل مین گرفتار ہو جاتے ہیں وہ شباب میں باز آ جاتے ہیں اور باز رہنے کا سبب یہ ہوتا

ہے کہ قوت تمیز اس زمانہ ظاہر ہوتی ہے اور جن لوگوں میں قوائے جسمانی خلقی طور پر کمزور ہوتے ہیں دل ضعیف ہوتا ہے وہ ہمیشہ اسی بلا میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور کسی وقت اس بلا سے نہیں بچتے خواہ قوائے شہوانی قوی ہوں اور خواہ ضعیف ہوں۔ بلکہ قوت شہوانی کی شدت کے وقت اگر سن اور شباب وغیرہ کے تقاضے سے اس کام پر آمادہ ہو جاتے ہیں مگر آخر کار باز آ جاتے ہیں مگر بقول شخصے کہ چور چوری سے گیا تو کیا ہیرا پھیری سے بھی گیا۔ اس قسم کے لوگوں کی صحبت کے شائق اور اس فریق کی ہم صحبتی کے مشتاق رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اصل خلقت میں ضعیف واقع ہوئے ہیں۔ اور صحبت کرنے میں عورت کے حسن و جمال کا خیال کرنا اور لذت کا احساس رکھنا جلد انزال ہونے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ جب کسی دیر میں منزل ہونے والے مرد کو کسی سریع الانزال عورت سے سابقہ پڑتا ہے تو وہ تطابق انزال کے لیے اس کے حسن و جمال کا تصور کرتا ہے اور اس لیے جلد خلاص ہو جاتا ہے۔ عیاش آدمی شہوت کے اظہار میں ہمیشہ غلط گوئی سے کام لیتا ہے اور فحش گوئی کرتا ہے وجہ یہ ہے کہ وہ جس کے ساتھ رہے وہ اس سے خوش اور راضی رہے۔ اور تماش بینی کی انتہا یہ ہے کہ طرف ثانی کو منزل کرا دے اور خود بچا رہے۔ جس طرح سے ممکن ہو ایسا کرے مگر اس کی خبر محبوبہ کو نہ ہو کیونکہ یہ بات اس کی رنجیدہ دلی اور انقباض کا سبب ہے اور اپنے آپ کو بچائے رکھنے کا فائدہ ظاہر ہے کہ بہت سی عورتوں کو ایک مرتبہ کی خواہش سے خوش کر دینا ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ ہاں اگر طریقہ بالا اختیار کرے گا تو البتہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ہر کس و ناکس کے سامنے شہوت کا اظہار اور یا جریان۔ سوزاک۔ آتشک وغیرہ کے مرضوں کا فخریہ بیان کمی باہ کا موجب ہوتا ہے۔ جس کا جسم قدرتی پھرتیلا اور سخت ہوگا اس کی عضو خاص کی قوت بھی زیادہ ہوگی اور وہ جلد حرکت میں آئے گا۔ ہاں جماع کی کثرت یا اور کسی بات کی وجہ سے کمزوری پیدا ہو جائے تو یہ اور بات ہے۔ جماع کے بعد جلدی پیشاب کرنا باہ کی کمزوری کے علاوہ سلسل بول اور سونے میں پیشاب کرنے کا عارضہ پیدا کرتا ہے۔ اور تجربہ کرنے والوں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے کہ ننگے پاؤں چلنے سے قوت باہ کم ہو جاتی ہے بلکہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اور شائق جماع کے لیے ضروری ہے کہ وہ فصد اسہال پچھنے لگوانے جونکیں لگوانے اور سخت قسم کی قے سے بچا رہے۔ اسی طرح پر اور دنیا کے تفکرات اور جھگڑوں میں بھی اپنے آپ کو گرفتار کرنا نہ چاہیے۔ خاص کر افکار میں پھنسنا

تو بہت زیادہ نقصان دیتا ہے۔ وہ لوگ جن کے دل کمزور ہوتے ہیں اکثر بسبب دھڑکن اور خفقان کے جو کسی جرات یا نئے کام کرنے کے وقت ضرور ہوتا ہے کسی نئی عورت سے یکا یک مباشرت نہیں کر سکتے بلکہ کہیں دو تین مرتبہ جا کر کچھ قدرت حاصل ہوتی ہے وہ بھی ناقص طریقہ پر۔ اور طبیعت کی خواہش کے وقت منی کو روکنا اور انزال کو ٹالے رکھنا بدترین بات ہے اور اس سے بڑا نقصان ہوتا ہے اور اکثر اس صورت میں اینثیین میں سے ایک بیضہ غائب ہو جاتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کی ضرورت یا چلانے یا درد میں اور محنت کرنے یا غصے وغیرہ کی حالت میں جماع کرنا منع ہے اور جب تک کہ بدن کے قویٰ زوردار اور مضبوط ہوں گے اس وقت تک دوا کا اثر جلد ہوگا۔ جیسا کہ شباب کا زمانہ ہے کہ اس میں دوا جلد اپنی تاثیر دکھاتی ہے۔ اور ادھیڑ پن کی عمر اور بڑھاپے کے سبب سے دوا کا اثر دیر میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک اثر قبول کرنے والا قوی نہ ہوگا تو اثر کرنے والی شے جلد اثر نہ کرے گی۔ پس قویٰ کے ضعیف ہونے پر دوا کا اثر دیر میں ہوتا ہے اور چونکہ مرغی کا انڈا اکثر اس ضلع کے رہنے والوں میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کو موافق ہو وہ اس کا استعمال کریں کیونکہ ایسی مقوی دوا نگاہ سے نہیں گزری۔ خاص کر وہ انڈا جسے پانی میں ابالا ہو اس کی سفیدی نکال دیں اور زردی میں ایک دورتی قلعی کا کشتہ رکھ کر کھائیں وہ بہت فائدہ مند ہے۔ حکیموں میں انڈے کے جوش دینے کی مدت میں اختلاف ہے اور اگر ضرورت پڑے تو اس کو کتابوں سے معلوم کر لیا جائے اس کے کھانے کے اور بھی طریقے ہیں۔ خاگینہ بناتے اور تھوڑا نمک ملا کر گھی میں بھون لیتے ہیں گھی شکر ملا کر حلوا بناتے ہیں۔ جس کو جس طرح پسند ہو کھائے۔ منی کے پیدا کرنے کے لیے دودھ کے اوپر کی بالائی بہت بے نظیر چیز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قوت باہ کا کام انحصار منی پر ہے اور وہی اس کا مادہ ہے۔ خس اور سرکے اور اسی طرح کی دوسری چیزیں کھانے سے باہ کم ہو جاتی ہے اور جماع کرنے کے بعد ٹھنڈا پانی پینا اور علی الخصوص جب تک کہ وہ زائد حرارت جو جماع کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے فرو نہ ہوئی ہو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ اور زیادہ ٹھنڈی چیز کھانا بھی باہ کو کم کرتا ہے۔ اور مچھلی کھا کر صحبت کرنا جنون پیدا ہونے کا باعث ہوتا ہے۔

ختم شد

اس کتاب میں باہ کے متعلق جو نسخے درج ہیں وہ حسب ضرورت تمیز اور امتیاز کر کے استعمال کریں نہ کہ حار کی ضرورت ہو اور نسخہ بارد استعمال کریں اور بارد درکار ہو اور حار کام میں لائیں اس صورت میں اور نقصان ہوگا۔ ادر یہ ظاہر ہے کہ طب یونانی میں علاج کا طریقہ بالضد رکھا گیا ہے کہ۔ مزاج گرم ہو تو ٹھنڈی دوائیں اور سرد ہو تو گرم دوائیں درکار ہوتی ہیں

عبدالباری آسی

Scanned by CamScanner